دین کی تبلیغ میں خواتین کا کردار

مولانا طارق جمیل مدظلہ

مرتب: مولانا حافظ محمد طاہر

دین کی تبلیغ میں خواتین کا
کردار

حضرت مولانا طارق جمیل مدظلہ

مرتب

مولانا حافظ محمد طاہر

ایم۔اے اسلامیات وعربی

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور بی ایڈ (پنجاب یونیورسٹی

طیب پبلشرز

5۔یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور فون:7241778

Marfat.com

۱۹۶۳۰
۲ ب
۱۰۵

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

نام کتاب : دین کی تبلیغ میں خواتین کا کردار
(مولانا طارق جمیل)

مرتب : مولانا حافظ محمد طاہر

اہتمام : محبوب الرحمٰن انور

برائے : طیب پبلشرز لاہور 7241778

مطبع : لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ : گل گرافکس 7210404

اشاعت : 2007ء

قیمت : 160 روپے

ضروری انتباہ

الیکٹرانک، مکینیکل، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا کسی بھی اور ذریعہ سے اس کتاب یا اس کے کسی حصہ کو پبلشر کی پیشگی اجازت کے بغیر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ حوالہ یا تبصرہ جیسے مقاصد کے لیے کتاب، پبلشر، مصنف، صفحہ نمبر درج کرنا ضروری ہے۔

لیگل ایڈوائزر:

قیصر زمان

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور۔

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس کاوش کا محسنِ انسانیت حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کرتا ہوں۔
جنکے احسانات کی بدولت آج دنیا
قائم ہے اور ہم اس میں بشکلِ انسانی بس رہے ہیں۔

اور اپنے والد حضرت مولانا محمد مقبول رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا شعیب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اکبر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ مرحومین کے نام
کہ جن کی تعلیم وتربیت کی بدولت میں آج اس قابل ہوا۔

Marfat.com

پیش لفظ

پیش نظر مجموعۂ خطبات مولانا طارق جمیل مدظلہ میں صرف وہ خطبات شامل ہیں جن میں آپ نے عورتوں کے اجتماعات سے خطاب فرمایا ہے۔ یہ بات پیش نظر رہے کہ یہ مجموعہ مولانا موصوف کی تقاریر کی کیسٹوں سے ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔ کسی بھی موضوع پر تحریر اور فی البدیہہ تقریر میں بہت فرق ہوتا ہے۔ تقریر میں الفاظ اور جملوں کی ترتیب میں وہ اہتمام نہیں ہوتا جو تحریر میں ہوتا ہے۔ بعض اوقات مقرر کسی قسم کا حوالہ دیتے ہوئے محض اشارہ کر کے آگے گزر جاتا ہے جب اسی تقریر کو ضابطۂ تحریر میں لایا جاتا ہے تو محض اشارہ سے کام نہیں چلتا اور قاری تشنگی محسوس کرتا ہے اس کمی کو دور کرنے کے لیے اس مختصر حوالہ کو ذرا تفصیل دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے لیے میں نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ قاری کو مستند حوالہ جات مل سکیں۔ تقاریر میں جن آیات کا حوالہ تھا ان آیات کو سورہ کے نام اور آیت کے نمبر کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کسی حوالہ میں کوئی غلطی پائیں تو مولف یا ناشر کو ضرور مطلع فرمائیں تا کہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔ زبان و بیان کے الفاظ میں اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی بھی نشاندہی فرمائیں۔

طالب دُعا
حافظ محمد طاہر
فاضل جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور
فاضل وفاق المدارس العربیہ ملتان
ایم۔اے عربی اسلامیات
بی ایڈ (پنجاب یونیورسٹی)

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
❋	مستورات کی ذمہ داریاں	13
❋	قرآن کا سوال	14
❋	انسان کو عدم سے وجود اللہ تعالیٰ نے دیا	16
❋	اللہ کون؟	17
❋	انسان کی تخلیق کے مراحل	19
❋	انسان کی پرورش کی کہانی	20
❋	اطاعت کے لیے تجھے بنایا گیا	22
❋	اللہ کی محبت بندوں سے	25
❋	مرتبے ماں کے	27
❋	کجا مانند مسلمانی	28
❋	حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	29
❋	دنیا دھوکے کا گھر ہے۔	31
❋	پلٹ جا جانب منزل پلٹ جا	32
❋	سیدہ فاطمہ الزاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی	34
❋	حق مہر کا فلسفہ	36
❋	ایک ڈاکیے کی صدا	37
❋	عورت کی زینت پردہ میں ہے	38
❋	اسلام میں عورت کا عالی مقام	40

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
❋	اُمت محمدیہ کی ابتداء ماں سے	42
❋	ایک مثالی ماں کا تذکرہ	44
❋	میدان عرفات کی دعاء	46
❋	امام شعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خواب	49
❋	میدان محشر کی پکار	51
❋	وفا کے قابل کون؟	52
❋	رخ بدلو، کانٹا تبدیل کرلو	53
❋	ایک حیاوالی عورت کا تذکرہ	54
❋	اطاعت والی زندگی	55
❋	بُرے اخلاق کا انجام	56
❋	سارے دکھوں کا مداوا	59
❋	دُعاء	60
❋	خیر اُمت کی ذمہ داری	65
❋	سورج کی گرمی	68
❋	نعمتوں کی بارش	68
❋	اللہ جھنجھوڑتا ہے	70
❋	میدان محشر	71
❋	انسانیت اللہ کے سامنے	73
❋	ناکام انسان	74
❋	جنت کے تین طبقے	75

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
❋	صراط مستقیم	76
❋	بادشاہت میں جنت کی خریداری	77
❋	جنت کا سرٹیفکیٹ	79
❋	حضرت کی وصیت	79
❋	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت	81
❋	انسان آئینے کے سامنے	83
❋	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری وقت	84
❋	رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذوق عبادت	86
❋	مبلغ میدان محشر میں	89
❋	جنت کی ضیافتیں	90
❋	عورتوں کی ذمہ داریاں	94
❋	صحابہ کی دین کے لیے قربانیاں	97
❋	جنت کی حوریں	98
❋	انسان کی حقیقت	102
❋	حضرت علی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر	103
❋	موت کا جھٹکا	105
❋	حیات بعد الموت	106
❋	میدان محشر	107
❋	انسانی اعضاء کی گواہی	108
❋	میزان اعمال	109

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
❋	ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری	110
❋	معراج رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	112
❋	محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انعام	113
❋	اسلام دستورِ حیات ہے	115
❋	مدنی زندگی	116
❋	اسلام اور عورتوں کی ذمہ داریاں	117
❋	پردہ کی حقیقت	118
❋	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گھرانہ	119
❋	خالق کون؟	121
❋	صور اسرافیل	125
❋	اللہ کا تعارف	128
❋	اُم معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعارف	132
❋	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گھریلو زندگی	134
❋	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	136
❋	مشرق کا تعارف	138
❋	حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی وصیت	141
❋	حضرت مریم علیہ السلام	143
❋	عورت کا حق	146
❋	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بکریوں کے نام	151
❋	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نسب نامہ	152
❋	مکہ کی یاد	153

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
*	محبت کرو	154
*	فتح مکہ	155
*	چراغِ مسجد	157
*	دعاء	159
*	جنت کی حُور	163
*	اُمت کی ذمہ داری	164
*	آخرت کی تیاری	166
*	قبر کی تیاری	168
*	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام	170
*	آخرت کی فکر	172
*	کلیجے کا جگر	174
*	جہنم کی جھلک	176
*	حضرت حمزہ کی شہادت	177
*	جہنم کا ذکر	180
*	مسلمانوں کی ذمہ داری	181
*	دعوت الی اللہ	182
*	حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تیرنا	183
*	اللہ کا تعارف	188
*	اللہ کی مخلوقات	190
*	توکل علی اللہ	193
*	یاد اللہ	194

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
❋	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علمی سفر	196
❋	اسلامی اخلاق	201
❋	اخلاق نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	204
❋	مولانا سعید خاں کا خط	205
❋	جنگ حنین کے قیدی	207
❋	کسی کی تحقیر نہ کرنا	210
❋	زادِراہ کیا ہے؟	212
❋	رحمتِ الٰہی کی آغوش	214
❋	ایک بنی اسرائیلی کی توبہ	216
❋	تخلیق کائنات	219
❋	اسم صفت 'بَدِیْع	219
❋	تخلیق حضرت انسان	221
❋	مقصدوجود	222
❋	سورج کی حرارت	223
❋	آسمانی لشکر	224
❋	اللہ کے غیبی خزانے	225
❋	مخلوقات کی اطاعت خداوندی	226
❋	حیرتِ انسانی	227
❋	اللہ غافل نہیں	228
❋	اللہ کا تعارف	228
❋	اللہ کا نصب نامہ	229

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
❋	حدیث قدسی	230
❋	فانی دنیا	231
❋	بھولی بسری داستان	232
❋	حدود اللہ	233
❋	گھروں کی زینت	234
❋	جنت کے نظارے	235
❋	اللہ پاک سے سودا	236
❋	جنت کے انعامات	237
❋	حوروں کا فخر	238
❋	جنتی عورتوں کا فخر	238
❋	اللہ کا دیدار	239
❋	دیدار کی لذت	241
❋	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانیاں	241
❋	اللہ پاک کا سلام	242
❋	اپنا قبلہ درست کرلو	243
❋	مہربان اللہ	244
❋	بندہ مومن کی توبہ کی خوشی	245
❋	نبی اسرائیلی کے نافرمان کی توبہ	247
❋	اللہ کے دوست کا جنازہ	247
❋	قارون کی ہلاکت	248
❋	زمین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تابع	249

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
❋	بنی اسرائیل کی توبہ	250
❋	جھنم کی قسمیں	251
❋	اس اُمت کے دوزخی	251
❋	اللہ کا دربارِ خاص	252
❋	اللہ کی ایک بندی	253
❋	حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل	254
❋	جنت کا افتتاح	255
❋	ایک صحابیہ کی اونچی پرواز	255
❋	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خولہ رضی اللہ عنہا کا جھگڑا	256
❋	مقصد زندگی	258
❋	روز محشر کی پکار	258
❋	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری دن	260
❋	میدان عرفات کی دعاء	260
❋	وفا کے قابل کون؟	261
❋	قیامت کی ایک جھلک	264
❋	اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری	265
❋	صحابہ کی دین اسلام کے لیے قربانیاں	266
❋	تربیت اولاد	268
❋	دُعاء	269

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنَا مِنْ ذِکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنَا کُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ. (سورہ حجرات آیت ۱۳)
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْئٍ وَّهُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ سورہ مومنون آیت: ۸۸﴾
﴿ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا وَ اَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّد عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَا کُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنَا کُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ. ﴾
اے لوگو بیشک ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہارے گروہ اور قبیلے بنائے پہچان کے لیے بیشک اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو پرہیز گار ہے۔

مستورات کی ذمّہ داریاں

اور اللہ پاک کا فرمان ہے۔
﴿ وَقَالَ تَعَالٰی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیَاةً طَیِّبَةً وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ سورۃ النحل آیت: ۹۷﴾
﴿ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِهَا اِمْرَاَةٌ صَالِحَه. ﴾
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا ایک متاع اور سرمایہ ہے اور اس کا بہترین سرمایہ نیک بیوی ہے۔

Marfat.com

﴿ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا وَحَصَنَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَھَا دَخَلَتْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَ تْ اَوْکَمَا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ ﴾

جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

قرآن کا سوال

میرے محترم بھائیو اور بہنو! مجمع کافی ہے گرمی بھی ہے جگہ تنگ ہو رہی ہے بہر حال یہ آمد نہ فائدے سے خالی ہے نہ اجر سے خالی ہے۔ عمل کی نیت سے سنا جائے۔ زندگی کو بدلنے کے لیے سنا جائے تا کہ ہمارا یہاں جمع ہونا صرف منتشر ہونے کے لیے نہ رہ جائے بلکہ اس بات کے سننے اور سنانے سے ہم کسی نتیجے پر پہنچ جائیں۔ مقصد تک پہنچیں ایک سوال قرآن اُٹھاتا ہے بڑے خوبصورت انداز سے عورتوں اور مردوں سے کہ ایک بات تو بتاؤ۔

سوال 1: اَمْ خُلِقُوا مِنْ غَیْرِ شَیْئٍ. (سورۃ الطور آیت:۳۵)

کیا تم اپنے آپ بن گئے ہو؟ یہ سکول و کالج کی بلڈنگ اپنے آپ بن گئی ہے۔؟

سوال 2: اَمْ ھُمُ الْخَالِقُوْنَ. یا تم نے اپنے آپ کو خود بنایا ہے؟ (سورۃ الطور آیت:۳۵)

سوال 3: اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ. (سورۃ الطور آیت:۳۶)

کیا زمین و آسمان اور انکے درمیان جو کچھ ہے کیا تم نے خود بنایا ہے۔؟

آگے آیت مبارکہ میں مزید سوال چل رہے ہیں مگر میری بات ان ہی تین سوالوں سے متعلق ہے کیا تم اپنے آپ بن گئے ہو جنگل کی بوٹی کی طرح راستے کے پتھر کی طرح کہ تم جو مرضی کرو تم سے پوچھ نہیں ہوگی تم فارغ اور آزاد ہو اگر تم نے اپنے آپ کو خود بنایا ہے پھر بھی تم آزاد ہو کوئی مسئلہ نہیں ہے خود بن گئے ہو تو بھی کوئی سوال نہیں اگر اپنے

آپ کو خود بنایا ہے تو پھر بھی کوئی سوال نہیں اگر تم نے زمین و آسمان اور اس کے درمیان اشیاء کو خود بنایا ہے تو پھر بھی تم آزاد ہو پھر ان اشیاء کو جیسے مرضی استعمال کرو پھر شراب کا حرام ہونا بھی ختم اور دودھ کا حلال ہونا بھی ختم پھر شادی اور زنی میں فرق نہیں پھر پردہ اور بے پردگی میں فرق نہیں پھر نمازی اور بے نمازی میں فرق نہیں پھر سچ اور جھوٹ میں فرق نہیں پھر پاک دامن اور فاحشہ میں فرق نہیں پھر حیا اور بے حیائی میں فرق نہیں پھر ظلم اور عدل میں کوئی فرق نہیں۔

اگر تم نے خود بنایا۔ یا آپ بن گئے ہو یا زمین و آسمان تخلیق کئے ہیں تو تمہارا رب کہتا ہے کہ میں پیچھے ہو جاتا ہوں تم جو مرضی میں آئے کرو۔

ہیچ چیز ے خُود بخود چیز نہ شُد
ہیچ آہن خنجر و تیغے نہ شُد
ہیچ حلوائی نہ شُد اُستاذ کار
تا غلامِ شکر ریزے نہ شد
مولوی ہر گز نہ شُد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزے نہ شُد

صبح صبح ایک عورت جاگی تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک بڑا خوبصورت بچہ اس کے گھر بیٹھا ہوا ہے۔

سونے چاندی کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہے
روٹی خود بخود پکی پڑی ہے کام ہوئے پڑے ہیں
کیا کبھی ایسا ہوا؟ نہیں ہوا۔ کیوں؟ میں خود نہیں بنا

میں نے اپنے آپ کو نہیں بنایا اگر میں نے خود اپنے آپ کو بنایا ہوتا تو اس سے بہت بہتر بنایا ہوتا کسی بادشاہ کے گھر پیدا کیا ہوتا۔

اب اگلا سوال: پھر مجھے کس نے بنایا؟ اور اس کائنات کو اگر میں نے نہیں بنایا تو کس نے بنایا ہے؟ میں تو ایک تنکہ نہیں بنا سکتا۔ درخت کیسے بنالیتا؟ ایک ذرہ نہیں بنا سکتا تو میں زمین کیسے بناتا۔ ایک پتھر نہیں بنا سکتا تو میں ہمالیہ کیسے بناتا؟ ایک قطرہ نہیں بنا سکتا تو دریا

Marfat.com

اور سمند کیسے بناتا؟ میں ایک پتہ نہیں بنا سکتا تو پھول کیسے بناتا؟ ایک پر نہیں بنا سکتا تو خوبصورت مور کیسے بناتا۔؟

انسان کہتا ہے میں خود نہیں بنا۔ میں نے اپنے آپ کو بھی نہیں بنایا۔ میں نے زمین اور آسمان کو بھی نہیں بنایا۔

اچھا تو پھر پتہ کرو۔ تمہیں کس نے بنایا ہے؟

جس عورت نے یہ سوال حل نہ کیا وہ برباد ہوگئی اور جس مرد نے یہ سوال حل نہ کیا وہ برباد ہوگیا ہر ہر کلاس میں وہ گولڈ میڈل لیتا رہا اول کلاس سے پی ایچ ڈی تک گولڈ میڈل لیے لیکن میرے بھائیو اور بہنو اگر اس سوال کو حل نہ کیا تو اللہ کی قسم برباد ہوگیا۔ دونوں جہانوں کی بازی ہار گیا۔

تو پہلا سوال کس نے بنایا ہے تمہیں؟

دوسرا سوال کیوں بنایا ہے؟

اِس دُکھ درد کے جہان میں میں کیوں آ گیا پل پل غم کی کہانیاں جنم لے رہی ہیں ایک ایک سکینڈ میں ہزاروں غم کی داستانیں ہیں یہاں جو انسانیت کو رُلا رہی ہیں اور ہزاروں داستانیں ہیں جو مٹی کے نیچے جا کر سو گئیں۔ قدم قدم پہ آفات ہی آفات ہیں تو یہ سوال قرآن نے اُٹھایا ہے میں اس سوال کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ تو ہمیں قرآن ہی سے اِس کا جواب ملا۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ○

سورہ الدھر۔ آیت نمبر 1

انسان کو عدم سے وجود اللہ پاک نے دیا

اے انسان سن میں تجھے تیری کہانی سناتا ہوں تو کچھ بھی نہ تھا۔

﴿ اَوَلَمْ يَرَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا

Marfat.com

فَفَتَقْنٰهُمَا ﴾(سورہ انبیاء آیت ۳۰)

اللہ کون ہے؟

زمین وآسمان بھی کچھ نہ تھا۔کون تھا؟ اللہ تھا جو پہلے بھی اللہ بعد میں بھی اللہ جو آج بھی اللہ آئندہ بھی اللہ اوّل بھی اللہ آخر بھی اللہ ظاہر بھی اللہ باطن بھی اللہ قائم بھی اللہ قیوم بھی اللہ حی بھی اللہ اور متکبر بھی اللہ اور مالک الملک بھی اللہ ذوالجلال بھی اللہ وہ اللہ جو اپنی پہل سے پاک اور اپنی انتہا سے پاک جو اللہ اول ہونے میں ابتدا کا محتاج نہیں اور آخر ہونے میں انتہا کا محتاج نہیں کائنات کی ہر چیز کی ایک ابتدا ہوتی ہے ایک انتہا ہوتی ہے اسی کائنات میں ایک اللہ ہے جس کی ابتدا اور انتہا کوئی نہیں جو اول ہے لیکن اس کا پہلا سرا کوئی نہیں جو آخر ہے لیکن اس کا آخری سرا کوئی نہیں جو موجود ہے لیکن وہ جگہ میں نہیں سماتا جو موجود ہے لیکن وہ زمانے سے پاک ہے وہ موجود ہے لیکن جہت سے پاک ہے جو موجود ہے لیکن شکل سے پاک ہے جو موجود ہے لیکن وہ جسم سے پاک ہے جو موجود ہے لیکن وہ بیوی بچوں کا محتاج نہیں انسانوں کا محتاج نہیں کائنات کا محتاج نہیں زمین وآسمان کا محتاج نہیں کتابوں نبیوں اور ولیوں کا محتاج نہیں جنت اور دوزخ کا محتاج نہیں جبرائیل میکائیل عزرائیل اسرافیل کا محتاج نہیں مشرق ومغرب شمال وجنوب کا محتاج نہیں عرش اس کی ضرورت نہیں لوحِ محفوظ اس کی ضرورت نہیں کرسی پہ وہ بیٹھا ہوا نہیں۔ میں تو سکول کے پرانے سے صوفے پر بیٹھا ہوا ہوں میرا رب موجود ہے مگر کہیں بیٹھا ہوا نہیں ہے موجود ہے مگر لیٹا ہوا نہیں ہے موجود مگر سویا ہوا نہیں اللہ وہ اللہ ہے جو ہر سمت سے پاک ہے نہ وہ غافل ہوتا ہے نہ وہ سوتا ہے نہ وہ اُونگھتا ہے کھاتا نہیں پیتا نہیں گھبراتا نہیں تنہائی سے گھبراتا نہیں اندھیرے اجالے اس کے لے برابر دن اور رات اس کے لیے برابر عرش اور کرسی اس کے لیے برابر ناری اور نوری خاکی اور آبی سب اس کے لیے برابر خلاء اور پہاڑ اس کے لیے برابر۔

انسانوں کا بادشاہ جنات کا بادشاہ سمندروں کا بادشاہ پہاڑوں کا بادشاہ ہواؤں

Marfat.com

کا بادشاہ سونے اور چاندی کا بادشاہ مورت اور صورت کا بادشاہ رنگ و روپ کا بادشاہ شکلوں اور عمارتوں کا بادشاہ کائنات میں بحر و بر میں فضاؤں میں اُڑنے والے پرندوں کا بادشاہ اُترنے والی بارش کے قطروں کا بادشاہ کھلنے والے شگوفوں کا بادشاہ عقاب کی جھپٹ کا مالک سانپ کے بل کھانے کا مالک اس کے اندر پیدا ہونے والے زہر کا خالق اور صدف کے اندر موتی کا مالک اور مچھلی کی تھوک کو عنبر بنانے والا مالک اور خالق اور پانی کے قطرے کو مکھی کے منہ میں ڈال کر شہد بنانے والا اور ریشم کے کیڑے کو پانی پلا کر اس سے ریشم بنانے کا مالک اور ہرن کو پانی پلا کر اس سے مشک بنانے والا اور خوبصورت آم بنانے والا۔

وہ اللہ جو اس دنیا کے پانی کو کبھی آم میں بدلتا ہے کبھی انار میں بدلتا ہے کیا طاقت ہے اس ذات کی وہ کیا بادشاہ ہے وہ کیسا شہنشاہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں ہیں اور چھوٹے چھوٹے پتّے ہیں اُن پر انار کو لٹکایا اس کا چھلکا کڑوا زہر اور اس کو جب چیرا تو اس کے اندر ایک جہاں نظر آیا ایسا خوبصورت گھڑا ہوا ایک ایک دانہ جیسے گھڑے ہوئے ہیرے' یاقوت' سفید انار کو دیکھا تو اندر ہیرے نظر آئے اور قندھاری انار کو دیکھا تو اندر یاقوت نظر آئے وہ کون ذات ہے جو ان دانوں کو گھڑ گھڑ کر بناتا ہے انکو سفیدی دیتا ہے سرخی دیتا ہے اور اس کو پردوں میں لپیٹ کر دانہ دانہ جدا کر کے کہتا ہے میرے بندے اب بتا کون ہے خالق۔

﴿ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَارُوْنِیْ مَا ذَاخَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ﴾ سورہ لقمٰن آیت:۱۱

یہ تمہارے اللہ کی کائنات ہے۔ یہ ہے تمہارے اللہ کا کارخانہ بتاؤ تم کہ تمہارے رب کے سوا کوئی اور بھی ہے جو یہ بنا کے دکھادے۔ یہ اللہ ہے۔

اس اللہ نے کہا ہے اُو میرے بندے اے میرے بندے میں نے تمہیں بھی پانی سے بنایا ہے۔

جس پانی سے انار بنایا جس پانی سے امرود کو شکل دی جس پانی سے صدف میں مُوتی بنایا جس پانی سے میں نے مشک کا نافہ بنایا۔ جس پانی سے میں نے شہد بنایا تو بھی اے انسان ایک پانی تھا۔

Marfat.com

انسان کی تخلیق کے مراحل

﴿اَلَمْ یَکُ نُطفَةً مِّن مَّنِیٍّ یُّمْنیٰ﴾ سورۃ القیٰمة آیت:۳۷

اور پانی سے پہلے مٹی تھا۔مِنْ سُلاَلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ۔(سورۃ المومنون آیت:۱۲) مٹی سے غذا نکالی اور غذا سے جوہر نکالا جوہر سے پانی نکالا پانی کو مختلف شکلوں میں تبدیل کرتے کرتے تجھے اتنا خوبصورت شکل وصورت والا بنایا کسی کو مرد بنایا کسی کو عورت بنایا۔

تجھے اتنا خوبصورت شکل وصورت والا بنایا کسی کو مرد بنایا کسی کو عورت بنایا۔

﴿اِنَّا خَلَقْنَا کُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثیٰ﴾ سورۃ حجرات آیت:۱۳

﴿یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ. اَوْیُزَوِّجُهُمْ ذُکْرَانًا وَّاِنَاثًا. وَیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیماً﴾ سورۃ الشوریٰ آیت:۴۹، ۵۰)

کس کو مرد بنایا کس کو عورت بنایا۔کسی کو صرف بیٹے دیئے۔کسی کو صرف بیٹیاں دیں کسی کو لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی۔اور کسی کو کچھ بھی نہ دیا۔مانگتے مانگتے زندگیاں بیت گئیں تو میرے سوال کا جواب آ گیا۔کیا؟ اللہ نے کہا میں نے بنایا ہے اس زمین کو آسمان کو انسان کو جنات کو۔

﴿وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ.﴾

﴿وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ۔(سورۃ ذٰریت آیت:۴۸)

وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا. (سورہ نبا آیت:۳۲) اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَ هَا وَمَرْعٰهَا.

(سورۂ نبا آیت ۳۱) اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا. ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا۔ فَاَنْبَتْنَا مِنْهَا حَبًّا ٥ وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ٥ وَّزَیْتُوْنًا وَّ نَخْلاً ٥ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا.﴾ سورۂ عبس آیت:۲۵ تا ۳۰

زمین اللہ نے بنائی۔پانی اللہ تعالیٰ نے نکالا۔بارش بھی اللہ تعالیٰ نے برسائی۔
زمین کو اللہ نے پھاڑا۔دانے پھل پھول اللہ نے نکالے۔

Marfat.com

جس اللہ نے زمین کا فرش بنایا آسمان کو چھت بنایا سورج اور چاند کے چراغ جلائے۔اب وہ اللہ ہماری طرف متوجہ ہوا کہا اے میرے بندے۔

﴿يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ○ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ○ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ○﴾

اے انسان خطاب سنو۔ایھاالْإِنسَانُ قرآن میں صرف دو مرتبہ یہ خطاب آیا ہے یہ آیت بڑی خوبصورت ہے یہاں اللہ تعالیٰ نے مسلمان سے بات نہیں کی بلکہ پوری دنیا کے انسانوں سے بات کی ہے خواہ وہ مسلمان ہو کافر ہو ہندو ہو دہریہ ہو کیمونسٹ ہو سوشلسٹ ہو بدکار زانی ہو شرابی ہو جواری ہو پاک دامن ہو یا بدکار ہو۔

یہ آیت اس طرح ایک تخیل میرے سامنے پیش کرتی ہے۔ہائے ہائے جیسے ماں اپنے بچے کے کندھے پکڑ کے جھنجوڑتی ہے۔کہتی ہے میرے بچے تو میرے بارے میں ہی بدگمان ہو گیا ہے کبھی ماں نے بھی اپنے بچے کا برا چاہا ہے بھلا کونسی ایسی ماں ہے جو اولاد کا برا چاہے۔ماؤں کی بوٹی بوٹی کر دو انکی بوٹیوں سے بھی اولاد کی بھلائی کی دعائیں نکلتی ہیں تو جو بچہ ماں سے بدگمان ہو جائے اس ماں کے دل پر کیا گزرتی ہوگی تو اس آیت میں کچھ ایسا تخیل میرے ذہن میں اُبھرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایک مرد کا کندھا پکڑ کر کہہ رہا ہے میرے بندے تو میرے بارے میں ہی بدگمان ہو گیا ایک ایک عورت کا کندھا پکڑ پکڑ کر جھنجوڑ رہا ہے کہ میری بندی تو میرے بارے میں ہی بدگمان ہو گئی۔میں تو تیرا خالق ہوں۔﴿الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ﴾ میں تو تیرا خالق ہوں۔میں نے تو تجھے بنایا۔سورۃ الانفطار آیت ۷ تا ۸۔

انسان کی پرورش کی کہانی

فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ تجھے میں نے بڑا خوبصورت وجود دے کر پیدا کیا۔وہ دن یاد نہیں جب تو ایک گندا پانی تھا پھر نطفہ پھر عَلَقَه مُضغه پھر ہڈیاں پھر

Marfat.com

گوشت پھر کھال پھر روح پھر تجھے دنیا میں لے کر آیا اور اس طرح لے کر آیا کہ۔

﴿ لا لَکَ سِنٌّ تَقْطَعُ وَ لا لَکَ یَدٌ تَبْطُشُ وَ لا لَکَ رِجلٌ تَمشِیْ ﴾

تیرے دانت میں کاٹنے کی طاقت نہ تھی اور ہاتھ میں پکڑنے کی صلاحیت نہ تھی پاؤں میں چلنے کی طاقت اور سکت نہ تھی نہ تو اپنی حاجت بتا سکے اور نہ اپنی ضرورت بتا سکے نہ پیشاب دھو سکے اور نہ پاخانہ دھو سکے۔

﴿ جَعَلْتُ لَکَ حَنَانًا فِیْ صَدْرِ اَبَوَیْکَ ﴾

میں نے دونوں کو تیرے لیے بے قرار کر دیا۔ تیری ماں کو تیرے لیے بے قرار کر دیا۔ اور تیرے باپ کو تیرے لیے بے قرار کر دیا۔

﴿ لا یَشْبِعَانِ حَتّٰی تَاکُلا وَ لا یَنَامَانِ حَتّٰی تَرْقُدْ ﴾

جب تک تو نہ کھائے وہ کھاتے نہیں جب تک تو نہ لیٹے وہ سوتے نہیں۔

تو اگر رُوئے تو اُن کے نوالے گر جاتے ہیں۔ تو تڑپے تو اُن کی ہائے نکل جاتی ہے۔ تیری ہائے پر ان کی چیخ نکل جاتی ہے۔ تو جو آہ کرتا ہے تو وہ بے قرار ہو کر تڑپ جاتے ہیں یہ نظام اگر میں نہ چلاتا تو مائیں تجھے اُٹھا کر کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیتیں کوئی تیرے لیے راتوں کو اُٹھ کر نہ جاگتا تجھے بار بار دودھ نہ پلاتا اور تیرے پاخانے نہ دھوتا پیشاب نہ دھوتا تجھے خشک جگہ پر سلا کے خود ٹھنڈی جگہ پر نہ سوتا خود بھوکا رہ کر تجھے روٹیاں نہ کھلاتا۔

منڈی بہاء الدین کی گرم دھوپ میں جا کر کوئی تیرے لیے مزدوری نہ کرتا اور کوئی ماں تیرے لیے روٹیاں نہ پکاتی۔ آٹا نہ گوندھتی سبزی نہ پکاتی وہ انتظار میں بیٹھی ہے کہ میرا بیٹا آ رہا ہے میرا بیٹا آ رہا ہے۔

یہ سارا انتظام اے انسان میں نے تیری پرورش کے لیے بنایا اگر میں والدین کے دل سے تیری محبت نکال دوں تو ماں باپ ایسے ہو جاتے جیسے سانپ اپنے بچے خود کھا جاتا ہے۔

لیکن یہ سارا انتظام تیرے لیے تیرے رب نے کیا۔

میں نے تیرے لیے اول غذا کا انتظام پتہ ہے کہاں کیا۔

جس سے زیادہ تیرے قریب کوئی چیز نہ تھی۔ جس سے زیادہ تیرے لیے ٹھنڈی

Marfat.com

چھاؤں نہ تھی: جس نے تیری ماں کی چھاتیوں کو تیرے لیے چشمے بنا دیا۔ جب گرمی آتی ہے تو میں ماؤں کے دودھ کو ٹھنڈا کر دیتا ہوں اور جب سردیاں آتی ہیں تو میں ماؤں کے دودھ کو گرم کر دیتا ہوں ایک حکیم صاحب نے مجھے بتایا کہ اگر کوئی اپنی جوانی کو برباد نہ کرے تو چالیس سال تک ماں کے دودھ کی طاقت چلتی چلی جاتی ہے۔ ساری دنیا کے دودھ میں وہ طاقت نہیں جو اللہ نے ماں کے دودھ میں رکھی ہے ارے یہ سارا انتظام تیرے لیے تیرے اللہ نے کیا ہے۔

﴿ اَلَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ فَعَدَلَکَ o فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ o﴾ سورۃ الانفطار آیت: ۷۔۸

یہ کچھ کرنے کے بعد

اگر کوئی عورت سجدے سے انکار کر دیتی ہے۔ جب کسی نوجوان کا ماتھا زمین پر لگنے سے انکاری ہوتا ہے۔ جب کسی کی نظر بے حیا ہوتی ہے۔ جب کوئی عورت بے پردہ ہوتی ہے۔ اور وہ زیب و زینت بازاروں میں دکھاتی ہے۔

تو یہ آیت مبارکہ اس کا کندھا پکڑ کر اسے جھنجھوڑتی ہے اور کہتی ہے کہ اے میری بندی میں نے تجھے بنایا تھا تو میری ہی باغی ہو گئی۔؟

اے میرے بندے میں نے تجھے پروان چڑھایا تھا اب تو میرے بارے میں ہی بدگمان ہو گیا ہے جیسے کہتے ہیں کہ کبھی ماؤں نے بھی برا چاہا ہے اپنے بچوں کا۔

اللہ کہتا ہے: میں نے جو تمہیں کہا ہے پردہ کرو۔ میں نے جو تمہیں کہا ہے سر سجدے میں رکھو نمازیں پڑھو سچائی اختیار کرو میں نے جو تمہیں کہا ہے کہ مرد و عورت میں حد فاصلہ رکھو میں نے جو تمہیں کہا ہے کہ مرد و زن کے اتصال سے بچو۔

اطاعت کے لیے تجھے بنایا گیا

میں نے جو کہا ہے کہ روزے رکھو زکوٰۃ دو۔ میں نے جو تمہیں کہا ہے کہ ماں کے

Marfat.com

قدم دھو کے پیئو۔ میں نے جو تمہیں کہا ہے کہ والد کے آگے سر نہ اُٹھاؤ۔ میں نے جو کہا ہے مرد کہ بیویوں کا حق ادا کرو۔ میں نے جو عوتوں کو کہا ہے کہ خاوندوں کی اطاعت کرو۔ میں نے جو تمہیں کہا تھا کہ اپنی تجارت میں سود سے بچنا۔ میں نے جو تمہیں کہا تھا کہ اپنی ملازمت میں ظلم نہ کرنا۔ اپنی طاقت سے غلط فائدہ نہ اٹھانا۔

لیکن تم نے کیا کیا؟

تم نے قدم قدم پہ میرے حکموں کو توڑ دیا۔

قرآن قصہ ماضی بن گیا پڑھنا بھول گئے پڑھانا بھول گئے سیکھنا بھول گئے سکھانا بھول گئے۔

بہت پرانی بات ہے جب ہم چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے تو جب صبح مسجد سے سپارہ پڑھ کر گھر آتے تھے تو گھر میں بھی کچھ عورتیں قرآن پڑھ رہی ہوتی تھیں گھر گھر میں۔ اور آج رات ایک بجے تک ٹی وی چل رہا ہوتا ہے جہاں ڈش اور کیبل آئی وہاں بے حیائی بھی آئی اور زنی کے بازار بھی گرم ہونگے اور نسل بھی آوارہ ہوگی۔

لوگ رو رہے ہیں کس بات پر کہ پاکستان مقروض ہوگیا اس کی معیشت کمزور ہوگئی اس کی تجارت کم ہوگئی میرے بھائیو اور بہنو یہ رونے کی بات نہیں ہے۔

میں اس بات پر روتا ہوں کہ ہماری نسل آوارہ ہوگئی ہم فقیر ہوگئے جس قوم کی نسل نوجوان آوارہ ہوجائے زانی ہوجائے ناچ گانے کی عادی ہوجائے۔

نوجوان بچیاں بے پردہ ہوجائیں وہ نسل فقیر ہوگئی وہ نسل لُٹ گئی یا قافلہ لُٹ گیا یہ قافلہ اُجڑ گیا یہ کشتی ڈوب گئی یہ سفینہ کنارے نہ لگا یہ قافلہ منزل تک نہ پہنچا یہ کشتیاں گھاٹ نہ لگیں۔ اس کشتی کا ڈوبنا ہی مقدر ہے۔

جس قوم میں ناچ گانا ہو اور بچے بچیاں گانے سننے کے عادی ہوجائیں ماؤں کو آنکھیں دکھائیں باپ سے بدتمیزی کریں بازاروں میں سُود کا کاربار چلے اور ناپ تول کے پیمانے غلط ہوجائیں۔

اور حکمران ظالم بن جائیں اور عدالتوں میں انصاف فروخت ہوتا ہو اور چند ٹکوں پر ظالم چھوٹ جائیں۔ مظلوم کی ہائے ہائے پر سننے والا کوئی نہ ہو اور مظلوم پیسے کے بغیر انصاف

نہ لے سکتا ہو۔

ایسے ملک اور ایسی قوم کا زمین پر قائم رہنا ہی غنیمت ہے ورنہ اگر یہ جزاء کا جہان ہوتا تو کب کا یہ منڈی بہاء الدین زمین کے اندر گڑ چکا ہوتا دھنس چکا ہوتا صرف آپ کا شہر نہیں میرا ملتان بھی دھنس چکا ہوتا ساری دنیا زمین کے اندر جا چکی ہوتی۔

میرے دوستو جب ایک عورت گھنگرو پہن کر بازار میں ناچتی ہے تو اس کی چھن چھن میں ایسی طاقت ہے کہ ہمالیہ پہاڑ کو بھی آگ لگا دے سمندروں کو آگ لگا دے پہاڑ خشک ہو جائیں۔ سبزے صحرا بن جائیں اور شہر ویران ہو جائیں مگر میرے اللہ نے دنیا کو سزا وجزا کا جہان نہیں بنایا یہ امتحان کا جہان ہے سزا اور جزا کا میدان آگے آرہا ہے جب آنکھیں پھٹ جائیں گیں کلیجے منہ کو آئیں گے۔ مائیں اپنے بچے بھول جائیں گیں اور بچے اپنی ماؤں کو بھول جائیں گے بیویاں خاوند کو بھول جائیں گیں اور خاوند بیویوں کو بھول جائیں گے بھائی بھائی کو بھول جائیں گے وہ تو اگلا جہان ہے۔ یہاں تو موت پر ہی فیصلے ہو جاتے ہیں جس حال میں زندگی گزرتی ہے اسی حال میں موت آتی ہے جس حال میں دنیا میں انسان زندگی گزارتا ہے اسی حال میں موت کا فرشتہ اس کے پاس پیغام موت لاتا ہے۔

تو میرے بھائیو اور بہنو اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو سب مردوں اور عورتوں کو کندھے سے پکڑ کر جھنجوڑ کر کہہ رہا ہے ہر خاوند کو کہہ رہا ہے ہر بیوی کو کہہ رہا ہے ہر ماں کو کہہ رہا ہے اور ہر بہن کو کہہ رہا ہے یہ جتنی خالا مامی پھوپھی چاچی تائی بھائی خاوند بیٹا جتنے یہاں بیٹھے ہیں یا جتنے بازار میں بیٹھے ہیں اللہ ہر ایک کا کندھا جھنجوڑ کر کہہ رہا ہے میری بندی بنانے والا میں ہوں اور تیری ماں سے ستر گناہ زیادہ تجھ سے پیار کرتا ہوں۔ بھلا میں بھی تجھے تنگی میں دیکھ سکتا ہوں۔ عربی زبان میں ستر سے مراد بے حساب ہوتا ہے اے میرے بندے میری محبت تجھ سے تیری ماں کی محبت سے بے حساب گنا زیادہ ہے جب میں تجھے کہتا ہوں نماز کے لیے آجا مصلیٰ بچھا لے سر سجدے میں رکھ دے۔ اے میری بندی گھر سے نکلنے سے نہیں روکتا ضرورت کے لیے جا مگر پردے میں نکل جسم کو چھپا کر نکل جب روزے آتے ہیں تو میں کہتا ہوں روزہ رکھ اگر تو بیٹی ہے تو میں کہتا ہوں ماں اور باپ کی خدمت کر جب تو بہن بنتی ہے تو میں کہتا ہوں تو بھائیوں کی خدمت کر اور جب تو بیوی بنتی

Marfat.com

ہے تو میں کہتا ہوں اپنے خاوند کی خدمت کر اور جب تو بیٹا بنتا ہے تو میں کہتا ہوں اپنے باپ کی خدمت کر اپنی ماں کی خدمت کر اور جب تو بھائی بنتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اپنی بہن کی خدمت کر جب تو خاوند بنتا ہے تو میں کہتا ہوں بیوی کا حق ادا کر اور جب تو باپ بنتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اولاد کی دینی تربیت کر اور جب تو تاجر بنتا ہے تو میں کہتا ہوں سچ سچ بول اور صحیح صحیح تول اور جب تو زمیندار بنتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اپنی زمینوں کے غلوں سے تکبر میں نہ آ بلکہ غریبوں کی بھی خدمت کر جب تو بادشاہ بنتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ عدل کر اور جب تو عدالت کی کرسی پر بیٹھتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ عدل کر۔ اور جب تو عدالت کی کرسی پر بیٹھتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ظالم کا ساتھی نہ بن یہ سب کچھ جو میں کہہ رہا ہوں اس لیے نہیں کہہ رہا کہ میں تیرا خیر خواہ نہیں ہوں مجھ سے بڑا خیر خواہ اے انسان تجھے کوئی نہیں ملے گا۔ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِراً عَلِيْمًا ○ اے انسانو مجھ جیسا قدردان تم کہیں نہیں پاؤ گے۔ سورۃ النساء آیت: ۱۴۷۔

اللہ کی محبت بندوں سے

حضرت یونسؑ کو مچھلی نے نگل لیا کچھ عرصے بعد جب مچھلی کے پیٹ سے نکلے تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تیری قوم نے توبہ کر لی ہے اب جا انکے پاس وہ جا رہے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ راستے میں ایک کمہار گھڑے بنا رہا تھا مٹی کے اور ان کو پکا رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام سے کہا کہ اس کمہار سے کہو کہ ایک گھڑا توڑ دے حضرت یونسؑ نے کمہار سے کہا کہ بھائی یہ ایک گھڑا توڑ دے۔ وہ کہنے لگا کیوں۔ کس لیے؟ اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے خود ہی توڑ دوں؟ کیوں توڑ دوں؟ حضرت یونس علیہ السلام نے کہا یا اللہ یہ گھڑا توڑنے کو تیار نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا دیکھ یہ گھڑا توڑنے کو تیار نہیں اور تو میرے بندوں کو جنہیں میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے مجھ سے مروا رہا تھا؟ دیکھ اُنہوں نے توبہ کر لی ہے اور وہ میرے بن گئے ہیں تو میرے بھائیو اور بہنو ہم یہ ساری دنیا کے مسلمانوں سے کہہ رہے ہیں کہ اپنے رب سے صلح کر لو ایسا شفیق رحیم کریم رب کہیں نہیں ملے گا۔ نہ کہیں

ایسا پاؤ گے اور نہ ہی کہیں ملے گا وہ ایسا رحیم اور مہربان وہ حنان وہ منان وہ دیّان وہ ساری خوبصورت صفات کا ملک وہ: ﴿اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِیُٔ الْمُصَوِّرُ الْقَهَّارُ رَزَّاقُ الْوَهَّابُ الْغَفَّارُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ اَلْبَاسِطًا رَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السِّیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدَلُ اَللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ.﴾

﴿الحلیم العظیم الغفور الشکور الْعَلِیّ الکبیر الحسیب الجلیل الکریم الرفیب المجیب الواسع المجید الباعث الشهید الحق الوکیل القوی المتمین الولیّ الحمید الوسیع المحیی الممیت الحی القیوم المبدی المعید الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر اوّل والآخر و لظاهر والباطن الوالی المتعال البر التواب الغفورلرؤف مالک الملک ذوالجلال والاکرام المقسط الجامع المانع الضآر النافع النور الحادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصور جل جلاله .﴾ یہ میرا خوبصورت اللہ ہے کوئی ہے ایسا مالک لا کے دکھادے۔کوئی ہے ایسا آقا لا کے دکھادے۔کوئی ہے ایسا خالق لا کے دکھادے۔کوئی ہے ایسا اللہ لا کے دکھادے۔

اس اللہ کو سجدہ نہ کرنا۔اُوہو میرے بھائیو اور بہنو اُسی اللہ نے ہمیں وجود دیا اُسی اللہ نے ہمیں آنکھیں دیں اُسی نے ہمیں ماتھا دیا۔ماتھے کو جھومر کو عورتوں نے اپنا زیور سمجھا میں کہتا ہوں میری بہن سجدے کے نشان کو اپنی پیشانی کا جھومر بنالے۔دنیا کے سرمے کو اپنی آنکھوں کا زیور سمجھا میں کہتا ہوں حیا سے اپنی آنکھوں کا سرمہ سجالے۔ارے تو نے زیب و زینت سے باہر نکلنا اپنا کمال سمجھا میں کہتا ہوں چھپ جانے کو اپنا کمال بنالے۔ہیرا چھپا ہوتا ہے پہاڑوں کے بیچ میں موتی چھپا ہوتا ہے صدف کے بیچ میں دانہ گندم کا چھپا ہوتا ہے سٹے کے بیچ میں مکئی کا دانا چھپا ہوا ہوتا ہے تہہ در تہہ پردوں کے اندر۔

Marfat.com

ارے قیمتی چیزوں کو سر بازار نہیں پھینکا جاتا
قیمتی چیزوں کو سر بازار نہیں ڈالا جاتا

ارے بتاؤ کون سا پھل ہے جو پردے میں نہیں چھپایا گیا۔اللہ نے ہر پھل پہ پردہ لگا دیا۔جس میں بھی کوئی چیز پُر مغز ہے جس میں بھی کوئی چیز مفید ہے وہ جتنی زیادہ مفید ہے اللہ اتنا ہی اس کو زیادہ پیکنگ کر کے دیتا ہے اسے اتنے ہی زیادہ پردوں میں چھپا کر دیا جاتا ہے۔

مرتبے ماں کے

کائنات کی سب سے قیمتی چیز ہے عورت ہے جسے اللہ نے زندگی کا سامان بنایا ہے ماں سے تو نسل چلتی ہے ماؤں کی گود جب ہری ہوتی ہے تو جہان بھی ہرا ہوتا ہے اور جب ماؤں کی گود ویران ہوتی ہے تو سارا جہان ویران ہو جاتا ہے۔جب ماں کی گود خشک ہوتی ہے تو سارا جہان خشک ہو جاتا ہے۔جب ماؤں کی گود میں خزاں آتی ہے تو جہان بھر میں خزاں آجاتی ہے۔جب ماؤں کی گود میں بہار ہوتی ہے تو جہان میں بھی بہار ہوتی ہے ۔جب ماؤں کی گود میں تربیت کا نظام ٹوٹ جاتا ہے تو پھر جیسے کیکر پر کانٹے اُگتے ہیں ایسے ماؤں کی گود سے قاتل نکلتے ہیں زانی نکلتے ہیں شرابی اور جواری نکلتے ہیں آوارہ نکلتے ہیں جسم فروش نکلتے ہیں عصمت فروش نکلتے ہیں انصاف کے لوٹنے والے نکلتے ہیں انسانیت کے قاتل نکلتے ہیں اور جب ماؤں کی گود ہری اور پُر بہار ہوتی ہے تو کوئی سیف اللہ بن کر نکلتا ہے کوئی طارق ابن زیاد بن کر نکلتا ہے کوئی فاتح عراق بن کر نکلتا ہے کوئی جنید بغدادی بن کر نکلتا ہے کوئی عبدالقادر جیلانی بن کر نکلتا ہے کوئی رابعہ بصری بن کر نکلتی ہے اور کوئی سری سقطیؒ بن کر نکلتا ہے کوئی جنید بغدادیؒ بن کر نکلتا ہے اور کوئی بختیار کاکیؒ بن کر نکلتا ہے کوئی کچھ کوئی کچھ ارے پیچھے دیکھو پیچھے دیکھو جب ماؤں کی گود ہری تھی تو ایسے ہیرے جواہرات وجود میں آئے کہ عالم کو چمکا دیا آج ماؤں کی گود بانجھ ہو چکی ہے کوئی اولاد نہیں ہے۔ساری مائیں بے اولاد ہیں آج کی اور سارے باپ بے اولاد ہیں آج کے کیا مطلب؟

Marfat.com

اولاد سے گھر بھرے پڑے ہیں؟

اولادیں ہیں لیکن وہ اولادیں نہیں ہیں جن کو دیکھ کر اللہ خوش ہوتا اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہوتے جن کے ذریعے پر اسلام فخر کرتا جن کے ذریعے سے دھرتی فخر کرتی۔ ایمان والی عورت جب سجدے میں سر رکھتی ہے ایمان والا مرد جب سجدے میں سر رکھتا ہے اور اس کی آنکھ سے آنسو کا قطرہ ٹپک کر زمین کے جگر میں جاتا ہے تو چالیس دن کی بارش سے زمین کو وہ ٹھنڈک نہیں ملتی یہ میرا اپنا تجزیہ ہے جتنی ٹھنڈک اس زمین کو ایک آنسو سے پڑتی ہے۔ مؤمن مرد اور عورت کے آنسو تحت الثراء تک زمین کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں چالیس دن کی بارش 10 فٹ سے نیچے نہیں جاتی۔

یہ زمین ترس رہی ہے اس کو اتنے گانے سنائے گئے ہیں کہ اس کا کلیجہ پھٹ رہا ہے۔ اس پر اتنا ناچا گیا ہے کہ اس کے رُوئیں رُوئیں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اس پر اتنا زنا ہو رہا ہے کہ یہ پھٹنے کو تیار ہے۔

اس پر والدین کی اتنی نافرمانی ہو رہی ہے کہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہونے کو تیار ہیں۔ اس پر ایسے خوفناک گناہ ہو رہے ہیں کہ آسمان کی چھت ٹوٹنے کو تیار ہے۔ زمین و آسمان بے نور ہونے کو تیار ہیں۔

میرے بھائیو اور بہنو میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں واپس آؤ واپس آؤ واپس آجاؤ اس زمین کو آباد کرو اپنے سجدوں سے یہ ناچنے کے لیے نہیں بنائی گئی۔

کجا مانند مسلمانی

کونسی شادی ہے منڈی بہاء الدین کی جہاں لڑکیاں نہ ناچتی ہوں؟ کونسی شادی ہے منڈی بہاء الدین کی جہاں لڑکے نہ ناچتے ہوں کونسی شادی ہے جس پر مہندی کی رسم نہ ہوتی ہو۔

اُدھر ہندوستان سے دشمنی وہ ہمارا ازلی اور ابدی دشمن ہے مگر ہم کیوں ہندو کی رسم

Marfat.com

مہندی اپنی بیٹی کے لیے کر رہے ہیں؟

کونسی شادی ہے جس میں ڈھول نہ بجتے ہوں؟ کونسی شادی ہے جس پر میراثی نہ ناچتے ہوں؟ وہ کونسی شادی ہے جس میں سہرے نہ باندھے جاتے ہوں۔ وہ کونسی شادی ہے جس کے آگے آگے بینڈ نہ بجتے ہوں۔ میرے بھائیو اور بہنو میری سنو میں جنوں میں کیا کہا کہہ رہا ہوں میں اپنی نہیں سنا رہا ہوں اللہ کی قسم اپنی نہیں سنا رہا ہوں میں تو ڈاکیا ہوں۔ ڈاک لایا ہوں۔

میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنا رہا ہوں کہ جو وفاؤں کے قابل ہیں۔ اُن سے وفا کرو۔ موت پر اپنی بیویوں کی وفائیں کٹ جاتی ہیں۔ موت پر ماؤں کی وفائیں کٹ جاتی ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے کفنا کر قبر میں اُتار آئیں گے۔

ہم نے اپنے باپ کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتار دیا ہم اُن کی جگہ نہیں مر سکے ہم نے اپنے ہاتھوں سے اپنی ماں کو قبر میں اُتار دیا۔ ہم انکی جگہ نہیں مر سکے لیکن اللہ وہ ذات ہے جو موت پر بھی ساتھی زندگی میں بھی ساتھی رات کا بھی ساتھی دن کا بھی ساتھی اندھیروں کا بھی ساتھی اجالوں کا بھی ساتھی قبر کا بھی ساتھی۔ قبر میں بھی آ رہا ہے قبر میں دائیں طرف نماز آ رہی ہے۔ قبر میں بائیں طرف قرآن آ رہا ہے۔ سر کی طرف روزہ آ رہا ہے۔ پاؤں کی طرف مسجد کو چلنے والے قدم آ رہے ہیں۔ اور صبر آ رہا ہے اور تقویٰ آ رہا ہے۔ سوال کرنے کے لیے منکر نکیر آ رہے ہیں۔ ارے میں آپ کو کیا بتاؤں؟

حضرت رابعہ بصریؒ

ارے رابعہ بصری بھی تو ایک عورت تھی یہ اتنی ہزاروں عورتیں بیٹھی ہیں عورت ہونے کے ناطے حضرت رابعہ بصری کا ذکر آ ہی نہیں سکتا تھا تاریخ کے صفحات میں کسی عورت یا مرد کو مقام بنانے کے لیے تاریخ میں خاندانی ہونا ضروری ہے پھر حسن و جمال ہو اور پھر لمبی چوڑی دولت ہو اور پھر وہ عورت صاحب اولاد ہو اگر ان چار شرطوں میں سے کوئی ایک بھی کم ہو

Marfat.com

تو اس کا مقام گھٹ جائے گا خاندانی نہیں ہے تو اس کی قیمت گھٹے گی۔ حسن و جمال نہیں ہے تو قیمت کم ہو گی۔ دولت نہیں ہے تو قیمت کم ہو جائے گی۔ اور اگر وہ بانجھ ہے تو کوئی اس سے شادی کرنے کو تیار نہیں۔ ارے کتنی عجیب بات ہے کہ رابعہ بصری میں چاروں باتیں موجود تھیں؟ ارے ان میں سے ایک بات بھی رابعہ کے پاس نہیں تھی۔

1۔ وہ خاندان کے لحاظ سے حبشی تھیں کالا رنگ ہونا بڑی بات نہیں نقوش بھی بھدے تھے۔

2۔ شکل کی حبشی غلام در غلام تھی۔

3۔ غلام کے پاس پیسہ کہاں سے آئے گا۔

4۔ اور اولاد کے قابل بھی نہ تھی بانجھ تھی۔

خاوند کا جوانی میں انتقال ہو گیا جوانی میں ہی بیوہ ہو گئیں تھیں اور روزانہ کا معمول کیا تھا کہ رات کے وقت روزانہ نہاتی تھیں۔ کپڑے بدلتی تھیں پھر اپنے خاوند کے پاس آتی تھیں میری کسی خدمت کی ضرورت ہے اگر وہ کہتے نہیں تو پھر اُن سے اجازت لیتی تھی اور پھر مصلٰے ہوتا تھا اور رابعہ بصری ہوتی تھیں۔

جب ان کے خاوند کا انتقال ہو گیا تو حضرت حسن بصریؒ جیسے خوبصورت حسن بصری جیسے عالم حسن بصری جیسے محدث اور مجاہد وہ خود چل کر آئے اور خطبہ نکاح بھیجا خود آ کر حضرت رابعہ بصری نے جواب دیا میری چار باتوں کا جواب دے دو تو میں نکاح کر لوں گی۔

1۔ میں جنتی ہوں کہ دوزخی ہوں۔ بولے کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

2۔ کیا جب نامہ اعمال اڑایا جائے گا تو میرے دائیں ہاتھ میں آئے گا یا بائیں؟ بولے کہ اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

3۔ کیا جب پل صراط سے گزریں گے تو میں گر جاؤں گی یا پار نکل جاؤں گی بولے کہ میں نہیں جانتا۔

4۔ کیا میرا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ بولے میں نہیں جانتا۔

فرمایا پھر جاؤ میں فارغ نہیں ہوں مجھے اپنی آخرت کی تیاری کرنے دو جب ان کا انتقال ہوا تو کہنے لگیں کہ میرے مصلٰے میں مجھے کفنا کر رات کے اندھیرے میں پڑوسیوں

کو بلا کر مجھے جنازہ پڑھ کر دفنا دینا اور صبح دیگر لوگوں کو بتانا کہ زمین پر ایک بوجھ تھا جو اُتر گیا۔

اسی خادمہ کو خواب میں ملیں تو بتانے لگیں کہ منکر نکیر آ گئے اور پوچھنے لگے مَنْ رَبُّکَ میں نے کہا سبحان اللہ چالیس سال جس کو زمین پر نہ بھلایا چار فٹ زمین کے نیچے آ کر اُسے بھول جاؤں گی۔ تو منکر نکیر کہنے لگے بس کرو اب اس سے آگے کیا پوچھنا۔ ایسی موت مرو میری بہنو۔

کیا رابعہ بصریؒ زمین پر بوجھ تھیں؟

اس زمین پر بوجھ تو میں اور آپ ہیں جن کا سارا جسم سر سے پاؤں تک گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے جن کے ماتھے سجدوں سے خالی ہو گئے اور جنکی آنکھیں حیاء سے خالی ہو گئیں جنکے کانوں میں موسیقی کا زہر گھل گیا۔ ماؤں کے نافرمان ہو گئے باپ کو آنکھیں دکھانے لگے بیویوں کا حق ضائع کرنے لگے خاوندوں کا حق ضائع کرنے والیاں ہم ہیں اس زمین پر بوجھ۔

دنیا دھوکے کا گھر ہے

میری بہنو آج کی عورت کے پیچھے مت چلو یہ مغرب کی طرف کھسک رہی ہے۔ اللہ نے یہ جو کائنات بنائی ہے یہ دھوکے کا گھر ہے یہ مچھر کا پر ہے اس کی دوڑ لگانے والے دیوانے ہیں اس کا خواب دیکھنے والے پاگل ہیں اس کے لیے بڑے بڑے گھر بنانے والے بڑے نادان ہیں جو دنیا کا گھر بناتے جنت کا گھر بھول گئے اس مٹ جانے والی دنیا کے پیچھے اللہ کی جنت کو بھول گئے۔ یہ تو مسافر خانہ ہے۔

اس حرص و ہوس کو چھوڑ میاں ... مت دیس بدیس پھرے مارا
قذاق اجل کا لوٹے ہیں ... کیا بجیا بھیا بیل ستر
کیا دونی پلا سر بھارا ... کیا گیہوں چاول موج مٹر
کیا آگ دھواں اور انگارہ ... سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا

Marfat.com

جب لاد چلے گا بنجارہ

وہ بیگم گئی۔وہ امیر گیا۔وہ امیرن گئی۔وہ غریب گیا۔وہ غریبن گئی۔وہ بادرچی گیا۔وہ خانساما گیا۔وہ بادشاہ گیا۔وہ وزیر گیا۔وہ فوجی گیا۔وہ سپاہی گیا۔وہ ایس پی گیا۔ وہ صدر صاحب گئے۔وہ وزیراعظم گئے اور وہ سیکرٹری بھی گیا۔خانچہ فروش بھی گیا۔چھابڑی فروش بھی گیا۔بوٹ پالش کرنے والا بھی گیا اور لوہا بیچنے والا بھی گیا گندم کپاس بیچنے والا بھی گیا اور صنعتکار بھی گیا۔اُٹھ گئے جنازے قبرستان آباد ہوتے چلے گئے اور زمین اجڑتی چلی گئی اور ایک دن ایسا بھی آئے گا۔ہائے کیا عرب شاعر تھے۔

1. كُلُّ بَيْتٍ وَاِنْ طَالَتْ سَلاَمَتُهَا.
2. يَوْمًا فيدر كُهَا لَكَ بَاءُ وَالْجبُ.

کوئی گھر کتنا ہی آباد رہے کسی زمانے میں ایک وقت آجاتا ہے اِسی گھر پہ جب وہاں سوائے مکڑی کے جالے کے اور ہوا کی سنسناہٹ کے کچھ بھی باقی نہیں رہتا ایک دن آئے گا منڈی بہاء الدین پہ جب یہاں مکڑیاں بھی ختم ہوجائیں گیں اور جالے بھی ہوا بھی ختم ہوجائے گی اور اس کی سنسناہٹ بھی ختم ہوجائے گی۔اس وقت میں اور آپ اللہ پاک کے دربار میں جمع ہوں گے اس دن اللہ ایک ایک کو مخاطب کر کے پوچھے گا اے میرے بندے اے میری بندی بتا کیا کر کے آئی ہے۔

پلٹ جا جانب منزل پلٹ جا

آج اِسی زندگی میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر کرلو اس کی زندگی میں ڈھل جاؤ اس کے طریقوں اور اس کی سنتوں میں ڈھل جاؤ۔اس جیسا قدردان کوئی نہیں اس جیسا مہربان کوئی نہیں اس جیسا محبت کرنے والا کوئی نہیں۔مجھے کوئی ماں بتاؤ کہ تیئس برس اس کی آنکھ کا آنسو خشک نہ ہوا ہو اپنی اولاد کے لیے مجھے کوئی باپ بتاؤ جو 23 برس اولاد کے لیے تڑپا اور رویا ہو۔

Marfat.com

آ میں تجھے بتاؤں

یہ محمد رسول اللہ ہیں جو تیئیس برس اپنی اُمت کے لیے روئے ہیں۔ایسا تڑپا ہے ایسا مچلا کہ جس اللہ نے اسے رسول بنا کر بھیجا تھا اس کو ترس آیا رحم آیا اور وہ بھی کہنے لگا کہ اے میرے حبیبؐ اتنا نہ رویا کر۔

جیسے بچہ بہت زیادہ پڑھائی میں لگا ہو تو والدین کہتے ہیں ماں کہتی ہے کہ بچے تھوڑا آرام کر لے اتنا زیادہ نہ پڑھا کر میرا اور آپکا نبی اپنی امت کے لیے ایسا رویا ایسا تڑپا اور ایسا مچلا کہ اللہ کو کہنا پڑا اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اتنا تو نہ رویا کر کہ تو خود بھی اپنے آپ کو مار بیٹھے۔

تو اپنے آنسو روک کیوں رو رہے ہیں اے اللہ میری امت اے اللہ میری اُمت۔

طائف کے پہاڑوں سے پوچھو جا کر کہ یہاں کیسے پتھر پڑے تھے کائنات کے سب سے عظیم بالشان پیغمبر ہیں تین میل تک پتھر پڑ رہے ہیں اور جوتے لہولہان ہو گئے بے ہوش ہو کر گر پڑے آپ کے خادم حضرت زیدؓ نے اُٹھایا دشمن کا باغ تھا اس دشمن کے باغ میں پناہ لی ہے اور ہائے ہائے عتبہ بن ربعیہ کا باغ ہے وہ جو جان کا دشمن تھا اس کو بھی ترس آیا اور اس کی آنکھوں میں بھی پانی آ گیا اور کہنے لگا ہائے محمد ابن عبداللہ کے ساتھ کیا ہو گیا۔

اس دشمن نے خود جا کر اپنے ہاتھوں سے انگور توڑے اور پلیٹ میں رکھ کر لایا اور خود جان کا دشمن ہے شرم آئی سامنا کرتے ہوئے اس لیے اپنے غلام کو بھیجا اور کہا اُن سے کہنا کہ دشمنی اپنی جگہ مگر اس وقت تمہاری حالت اتنی زیادہ خراب ہے کہ تمہیں قریش کے خون کی قسم انگور کھا لینا واپس نہ کرنا۔یہ وہ ہے جو اس تاک میں رہتا تھا کب موقع ملے اور ان کو قتل کروں جس کے دشمن بھی اس پر ترس کھائیں آج اُس کی اُمت اس کے طریقوں کی قاتل بن گئی اس کی اُمت اس کی سُنتوں کی قاتل ہو گئی۔

شادی ہو رہی ہے ڈھول بج رہے ہیں ناچ گانا ہو رہا ہے۔اجی کیا ہے بچیاں ہیں خوشی کر رہی ہیں۔

اُو ئے کبھی اللہ اور اس کے رسولؐ کو بھی خوش کر لے۔شادی ہو رہی ہے چاچے کو منا کر لاؤ ماموں کو منا کر لاؤ برادری کو منا کر لاؤ پھوپھی کو منا کر لاؤ بھائی کو منا کر لاؤ

دادے کومنا کرلاؤ نانے کومنا کرلاؤ اللہ نے خوشی کا دن دکھایا ہے اُوئے میرے بھائیو چاچے ماے ہم منانے چل پڑتے ہیں روٹھے یار منانے چل پڑتے ہیں۔

میں تو یوں کہتا ہوں کہ جس نے یہ دن دکھایا کہ اولاد جوان ہوئی اُوئے جس نبی کی دُعاؤں سے آج ہم انسان بن کر پھر رہے ہیں اور اُس نبی کے رونے کی طفیل آج ہم انسانی شکل میں ہیں اگر وہ رو رو روکر ہمارا مسئلہ حل نہ کرواتا تو آج دنیا میں اللہ کی قسم آج کوئی انسان نظر نہ آتا جانور پھر رہے ہوتے خوشی کا موقع میراثیوں کو بھی خوش کردو مصلیوں کو بھی خوش کردو اُوئے کوئی تو ہو جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خوش کردے اوے فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ کی بھی تو بارات گئی فاطمہؓ کا بھی تو نکاح ہوا تھا فاطمہ کی بھی تو شادی ہوئی تھی کوئی ہے جو دُنیا میں ایسی بیٹی دکھادے۔

ایسی بیٹی کہ جب پل صراط پر سے گزرے گی تو میدان حشر میں اعلان ہوگا کہ نظریں جھکا لو فاطمہؓ بنت محمدؐ آرہی ہے۔ میں تو اُدھر اپنی بہنوں کو کھینچ رہا ہوں۔ ارے تم کیوں مغرب کی طرف جارہی ہو۔ منڈی بہاء الدین جو ایک دیہاتی شہر ہے اس میں بھی عورتوں کے پردے اُتر گئے ہائے ہائے کہاں چلی گئیں مائیں تربیت کرنے والی ہماری مائیں مرگئیں۔ گھر ویران ہوگئے ٹیلی ویژن نے کیبل نے ہمیں آگ لگادی۔ اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر جلادیا۔

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اپنے ہی گھر کو اپنے ہاتھوں سے آگ لگادی کیسے دیوانے ہیں جو اپنے گھر کو جلتا دیکھتے ہیں اور ہنستے ہیں بھڑکتے شعلے دیکھتے ہیں اور مسکراتے ہیں اُس زمیندار کو دیکھو جس کی فصل جل گئی ہو اس کو آنسو تھمنے کو نہیں آتے ایک بھینس کے مرجانے پر لوگ رو پڑتے ہیں۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا ؓ کی شادی

اُوئے ہماری تو نسل کو آگ لگ گئی ہے اور ہم آباد پھر رہے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں

Marfat.com

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹیاں بنو۔ان کا بھی نکاح ہوا تھا۔مسجد میں نکاح ہوا۔ بارات پتہ ہے کیسے گئی تھی۔حضرت علیؓ آئے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رخصتی ہو جائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا: فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ میں گھر میں کام کر رہی تھی آپ مغرب کے بعد گھر تشریف لائے اور میرے کان میں آواز پڑی کہ آپ فرما رہے ہیں اُمّ ایمنؓ کو بلاؤ اُمّ ایمنؓ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ کی بھانجی ہیں۔آپ اُن سے بہت پیار کیا کرتے تھے ایک دفعہ فرمایا جو جنتی عورت سے شادی کرنا چاہے وہ اُمّ ایمن سے شادی کر لے۔تو وہ آ گئیں۔حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کا نکاح دو ماہ قبل ہو چکا ہے حضور نے اُمِ ایمن سے فرمایا اُمِ ایمن جاؤ فاطمہ کو علی المرتضیٰ کے گھر چھوڑ کر آؤ۔اور عشاء کے بعد میں بھی آؤں گا اُن سے کہنا کہ میرا انتظار کریں۔

یہ فاطمہ کی بارات جا رہی ہے۔

نبیؐ خود چھوڑنے نہیں گئے نو مائیں ہیں پاکیزہ مائیں اُمہات المومنین مقدس مائیں وہ چھوڑنے نہیں گئیں خود اپنے پاؤں پہ چل کر گئی ہیں اُمِ ایمن کے ساتھ اور نہ کپڑے بدلے نہ مہندی رچائی اور نہ ڈھول باجے نہ میلا نہ ٹھیلا۔

جا کر اُمّ ایمن نے دستک دی۔حضرت علیؓ نے دروازہ کھولا۔حیران ہو گئے اُمِ ایمنؓ بولیں یہ لو اپنی امانت رسول اللہؐ فرماتے ہیں عشاء پڑھ کر میں آؤں گا میرا انتظار کرنا یہ ہے حضرت فاطمہؓ کی بارات جو سرکار دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے محبوب بیٹی سب سے پیاری بیٹی ہیں تین بیٹیوں کو تو اپنے ہاتھوں سے رخصت کر دیا تھا۔اللہ کے حوالے کر دیا تھا اور فاطمہؓ سے فرمایا تھا کہ تو رو نہیں سب سے پہلے تو ہی آ کر مجھ سے ملے گی۔

اور حضرت فاطمہؓ بیمار ہوئیں خادمہ پاس تھی حضرت علیؓ کسی کام سے گئے ہوئے تھے خادمہ سے کہا مجھے غسل کرواؤ اور پھر فرمایا میری چارپائی کمرے کے درمیان میں کر دو اور پھر فرمایا مجھے قبلہ رُخ کر دو اور فرمایا علی کو بتا دینا کہ میں اب مر رہی ہوں مجھے غسل نہیں دینا میں نے غسل کر لیا ہے مجھے دفن کر دینا۔

اور اس سے ایک دن پہلے حضرت فاطمہؓ نے حضرت اسماء بنت عمیس سے فرمایا کہ دیکھو میرے جنازے کا کوئی ایسا انتظام کرو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ نبی کی بیٹی چھوٹی تھی کوئی

Marfat.com

یہ نہ کہے کہ نبی کی بیٹی لمبی تھی۔کوئی یہ نہ کہے کہ نبی کی بیٹی موٹی تھی یا پتلی تھی ایسا میرے پردے کا انتظام کرو کہ جب جسم اور روح کا ناتا ٹوٹے تو ایسا انتظام کرو کہ پردہ برقرار رہے حضرت اسماء بنت عمیس بولیں میں حبشے میں ہجرت کر کے گئی تھی تو میں نے وہاں دیکھا تھا کہ جب کوئی عورت وہاں مرتی تھی تو اس کی چارپائی پر ایسے لکڑیاں گول کر کے اس کے درمیان ایک چوب لگا کر اُوپر کپڑا ڈال دیتے تھے تا کہ پردہ برقرار ہے۔فرمایا بس ٹھیک ہے میرے لیے ایسا ہی انتظام کر دینا۔اس طرح حیاء کے ساتھ اس دنیا سے اُٹھ کر گئی ہے۔

تو میرے بھائیو اور بہنو میں کہہ رہا ہوں ادھر آؤ ان کی تقلید کرو ان کی نقل کرو اِدھر دنیا وآخرت کی عزتیں ہیں۔

حق مہر کا فلسفہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمان عورت کو ایک مقام بخشا ہے اسے آزاد نہیں چھوڑا خاوند کے ذمے کمانا لگا دیا۔اور حق مہر کس چیز کا نام ہے۔

پانچ سوروپیہ کس کی بیٹی کی قیمت ہوتی ہے؟

پانچ لاکھ پانچ کروڑ کس کی بیٹی کی قیمت ہو سکتی ہے؟

نہیں نہیں

حق مہر کے علاوہ نکاح نہیں ہو سکتا۔مہر کس چیز کا نام ہے یہ ایک علامت ہے کہ اس لڑکی کا خرچہ مرتے دم تک اس لڑکے کے ذمے ہے۔یہ گھر بیٹھ کر کھائے گی یہ ایک نشانی اور علامت ہے۔

پھر اللہ نے عورت کو حصہ دار ٹھہرایا وراثت کا عربوں میں دستور تھا کہ ساری جائیداد بیٹے لے جاتے تھے۔بیٹیوں کو وراثت میں حصہ نہیں دیتے تھے۔پنجاب کا بھی یہی دستور ہے پٹھانوں کا بھی یہی دستور ہے غالباً سارے پاکستان کا یہی دستور ہے کہ بیٹیوں کو کوئی حصہ نہیں دیتا۔

Marfat.com

جب وراثتی جائیداد منتقل ہوتی ہے تو پٹواریوں سے مل ملا کر اور یا بہنوں کو مجبور کر کے زمین اپنے نام لگوا لیتے ہیں۔ اور بیٹی کو جو جہیز دے دیا بس وہی ہے تیرا حصہ۔

جو لوگ موجود ہیں کان کھول کر سن لیں۔ جو اپنی بیٹیوں کو وراثتی حصہ دیئے بغیر مر گئے قبر میں چلے گئے نہ اُنہیں نمازیں عذاب قبر سے بچا سکیں گی اور نہ اُنہیں حج نہ روزہ نہ تبلیغ اور نہ ہی تصوف ہی بچا سکیں گے نہ ذکر نہ تسبیح نہ تلاوت میرے بھائیو اور بہنوں بیٹیوں کو حصہ نہ دینے والے قرآن کے کتنے بڑے حصے کا انکار کر کے مرتے ہیں۔ ان کو دوزخ کی آگ سے کوئی نہیں بچا سکے گا ان کو قبر کے عذاب اور قبر کے جھٹکے سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ اگر قبر ایک مرتبہ جھٹکا دے دے تو اس کے جھٹکے کی آواز مشرق سے مغرب تک سنائی دیتی ہے۔

حضرت زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی تھی آپ جب ان کو قبر میں اُتارنے لگے تو بڑے غمگین تھے آپ جب باہر نکلے تو چہرہ کھلا ہوا تھا۔

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بڑے غمگین تھے اور باہر نکلے ہیں تو بڑے خوش ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی بیٹی پر عذاب قبر کا ڈر تھا میں نے اپنے اللہ سے کہا کہ میری بیٹی کو عذابِ قبر سے بچا لے اللہ نے میری دعا سن کر قبول فرمالی اور میری بیٹی کو عذابِ قبر سے بچا لیا ورنہ اگر قبر ایک مرتبہ کسی کو پکڑ لے اور اس کی دیواریں آپس میں مل کر کسی کو جھٹکا دیں تو اس جھٹکے کی آواز مشرق و مغرب تک سنائی دیتی ہے۔ اور ساری کائنات اس آواز کو سنتی ہے۔

ہائے قبر مٹی کا گڑھا نہیں ہے۔ یہاں سے زندگی شروع ہے جزاء وسزا کے نظام چل رہے پڑتے ہیں یہاں سے۔

ایک ڈاکیئے کی صدا

تو میرے بھائیو اور بہنو سنو سنو سنو میری سنو میں کیا کہہ رہا ہوں میں اپنی نہیں کہہ رہا میں تو ڈاکیا ہوں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لایا ہوں ہمارے زمینداروں میں دستور ہے کہ جہاں قریبی تعلق ہوتا ہے وہاں ڈاک نہیں بھیجتے وہاں نوکر بھیجے

Marfat.com

ہیں اور جب وہ دعوت نامہ دیتے ہیں تو ہر زمیندار اس کو اپنی حیثیت کے مطابق کوئی سو روپیہ دیتا ہے کوئی دو سو روپیہ دیتا ہے وہ نوکر خوش خوش واپس آتا ہے اُوئے بھائیو بہنو میں بھی آپ کے پاس اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نوکر بن کر ڈاکیا بن کر آیا ہوں میں آپ سے پیسے نہیں مانگتا ہوں۔

میں آپ سے یہ مانگتا ہوں کہ یہاں سے اُٹھو تو حضرت فاطمہ الزہراءؓ کی بیٹیاں بن کر اُٹھو یہاں سے اُٹھو تو اللہ اور اس کے رسولؐ کے غلام بن کر اُٹھو باغی بن کر نہ اُٹھو۔ تو بہ کر جاؤ لوٹ جاؤ اس مبارک زندگی کی طرف آجاؤ اُس مبارک زندگی کی طرف جہاں عزت ہی عزت ہے۔

عورت کا بے پردہ ہونا کوئی زندگی نہیں ہے اللہ نے پورے قرآن میں کسی عورت کا نام تک نہیں لیا پورا قرآن ایک دفعہ سو دفعہ پڑھ لو صرف حضرت مریم کا نام نظر آئے گا وہ بھی ایک خاص وجہ سے ہر عورت کا ذکر قرآن میں اس کے خاوند کی نسبت سے آیا ہے۔

﴿ اِمْرَأَۃُ الْعَزِیْزِ. اِمْرَاۃُ فِرْعَوْنَ. اِمْرَأَۃُ نُوْحٍ. اِمْرَاۃُ لُوْطٍ ﴾

عزیزِ مصر کی بیوی۔ فرعون کی بیوی۔ نوحؑ کی بیوی۔ لوطؑ کی بیوی۔

اللہ آسیہ کہہ سکتا تھا نیک عورت ہے زلیخا اللہ کہہ سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اِمْـرَأَۃُ فِرْعَوْنَ کہا آسیہ نہیں کہا اِمْـرَأَۃُ الْـعَزِیْزِ کہا زلیخا نہیں کیا اللہ نے حضرت مریم کا نام اس لیے قرآن میں دیا ہے کہ لوگوں نے حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہا اِبْـنُ اللّٰـہِ اللہ نے جواب دیا کہ میرا بیٹا نہیں ہے مریم کا بیٹا ہے۔

ذٰلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ۔ کئی مرتبہ آیا ہے

علماء تفسیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو عورت کا نام ظاہر کرنا بھی پسند نہیں چہ جائیکہ وہ چہرہ ہی کھول دے؟

عورت کی زینت پردہ میں ہے

جس اللہ کو عورت کا نام ظاہر کرنا پسند نہیں وہ اس کے چہرے کو کھولنا کیسے پسند

Marfat.com

کرے گا مسلمان عورت کا نام ہی حیا ہے۔ مسلمان عورت کا نام پردہ ہے۔ مسلمان بیٹی کا نام پردہ ہے۔

سج کر آنا اس کی شان نہیں ہے۔ دیکھتے نہیں ہو چھلکے باہر پھینکے جاتے ہیں کبھی کیلے کا گودا بھی باہر پھینکا ہے کس نے کبھی بادام کی گری کسی نے باہر پھینکی ہے ہاں اس کے چھلکے باہر باہر پھینکے جاتے ہیں کدو کے چھلے باہر پھینکے جاتے ہیں کریلے کے چھلکے باہر پھینکے جاتے ہیں گوشت باہر نہیں پھینکا جاتا چھیچھڑے باہر پھینکے جاتے ہیں اخروٹ کا مغز نہیں باہر پھینکا جاتا چھلکے باہر پھینکے جاتے ہیں تم کیوں مغرب کی بیٹیاں بننا چاہتی ہو جو ماں کا رُوپ مٹا چکیں وہاں کوئی عورت ماں کی شکل میں قبول نہیں ہے وہاں کوئی عورت بیٹی کی شکل میں قبول نہیں ہے وہاں کوئی عورت بیوی کی شکل میں قبول نہیں ہے وہاں کوئی عورت بہن کی شکل میں قبول نہیں ہے وہاں کوئی عورت دادی کی شکل میں قبول نہیں ہے۔ وہاں کوئی عورت نانی وہاں کوئی عورت خالا وہاں کوئی عورت پھوپھی کی شکل میں قبول نہیں۔ وہاں عورت صرف ایک شکل میں قبول ہے کہ محبوبہ ہو معشوقہ ہو جب تک اس سے عشق ہے اور اس سے فائدہ ہے اس کا ساتھ ہے جونہی اُس سے جی بھر گیا وہ گیا چھوڑ کر مرد تو عورت کی نسبت زیادہ بے وفا ہوتے ہیں طوطا چشم ہوتے ہیں عورت کے اندر وفا کا مادہ مرد کی نسبت زیادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یونہی حدود قائم نہیں کیں ارے مغرب میں جا کر دیکھو تو سہی کہ وہاں کی عورت کس قدر قابل رحم ہو چکی ہے جب اس سے جی بھر جاتا ہے تو جیسے یہ میرے ہاتھ میں رومال ہے پسینہ پونچھ کر یوں پھینک دیتا ہوں وہاں کی عورت کو ایسے پھینک دیا جاتا ہے۔

تو کیا عورت کا ایک ہی روپ ہے۔ معشوقہ کا۔ ماں کا روپ کہاں گیا۔ بیٹی کا روپ کہاں گیا۔ بیوی کا روپ کہاں گیا۔ بہن کا روپ کہاں گیا۔ خالہ کا روپ کہاں گیا۔ پھوپھی کا روپ کہاں گیا۔ مامی کا روپ کہاں گیا۔ چاچی کا روپ کہاں گیا۔

اللہ نے ہمیں کیسا پیارا دین دیا حضورؐ نے فرمایا جس کے گھر میں بیٹی پیدا ہوا اور وہ برا نہ منائے (دیکھتے نہیں کہ اللہ کے نبی کی پہلی بیٹی زینبؓ پیدا ہوئی دوسری رقیہ پیدا ہوئی پھر جا کر بیٹے پیدا ہوئے) خوشی خوشی اس بچی پر خرچ کیا تو اس پر جنت واجب ہو گئی وَجَبَتْ لَهُ

Marfat.com

الۡجَنَّةَ ۔اور جس نے تین بیٹیوں کو پالا اور ان کی شادی کر کے روانہ کر دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں اور وہ ایسے ہو گئے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

اسلام میں عورت کا عالی مقام

ایک شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یارسول اللہ جس کی دو بیٹیاں ہوں فرمایا وہ بھی ایسے ہی ہوگا اور ایک شخص کھڑا ہوا یارسول اللہ جس کی ایک بیٹی ہو فرمایا ایک بھی ہو تو میں اور وہ ایسے ہونگے۔

ایک اور شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کو اللہ نے بیٹی نہ دی ہو وہ کیا کرے تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ دو بیٹیاں دے یا دو بہنیں دے اور وہ مالی لحاظ سے کمزور ہو اور یہ شخص اُن پر خرچ کرتا رہے کرتا رہے یہاں تک کہ یا وہ غنی ہو جائیں یا یہ مر جائے تو اس پر جنت واجب ہو گئی۔ ارے لوگ بہنوں کا حق چھین لیتے ہیں اور اللہ کا نبی ترغیب دے رہا ہے کہ شادی کے بعد بھی خرچ کرتے رہو اُن پر اُن کو دیتے رہو۔ ماں جنے کا کوئی بدل نہیں ہوا کرتا بہن بھائیوں کے رشتے اتنے سستے نہیں ہیں کہ چار ٹکوں کے لیے ان کو توڑ دیا جائے دیکھو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سوال کیسے اٹھایا ہے جائیداد کا کیونکہ عربوں میں عورتوں کو حصہ نہیں ملتا تھا جائیداد میں تو سوال ایسے ہونا چاہیے تھا کہ عورتوں کو کتنا حصہ ملے گا۔ تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتے۔ لِلۡاُنۡثٰی مِثۡلُ نِصۡفِ حَظِّ الذَّکَرِ کہ عورت کو لڑکے کا آدھا دیا جائے گا۔ قرآن نے یوں سوال نہیں اُٹھایا بلکہ قرآن نے سوال ہی عجیب کر دیا۔ کیا کہا قرآن نے کہا "لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ہم نے بیٹیوں کا حق ثابت کر دیا ہے ہم نے بیٹیوں کا حق واضح کر دیا ہے دو بیٹیوں کو جتنا ملنا چاہیے اتنا ایک بیٹے کو دے دیا جائے یوں اللہ نے واضح فرما دیا ہے اُو منڈی والو بیٹیوں کو اُن کا حق دیا کرو ورنہ مارے جاؤ گے برباد ہو جاؤ گے کوئی چیز نہ بچا سکے گی۔

اللہ تعالیٰ نے اِدھر حق دیا اُدھر نان ونفقہ شوہر کے ذمے کر دیا پھر میاں بیوی کے

Marfat.com

حقوق میں مرد کے حق کو افضل قرار دیا اور عورت کو محکوم کیا۔ یہ افضلیت مرتبے کے لحاظ سے نہیں ہے یہ انتظام کے لحاظ سے ہے۔ سارے سامعین یاد رکھنا۔ سارے مرد جمع ہو کر فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے برابر ہو سکتے ہیں؟ آج کے سارے مرد کل کی رابعہ بصری کے برابر ہو سکتے ہیں یہ درجے کے لحاظ سے نہیں ہے یہ انتظام کے لحاظ سے ہے کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ (سورہ نساء آیت: ۳۴) کہ مرد عورتوں سے فائق ہیں انتظام کے لحاظ سے قیامت کے دن امان عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کون مقابلہ کر سکتا ہے؟ یہ دنیا کے نظام کے لحاظ سے ہے یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے عورت کے حق کو پہلے ذکر کیا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِی عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾ سورۃ البقرہ آیت: ۲۲۸

ان عورتوں کا مردوں پر حق ہے جیسا کہ مردوں کا عورتوں پر حق ہے۔

اور پھر ارشاد فرمایا وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ تم میں سب سے اچھا مرد وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو پھر بیویوں کو خاوندوں کا حق سمجھایا۔ ایک لڑکی آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میرے والدین میری شادی کرنا چاہتے ہیں مجھے بتائیں کہ خاوند کا حق کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تیرا خاوند سر سے لے کر پاؤں تک زخموں سے چور ہو اور اس کے زخموں میں پیپ پڑ چکی ہو اور تو اپنی زبان سے چاٹ چاٹ کر زخموں کو صاف کرلے تو پھر بھی تو اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کر پائے گی۔ اُوہو یہاں تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر گستاخی پہ آ جاتی ہیں اور وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر پٹائی پہ آ جاتے ہیں اللہ کے نبیؐ نے دونوں کی حدود بیان فرما دیں دونوں کی ترتیب زندگی بیان فرما دی۔

ہمارے نبیؐ اپنے گھر میں جھاڑو خود دے دیا کرتے تھے اپنی بیویوں کا حق بتا رہے ہیں فرماتے تھے میں آٹا گھوندوں گا تم روٹی پکا لینا آج کوئی ہے جو اپنی بیوی کو آٹا گوندھ کر دے دے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے بھی خود دھو لیا کرتے تھے۔ نو بیویاں ہیں اور کپڑے دھو رہے ہیں اور مسکرا رہے ہیں گھر سے باہر آپ غمگین ہوتے تھے اور گھر کے اندر مسکرا رہے ہوتے تھے۔

Marfat.com

كَانَ وَهَّا طَاْ سَبَّامًا

تو اللہ تعالیٰ نے یوں عورت کو معاشی طور پر مستحکم کر کے عورت کے ذمے کام کیا گیا کہ تم انسانی نسل کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی غلامی سکھاؤ۔ پندرہ سال دیئے ہیں بیٹے کے لیے اور گیارہ سال دیئے ہیں بیٹی کے لیے ان کو اللہ کے رسول کا غلام بناؤ۔

بیٹی گھر سے روانہ ہو کر سسرال جائے تو اس طرح کہ یہ فاطمہ الزہراءؓ کی بیٹی نظر آئے اور بیٹے کی شادی کرو تو ایسے کہ یہ اللہ کے رسولؐ کا غلام بن کر زندگی کا ساتھ نبھا رہا ہو یہ تربیت آج ختم ہو چکی ہے۔ ہماری عورتیں تربیت سے غافل ہو چکی ہیں بھائیو اور بہنو اللہ اور اس کے رسولؐ کی غلامی میں آؤ اور ان کے طرزِ زندگی کو اپناؤ۔

اس اُمت کی تو ابتداء بھی ماں سے ہوئی تھی دیکھتے نہیں ہو میں آپ کو پانچ ہزار سال پہلے دکھانے کی کوشش کرتا ہوں بیشک زمانہ دور ہے ماضی میں دیکھنا ویسے ہی مشکل ہوتا ہے اپنے تصور کو ذرا پیچھے لے جاؤ کہ مکے کے کالے پہاڑ اور ایک عورت مصر کی شہزادی بیس بائیس سال کی عمر کی اپنے بچے کو گود میں لے کر بیٹھی ہوئی ہے اور خاوند کو چھوڑنا بہت بڑی قربانی ہے عورت کی سب سے بڑی قربانی خاوند کی جدائی ہے اور خاوند جب حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام جیسا ہو تو پھر جدائی کا غم اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور پھر جدائی گھر کی بجائے صحرا میں ہو تو غم اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

اُمت محمدیہ کی ابتدا ماں سے ایک مثالی ماں کا تذکرہ

اماں ہاجرہ کی گود سے اِس امت کو وجود ملا ہے حضرت محمدؐ کی اُمت اس ماں کی گود سے نکلی ہے اور اُس ماں نے اسمٰعیلؑ کو ایسے تیار کیا۔ ایسے تیار کیا کہ چھے برس عمر ہے یا آٹھ برس ہے اور سیدنا ابراہیمؑ چھری لے کر کہہ رہے ہیں بیٹا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے تجھے ذبح کرنا ہے اب بول تو کیا کہتا ہے تو اس وقت اس بچے کو یہ کہنا چاہیے تھا کہ بابا میں نے نہیں مرنا خواب تو نے دیکھا چھری مجھ پر چلانا چاہتا ہے۔ میرا کیا قصور ہے یہ ہونا چاہیے تھا بچے کا جواب۔

Marfat.com

ہائے ہائے آج کی اولاد کو کہدو کہ بیٹا پانی پلا تو اس کے ماتھے پر بل پڑ جاتا ہے اولاد کو کام کہنے کو جی نہیں چاہتا۔

اور یہ دیکھو ایک عورت نے کیسا تیار کیا ہے اپنا بچہ اس بچے کو باپ کی صحبت نہیں ملی بلکہ اس نے تو آج تک اپنے باپ کو دیکھا ہی نہیں۔ آج اسمٰعیل کتنی محبت سے اپنے باپ سے لیٹا ہوگا کہ یہ میرا ابا ہے اور اُسے پتہ نہیں کہ اس کا ابا اُسے ذبح کرنے جارہا ہے اور مناء کی وادی میں باپ بیٹے کا مکالمہ ہورہا ہے بچہ بولا

﴿ یاابَتِ افْعَلْ مَا تُؤْ مَرُ ﴾ (سورہ صٰفت آیت ۱۰۲)

یَـااَبَتِ میں اس لفظ پہ گم ہو جاتا ہوں جیسے والد نے کھلونا دیا ہو اور بچے خوشی سے اچھل اچھل کر بات مان رہا ہو اور کہہ رہا ہو۔ یَـااَبَتِ کردو مجھے ذبح۔ مجھے میری مراد مل گئی۔ یہی تو میں چاہتا تھا۔ ہاں۔ حضرت ابن قدامہ حنبلی فقہ کے بڑے عالم ہیں انہوں نے ایک روایت نقل کی ہے کہ بیٹے نے کہا کہ ابو آپ مجھے کیا پوچھتے ہیں؟ آپ مجھے ذبح کر دینگے تو مجھے میرا اللہ مل جائے گا اور اللہ آپ سے زیادہ بہتر ہے۔ اور جنت دنیا سے بہتر ہے اب اگلی سنو۔

اپنا کرتا اتارا اور کہا کہ بابا میرا یہ کرتا میری ماں کو دے دینا کہ میری کوئی بھی نشانی اس کے پاس نہیں ہے اور جب بھی اسے میری یاد آیا کرے گی تو وہ میرے کرتے سے تسلی پالیا کرے گی۔ اور آپ اپنے کرتے میں مجھے کفن دینا۔ اور آپ میرے ہاتھ بھی باندھ لیں پاؤں بھی باندھ لیں اور ماتھے کے بل مجھے لٹائیں تاکہ کہیں میرے ہاتھ پاؤں کی حرکت سے آپ کو تکلیف نہ پہنچے اور نظر سے نظر چار ہوتے ہوئے کہیں آپ کا ہاتھ نہ کانپ جائے آپ مجھے الٹا لٹائیں۔ ابراہیمؑ جب ہاتھ پاؤں باندھ رہے تھے۔ ہائے ہائے یہ وہ بچہ ہے جو چوراسی یا چھیاسی سال بعد ملا ہے۔ اب کیا عمر ہے ابراہیمؑ کی بانویں برس ہے اور معصوم بچہ تو پرایا بھی اچھا لگتا ہے۔ اپنا بچہ ہے اور ہاتھ پاؤں باندھ رہے ہیں اور بچے کو یوں اُٹھایا اور ابراہیمؑ نے کہا اے میری مولا اگر تو مجھ سے ناراض ہو گیا تھا کہ میرے دل میں اسمٰعیل کا خیال آتا تھا تو اس قربانی پر مجھ سے اپنی ناراضگی دور کر دے اور اگر تو نے میرا امتحان لینا تھا تو مجھے اس امتحان میں کامیاب کر دے۔

ان الفاظ کو سن کر آسمان کے فرشتوں کی چیخیں نکل گئیں۔ فرشتے پھٹ پڑے اگر

مناء کے میدان کی آواز ہوتی تو دنیا مناء کی چیخ وپکار بھی سنتی اور چھری چلادی۔

﴿ وَنَا دیْنٰهُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمَ ﴾ سورۃ صفت آیت ۱۰۴

اے ابراہیم شاباش۔اے ابراہیم شاباش۔تو امتحان میں کامیاب ہوگیا۔

ایک اور مثالی ماں کا تذکرہ

تو امتحان میں پاس ہوگیا اے ابراہیم ہم نے دیکھ لیا کہ تیرا دل صرف میرے ہی لیے ہے اور کسی کے لیے نہیں ہے۔ہم ایسی مائیں ڈھونڈتے پھر رہے ہیں ۔بکھری متاع ہے۔گمشدہ متاع ہے۔ہم اسے ڈھونڈتے پھر رہے ہیں کہ شاید موتی اکٹھے ہوں اور یہ مالا پروئی جائے اور اُمت کے گلے کا ہار بنے۔

ماؤں کی گود میں جب تربیت تھی تو نسلیں ایسی پیدا ہوئیں کہ وہ ہدایت کا سورج اور چراغ بن گئے عبداللہ بن زبیرؓ کا محاصرہ کرلیا حجاج ابن یوسف نے اور صرف اٹھارہ آدمی ساتھ ہیں اُدھر تین ہزار کا لشکر ہے ایسے میں اپنی والدہ محترمہ کے پاس آئے کہا اماں صلح کی پیشکش ہورہی ہے صلح کرلوں جان بچ جائے گی تو اُن کی والدہ کون ہے حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ فرمانے لگیں کہ بیٹا اگر تو دنیا کے لیے لڑا ہے تو پھر برباد ہوگیا تو بھی اور تیرے ساتھی بھی اور اگر تو آخرت کے لیے لڑ رہے ہو تو ظالم کے سامنے ہتھیار نہ ڈالنا مجھے تیرا مرنا بھی عزیز ہے اور تیرا جینا بھی عزیز ہے اگر تو اللہ کے نام پر قربان ہوتا ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں تو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بولے اماں تو کیا کہہ رہی ہے میں نے تو دنیا کا خواب بھی آج تک نہیں دیکھا میں دنیا کے لیے تلوار کیسے اٹھاؤں گا؟ ماں نے کیا فرمایا میرے لیے تیرا مرنا بھی راحت ہے آجا گلے مل لے آخری ملاقات کرلیں جب گلے لگایا تو ان کے کرتے کے نیچے زرع تھی پوچھا یہ کیا ہے کہنے لگے کہ زرع ہے۔پوچھا یہ کیوں پہنی۔؟ عرض کیا مجھے ڈر ہے کہ یہ میری لاش خراب کریں گے تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا جب بکری ذبح ہوجاتی ہے تو کھال کھینچنے کا درد اُسے کوئی نہیں ہوتا۔یہ جملہ ایسا بولا کہ عرب میں ضرب المثل بن گیا۔اور کہا جا مرنے والے لوہے کا سہارا نہیں لیا کرتے۔اپنے

Marfat.com

ہاتھوں سے بیٹا روانہ کیا صرف اٹھارہ آدمیوں کے ساتھ صبح سے شام تک تین ہزار آدمیوں کا مقابلہ اور دونوں ہاتھوں میں تلوار ہے عصر ہوگئی اور کوئی انسان اُن کیقریب نہ آسکا پھر انہوں نے جبل ابوقیس پر چڑھ کر پتھر مارنا شروع کیے ایک پتھر حضرت کے ماتھے پر لگا خون کا فوارہ چھوٹا اور سیدھا سینے کی طرف بہنے لگا اور بہتے بہتے جب خون پاؤں تک پہنچا تو انہوں نے بے ساختہ فرمایا۔

وَلَسْنَا عَلَى الْاَ بَاد تَدْمَعُ قُلُوبُنَا
عَلَى الْاَ دْبَارِ تُقْطَرُ الدِمَآءُ

ہم وہ نہیں ہیں کہ جو کمر پر تیر کھا کر اپنی ایڑھیوں کو رنگین کرتے ہیں ہم تو وہ ہیں جو "سینے کے خون سے پاؤں پہ مہندی لگاتے ہیں۔اور جس پتھر سے زخمی ہوئے وہ پتھر اتنا بڑا تھا کہ تھوڑی دیر کے بعد کھڑے نہ رہ سکے اور گر گئے تو ظالموں نے حملہ کر دیا سوڈانیوں نے حملہ کیا تھا آخری الفاظ یہ تھے۔

اَسْمَاءُ اِنْ قُتِلْنِیْ لاَ تَبْکِیْنِیْ
لَمْ یَبْقَیْ اِلَّا حَسْبِیْ وَدِیْنِیْ

اے اماں اسماءؓ بنت ابی بکرؓ میری موت کا پیغام آئے تو رونا نہیں تو نے مجھے اپنے ہاتھوں سے دلہا بنا کر بھیجا تھا میں نے تو اپنی شرافت نبھائی اور اپنی دین اسلام سے وابستگی نبھائی ہے اور میرا سب نے ساتھ چھوڑ دیا البتہ

﴿ ضَارِمٌ لاَنَتْ بِهٖ یَمِیْنِیْ ﴾

میری تلوار نے آخری دم تک میرا ساتھ نہ چھوڑا۔

یہ مائیں تھیں اور یہ اولاد تھیں ہم ایسی مائیں ڈھونڈتے پھر رہے ہیں یہ وہ مائیں نہیں ہوتیں جن کے کان گانوں کے عادی ہوں۔اور وہ بے پردہ ہو کر بازاروں میں پھریں۔

یہ وہ مائیں ہوتی ہیں جو حیا کا پیکر بنتی ہیں اور فاطمۃ الزہراء کی بیٹیاں بنتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں زندگی بسر کرتی ہیں۔یہ زندگی گھر بیٹھے ملتی تو ہم گھر نہ چھوڑتے یہ زندگی باہر پھر کر ملتی ہے اللہ کے محبوب کے طریقوں میں ملتی ہے۔

جو اتنا بڑا احسان کر گئے ہم پر میری بہنو اگر اللہ کا نبی رو رو رو کر اگر راستہ نہ

Marfat.com

کھلواتا ہمارے لیے تو ہم دنیا ہی میں برباد ہو گئے ہوتے لوگ ہر سال حج کے لیے جاتے ہیں میں کئی سال سے حج کے لیے جا رہا ہوں ہر سال یہ خواہش ہوتی ہے کہ لمبی دعا کرنی ہے جو زندگی میں سب سے لمبی دعاء کر پایا ہوں وہ چالیس منٹ کی دعا تھی۔

میدان عرفات کی دعا

اور ہم خیمے میں بیٹھے ہوتے ہیں ٹھنڈا پانی بھی پاس ہوتا ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں اپریل کے مہینے میں سیدھی پڑتی ہوئی دھوپ میں اونٹنی پہ بیٹھ کر جو بے آرام سواری ہے پانچ گھنٹے مسلسل دعا کی ہے امت کے لیے اور ہاتھوں کو حتی المقدور بلند کر کے۔

اور پھر ہوا میں مزید ہاتھ بلند کر لیتے کہبغلوں کی سفیدی نظر آتی اور جب اونٹنی حرکت کرتی تو کبھی ایک ہاتھ سے اونٹنی کو سیدھا کرتے اور ایک ہاتھ دعاء کے لیے بلند ہے جب اونٹنی تھم جاتی تو پھر دونوں ہاتھ دعا میں مصروف ہو جاتے اور کبھی ایسے اپنے دونوں ہاتھ سینے پہ رکھ کر جیسے کوئی فقیر مانگتا ہے یا اللہ یا اللہ یا اللہ میری امت میری امت میری امت میری اولاد نہیں کہا حالانکہ اولاد کی آزمائش کی خبر سن لی تھی پھر بھی دعاء نہیں کی اولاد کے لیے آپؐ تشریف فرما ہیں حضرت حسینؓ کو گود میں لیا ہوا ہے اور زار و قطار رو رہے ہیں حضرت ام سلمہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ خیر تو ہے فرمایا مجھے جبرائیل آ کر بتا کر گیا ہے کہ تیری امت تیرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی اور اُس میدان کی مٹی بھی دکھا کر گیا ہے جس مٹی میں حسینؓ کا خون بہایا جائے گا۔ حسینؓ کے لیے دعاء نہیں کی کہ یا اللہ اس کی آزمائش کو ٹال دے اور اس کی نسل کو بچا لے۔ اپنے گھر کے سولہ افراد ایسے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گئے جب عورتوں کو ابن زیاد کا لشکر لے کر چلنے لگا تو صرف حضرت حسینؓ کا ہی سر نہیں کاٹا گیا بلکہ بہتر کے سر کٹ گئے تھے ان میں سے سولہ تو حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی اولاد میں سے تھے اور پانچ افراد حضرت علیؓ کے دوسرے بیٹے عباس تھے عثمان تھے عبداللہ تھے محمد تھے اور جعفر

تھے وہ عباس جن کو عباس علمدار کہتے ہیں یہ پانچ بھائی حضرت حسینؓ کے اور ماؤں سے تھے کتنے ہو گئے اکیس بہتر میں سے آخری سر جو کٹا وہ چھوٹا سا بچہ عبداللہ تھا اس کا سر بھی کاٹ دیا اور جب وہ قافلہ چلا اور حضرت زینب کی نظر پڑی اور دیکھا کہ سب کے سر کٹے ہوئے ہیں تو بولیں۔

يَا مُحَمَّدَا يَامُحَمَّدَا.
يَا مُحَمَّدا صَلّٰى عَلَيْكَ الِالٰهُ.
وَمَلَكُ السَّمَاءَ.
هَذَا حُسَيْنٌ بِالْعَرَاءِ.
مُذَمِّلٌ بِالدِّمَاءِ
مُقَطَّعُ لِلَاعْضَاءُ
يَا مُحَمَّدَا يَا مُحَمَّدَا
بَنَاتُكَ صَبَايَهُ
وَذُرِّيَّتُكَ مُقَتَّلَهُ
تَصْفِيْ عَلَيْهَا الرِّيَاحَهُ

یہ وہ نوحہ تھا کہ ابھی جنہوں نے ان مقدس ہستیوں کے سر کاٹے تھے وہ بھی سارے زاروقطار رونے لگے۔

عَكَّتْ كُلُّ عَدُوٍّ وَّصَدِيْقٍ.

یہ وہ نوحہ ہے کہ میں اپنے اندر طاقت نہیں رکھتا ان کا ترجمہ کرنے کی یہ الفاظ اتنے دردناک ہیں کہ عربی سمجھنے والا ہی ان کا ادراک کر سکتا ہے۔ اپنی اولاد کے لیے قربانی کا فیصلہ قبول کیا اور اپنی امت کے لیے ہاتھ اُٹھائے یا اللہ میری امت یا اللہ میری امت یہی کہتے کہتے دنیا سے جانے کا وقت آ گیا نبی کا آخری وقت ربیع الاول آ گیا حضرت جبرائیل آئے اور ساتھ ایک اور فرشتہ جو کبھی نہ اس سے پہلے آیا اور نہ بعد میں آئے گا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملک الموت باہر کھڑا ہے اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے آپؐ نے فرمایا اندر آ جائے وہ اندر آیا اور بولا یارسول اللہؐ جب سے موت کا کام میرے ذمے لگا ہے

یہ پہلا موقع ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا اجازت لے کے اندر جانا اور پوچھ لینا آنا چاہیں تو لے آنا اور رہنا چاہیں تو چھوڑ آنا۔

آپ ؐ نے جبرائیل کو دیکھا اور کہا جبرائیل کیا کہتے ہو وہ بولا یا رسول اللہ بھی آپ سے ملاقات کا شوق رکھتے ہیں فرمایا اچھا نہیں میں ایسے نہیں جاؤں گا پہلے اپنی امت کا کام کرواؤں گا جاؤ جبرائیل جاؤ اور اللہ سے پوچھ کر آؤ کہ میرے بعد میری اُمت کے ساتھ کیا کرے گا میں پھر بتاؤں گا کہ مجھے جانا ہے کہ رہنا ہے۔ ملک الموت کھڑا ہے جبرائیل گئے اور اللہ سے جواب لے کر واپس آئے کہ آپ کی اُمت کو اکیلا نہیں چھوڑے گا فرمایا۔ اَلْاٰنَ قَرَّتْ عَیْنِیْ اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں۔ میرے رب کی قسم اگر یہ مسئلہ اُس وقت حل نہ ہوا ہوتا تو اِس وقت جتنے زنا کے اڈے چلانے والے ہیں وہ سارے سور بن چکے ہوتے اور سود خور بندر بن چکے ہوتے میں اور آپ انسان نہ ہوتے جانور بن کر کب کے زیر زمین چلے گئے ہوتے۔

اسی نبی ؐ کے آنسوؤں کی قدر کرو۔

حضرت علیؓ غسل دے رہے تھے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے جانے سے وہ سلسلہ وحی کا ختم ہوا ہے جو کسی نبی کے جانے سے ختم نہیں ہوا اگر آپ نے ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا تو آج ہم دنیا کو رو کر دکھاتے کہ غم کیا ہوتا ہے اور غم کا رونا کیا ہوتا ہے۔

حضرت عمرؓ مسجد نبوی میں تلوار لے کر کھڑے ہو گئے خبردار جس نے کہا کہ اللہ کے نبی فوت ہو گئے ہیں اس کی گردن اُڑا دوں گا۔ وہ کوئی نہیں فوت ہوئے حضرت عیسیٰؑ کی طرح اللہ کے پاس گئے ہیں واپس آئیں گے کفر کو مٹائیں گے منافقوں کو مٹائیں گے ابو بکر صدیقؓ بھاگے ہوئے آئے اور گھوڑے سے چھلانگ لگائی آپ کے چہرہ انور سے چادر ہٹائی اور ماتھے کو چوما اور کہا۔ وَاهُ سَیِّدِیْ وَاهُ خَلِیْلاَ آہ پھر روئے اور کہا واہ نبیاً ہائے میرا خلیل جدا ہو گیا ہائے میرا نبی جدا ہو گیا۔ اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ آپ پر دو موتیں کبھی نہیں جمع کرے گا پھر آپ مسجد کے اندر تشریف لائے اور عمر سے کہا بیٹھ جاؤ حضرت عمر نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا نہیں پھر حضرت ابو بکر ممبر پہ تشریف لائے اور خطبہ

Marfat.com

دیااور کہا۔ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَّا یَزَالُ ۔اے لوگو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اللہ کے پاس چلے گئے جو ان کی عبادت کرتا تھا وہ سُن لے وہ فوت ہو گئے اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ اللہ زندہ ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا پھر یہ آیت تلاوۃ فرمائی۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ (سورہ ال عمران آیت:۱۴۴) حضرت عمر فرماتے ہیں مجھے یوں لگا کہ جیسے یہ آیت ابھی اُتری ہے اور وہیں کھڑے کھڑے زمین پر گر گئے اتنے میں ظہر کی نماز کا وقت ہوا بلالؓ کھڑے ہوئے اذان دینے لگے جب اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً اپر پہنچے تو آواز بند ہو گئی اور اذان کے درمیان ہی روتے روتے ان کی چیخ و پکار نکلنے لگی اور مدینے کی عورتوں میں ایک کہرام مچ گیا۔ اور حضرت بلال چبوترے سے اُترے اور بولے آج کے بعد میں کبھی اذان نہیں کہہ سکوں گا اور وہ نبیؐ نصیحتیں کرتے کرتے۔ اس دنیا سے چلا گیا وہ تھکا ہوا مسافر منزل پر جاتے ہوئے بھی امت کو یاد کرتا ہوا چلا گیا مرنے کے بعد بھی ایک نظام بناتا ہوا چلا گیا۔

امام عتبیؒ کا خواب

عتبیؒ بڑے محدثین میں سے ہیں امام نوویؒ بڑے محدثین میں سے ہیں ابن کثیرؒ مفسرین میں بھی ہیں محدثین میں بھی ہیں کیا نقل کرتے ہیں کہ عتبیؒ قبر مبارک پہ بیٹھے ہوئے سلام پڑھ رہے تھے اور ایک بدو آیا اور آکر کہنے لگا اسلام علیکم یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یارسول اللہ آپ کے رب نے کہا ہے۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُو اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُ اللّٰہَ تَوَّابًا الرَّحِیْمًا (سورۃ نساء آیت:۶۴) یارسول آپ کے رب نے کہا ہے کہ اگر یہ اپنی جان پر ظلم کر بیٹھیں اور پھر معافی مانگیں اور تو بھی ان کے لیے معافی مانگے تو اللہ معاف کر دے گا میں اپنے گناہوں کا بوجھ لیکر آیا ہوں اور آپ کو اپنا سفارشی بنانے آیا ہوں اُس بدو نے دو شعر پڑھے وہ دونوں شعر آج بھی روضہ اقدس پہ لکھے ہوئے ہیں جب ہم جالیوں کے سامنے کھڑے ہو کر سلام پڑھتے

Marfat.com

ہیں وہ سامنے ستونوں پر لکھے ہوئے ہیں۔

یَا خَیرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی الْبَقَاءِ اَعْظَمُہٗ
تَطَابَ من طِیبھن الْقَاءَ وَالْاکَمْ

اے وہ بابرکت ذات کہ جس کے زمین کے اندر جانے سے وادیاں بھی بابرکت ہوگئیں زمین بھی بابرکت ہوگئیں اور پہاڑ بھی بابرکت ہوگئے۔

نَفْسُ الْضَداءُ لَقَبْرٍ لساکنہ
فِتیہِ السَّخَاءُ وَفِیْہِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمُ

میں قربان اس قبر پر جس میں آپ آرام فرمارہے ہیں۔اسی میں سخاوت اسی میں عزتیں اور اسی میں بلندیاں اور پاک دامنیاں سب پڑی ہوئی ہیں یہ دو شعر تو وہ ہیں جو روضہ اقدس پر لکھے ہوئے ہیں اسی بدو کے دو شعر اور بھی ہیں جو وہاں نہیں لکھے ہوئے۔

اَنْتَ الشَّفِیْعُ الَّذِیْ تُرْجیٰ شَفَاعَتُہٗ
عَلَی الصِّرَاطِ اِذَا مَا ضَلَّتِ الْقَدَمُ

جس دن پل صراط پر میرے قدم ڈگمگا رہے ہونگے اس دن تو ہی ہوگا ہماری سفارش کرنے والا۔

جب اُمت محمد یہ پل صراط پر سے گزرے گی تو ہمارا نبی ہاتھ اُٹھا کر کہے گا یَارَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ اے اللہ میری اُمت پار لگادے اے اللہ میری اُمت پار لگادے۔

وَصَاحِبَاکَ لاَ اَنْسَاھُمَا اَبَدًا
مِنِّیَ السَّلاَمُ عَلَیْھِمْ مَاجَرَ الْقَلَمُ

اور میں ابوبکر وعمر کو بھی نہیں بھول سکتا ان پر بھی میرا اسلام ہو اور جب تک قلمکار کا قلم چلتا رہے گا میرا اسلام آپؐ پر ہوتا رہے۔

وہ بدو کچھ ایسے انداز سے شعر کہہ گیا کہ آج تک روضہ اقدس پر لکھے ہوئے ہیں اور میں چودہ سو سال بعد آپ کو سنا رہا ہوں تو حضرت عتبیؒ فرماتے ہیں کہ بدو تو اُٹھ کر چلا گیا اور مجھے نیند آ گئی خواب میں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی فرمایا۔

Marfat.com

بھاگ بھاگ اُس بدو کو پکڑ او راس کو سنا کہ اللہ نے تجھے معاف کر دیا۔ جانے کے بعد بھی ایک نظام بنا کر گئے ہیں۔ پر کوئی شرم کی آنکھ رکھتا کوئی تو اپنا دل زندہ رکھتا۔ اور یہ تو دنیا ہے آگے دیکھ آگے جب دوزخ آئے گی اور آکر چنگھاڑے گی بڑے بڑے انسان زمین پر گر جائیں گے۔

میدان محشر کی پکار

حضرت نوحؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت ادریسؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت ابراہیمؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت یوسفؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت اسحٰقؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت یعقوبؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت یحییٰؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت زکریاؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت یونسؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت داؤدؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت سلیمانؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت یوشعؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت ایوبؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت صالحؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت ہودؑ.. کہیں گے نفسی نفسی
حضرت عیسیٰؑ کہیں گے نفسی نفسی
حضرت موسیٰؑ کہیں گے نفسی نفسی

تو اس وقت اولادیں کہاں یادرہیں گیں والدین کہاں یاد رہیں گے بیویاں کہاں یادرہیں گیں۔

لیکن میں آپ کو ایک ہستی کا پتہ بتاتا ہوں جو سب سے الگ ہوگا اُس کی جھولی پھیلی ہوگی اور کہہ رہا ہوگا۔ یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ

مائیں کہہ رہی ہونگیں میری جان بچا

نبی کہہ رہے ہونگے میری جان بچا

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے ہونگے یا اللہ میری امت بچالے یا اللہ میری اُمت بچالے جو نہ زندگی میں بھولا نہ موت پہ بھولا اور نہ قبر میں بھولا اور نہ حشر میں بھولا۔

وفا کے قابل کون؟

وہی رہ گیا ہے بے وفائی کرنے کے لیے کوئی اور نہیں ملا تمہیں بے وفائی کرنے کے لیے کوئی اور نہیں ملا تمہیں ناراض کرنے کے لیے اُسی کو ناراض کرنا تھا اُسی سے بغاوت کرنا تھی اس لیے میرے بھائیو اور بہنو توبہ کرو اللہ کے دربار میں۔ میں تو مختصر کرنا چاہتا تھا بات لمبی ہوگئی وجہ یہ تھی کہ اتنے بڑے بڑے مجمعے کہاں ملتے ہیں بات کرنے کے لیے۔

احباب جمع ہیں میر حالِ دل کہہ لے

پھر التفاتِ دل دوستاں رہے نہ رہے

کون سنتا ہے ہماری کب سنتا ہے ہماری لوگ سمجھتے ہیں پاگل ہیں بستر اُٹھا کے گھر چھوڑ کے پھرتے ہیں حقوق ادا نہیں کرتے۔

اللہ نے ہمیں اتنا دیوانہ نہیں بنایا کہ ہم گھروں سے بیزار ہو کر نکل جائیں میرے بھائیو اور بہنو آخرت کی آنے والی گھاٹی اتنی خوفناک ہے کہ جو واقعی دیوانہ بنادیتی ہے اور دنیا سے غافل کردیتی ہے موت کا ایک جھٹکا سارے عیش بھلادیتا ہے اور موت کا خوبصورتی سے آنا سارے غم بھلادیتا ہے قبر کا جنت کا باغ بن جانا ساری دنیا کے غم بھلادیتا ہے۔

کل قیامت کو اللہ کا نبی کہے گا۔ آجاؤ چودھویں صدی میں حیا کو زندہ کرنی والی

Marfat.com

پردے کو زندہ کرنے والی میری بیٹیو آجاؤ میں تمہاری حیاء کو سلام کرتا ہوں میرے ہاتھوں سے حوض کوثر کا پیالا پیئو۔

جب میری بیٹیوں کو مغرب کی تہذیب نے ننگا کر دیا تھا اور وہ سربازار زینت بن گئی تھیں اور بن ٹھن کے آنا اپنی عزت سمجھتی تھیں تم نے اس وقت پردہ کو سلامت رکھا حیاء کو سلامت رکھا آؤ آج میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ تم بھی کھڑی ہو جاؤ۔ اور حوض کوثر کا پانی میرے ہاتھوں سے پیو ہائے وہ کیا دن ہوگا۔ کہ اللہ کا نبی چودھویں صدی کی بیٹیوں کو سینے لگا رہا ہوگا وہ کیا دن ہوگا کہ چودھویں صدی میں دین کا علم اٹھانے والے نوجوان کو اللہ کا نبی سینے سے لگا رہا ہوگا۔ اور کوثر کا پانی پلا رہا ہوگا۔

رُخ بدلو کانٹا تبدیل کرلو

میرے بھائیو اور بہنو شوق بدلو ذوق بدلو یہ بھی کوئی شوق ہے کہ یہ مل جائے وہ مل جائے۔ آخر تو چھوڑ کر جانا ہے آخر تو جنازہ اُٹھتا ہے آخر تو قبریں مٹ جائیں گی سگی اولادیں بھول جاتی ہیں کہ اماں کی قبر کہاں ہے اس لیے میرے بھائیو اور بہنو تو بہ کرو اپنی زندگی کو اللہ کے رسولؐ کی غلامی میں لاؤ اور اپنے مردوں کو تبلیغ میں بھیجو اپنے بیٹوں کو بھیجو چار ماہ کے لیے بھیجو چالیس دن کے لیے بھیجو اپنے بھائیوں کو بھیجو مستورات کی بھی جماعتیں نکلتی ہیں۔ میں ابھی اپنی بیوی کے ساتھ پندرہ دن مردان کے علاقے میں لگا کر آیا ہوں ہم آٹھ مرد اور آٹھ عورتوں کی جماعت تھی مردان میں ہم نے آٹھ دن کام کیا تو خواتین اپنے محرموں کے ساتھ تین دن کے لیے نکلیں نماز کو زندہ کریں۔ ذکر و تلاوت کو زندہ کریں بیوی خاوند کا حق ادا کرے اور خاوند بیویوں کا حق ادا کریں والدین اولاد کی تعلیم و تربیت کریں۔ اولاد والدین کی اطاعت کریں۔ اپنی اولاد کو حلال کھلائیں کبھی حرام نہ کھلائیں اپنی زندگی سے خلافِ شریعت طریقوں کو نکالو اپنی اولاد کے لیے وقت نکالو۔ پردے میں رہو پردہ دار بن کر رہو اللہ تعالیٰ نے ایک آیت آج کی عورت کے لیے سنبھال کر رکھی ہے۔

Marfat.com

ایک حیاوالی عورت کا ذکر

اگر باہر نکلنا ہوتو ایسے نکلو پردے میں جیسے حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی نکلتی تھی۔
﴿فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ﴾ سورۃ قصص آیت:۲۵
ایک بیٹی آئی اور موسیٰؑ کو بلایا کہ میری ابا آپ کو بلاتے ہیں وہ لڑکی ایسی باحیا تھی اور ایسی حیاوالی تھی اللہ کو اتنی پسند آئی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کا حصہ بنادیا۔

یہاں لفظ علیٰ ایک سواری کے معنی مٰیں ہے کیا مطلب۔ اگر کوئی دیکھنا چاہے کہ حیاء کیا ہوتی ہے تو اس بیٹی کو دیکھ لے کہ یہ حیاوالی بیٹی ہے۔ اس لڑکی کی چال دیکھ لو حیا کا مفہوم سمجھ آجائے گا۔ تو بہر حال اگر باہر نکلو تو حیاوالی بن کر نکلو پردوں میں نکلو جنت میں سارے پردے اللہ تعالیٰ اُٹھادے گا۔

ایک جنتی عورت جنت کی حور سے ستر ہزار گنا زیادہ اللہ اس کو خوبصورتی عطا فرمادے گا اُمّ سلمہ نے پوچھ کر مسئلہ آپ کے لیے واضح کردیا کہ یارسول اللہؐ جنت کی حور افضل ہے یا دنیا کی عورت افضل ہے؟

جنت کی حور مشک سے بنی عنبر زعفران کافور سے بنی اور دنیا کی عورت آگ پانی مٹی اور ہوا سے بنی۔ حضورؐ نے فرمایا اُمّ سلمہ دنیا کی عورت جنت کی حور سے افضل ہے انہوں نے پوچھا کس وجہ سے آپؐ نے فرمایا بِصَلَاتِهِنَّ اپنی نماز کی وجہ سے وَصِیَامِهِنَّ روزے کی وجہ سے اور عبادت کی وجہ اللہ کی اطاعت کی وجہ سے اللہ اُن کے چہروں کا نور اپنے نور میں سے ڈال دے گا۔ جب اللہ اپنے نور سے حصہ دے دے گا تو پھر جنت کی حور کی کیا حیثیت رہ جائے گی اس عورت کے سامنے جنت کی حور تو خادمہ بن جائے گی ان کے حسن و جمال کے سامنے وَاَجْسَادِهِنَّ الْحَرِیْرِ ریشم پہنادے گا ہاتھوں میں کنگن پہنادے گا اور سونے کی کنگھیاں اور سر کے بال سر کی چوٹی سے لیکر پاؤں کی ایڑھی تک اُٹھانے کے لیے جنت کی حوریں چلیں گی۔ اور ان کا جولہنگا ہے غرارہ تین میل کے دائرے میں گھومے گا

Marfat.com

میں بڑی طویل مدت سوچتا رہا کہ تین میل کے دائرے میں گھومنے والے لباس کو یہ اٹھائیں گیں کیسے؟ تو بڑی دیر کے بعد مجھے یہ بات سمجھ آئی کہ جنت کا لباس اور لہنگا دھاگے سے نہیں بنا ہوگا بلکہ نور سے بنا ہوگا اور نور کا وزن نہیں ہوتا لہٰذا سو سو جوڑے ہونگے ہر جوڑے کے رنگ الگ ہونگے ہر جوڑے کی مناسبت سے چہرے کا حسن و جمال جو ہے اس کی لہریں آئیں گیں اور اللہ تعالیٰ وہ حسن و جمال بخشے گا کہ چالیس چالیس سال میاں بیوی ایک دوسرے کو دیکھتے رہیں گے دیکھنے کا شوق پورا نہیں ہوگا۔ گذشتہ زندگی سے سارے توبہ کرو اور اس زندگی کو اپنانے کی نیت کرو یا اللہ میری توبہ یا اللہ ہمیں معاف کردے مرد بھی کہیں اور عورتیں بھی کہیں اب بولو کون کون مرد تیار ہے چار ماہ کے لیے چلے کے لیے اور کون کون عورت تین دن کے لیے تیار ہے محرموں کے ساتھ یہ باتیں سیکھنے کے لیے نکلا جاتا ہے گھر بیٹھے سیکھا نہیں جا سکتا مجھے پتہ چلا ہے دس ہزار عورتیں ہیں تو ہزار جماعتیں تو نکلیں سہ روزہ کی۔ میری ساری باتوں کا خلاصہ دو باتیں ہیں۔ ہم آج اپنی زندگی کی راہ بدل رہے ہیں ہم نے آج تک کبھی نہیں سوچا کہ یہ کام جو میں کر رہا ہوں اس میں میرے اللہ کی مرضی کیا ہے اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کیا ہے یہ ہم نے نہ کبھی سنا نہ پوچھا نہ سمجھا نہ سوچا تو ہم یہ گزارش کرتے ہیں مردوں سے اور عورتوں سے کہ تبلیغ میں نکلو۔ یہ کوئی جماعت نہیں ہے کہ جس کی آپ کو ممبر شپ لینی ہے اور پھر ہمیں آپ سے ووٹ لینا ہے نہیں صرف یہ چاہت ہے ہماری کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی غلامی میں آ جائیں ہم بھی ہمارے مرد بھی ہماری عورتیں بھی ہمارے بچے بھی بچیاں بھی۔

اطاعت والی زندگی

زندگی میں ہر کام سیکھنا پڑتا ہے بچی کو روٹی پکانی سکھانی پڑتی ہے کپڑے کی سلائی سکھانی پڑتی ہے اسی طرح اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی بھی سیکھنی پڑتی ہے اس کے لیے وقت دینا بہت ضروری ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ ہمارا نبی آخری نبی ہے اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس لیے یہ کام میرے اور آپ کے ذمے ہے کہ اپنے نبی کے پیغام

Marfat.com

کو دنیا کے آخری کونے تک پہنچانا اس امت کو اللہ نے یہ شرف بخشا تھا کہ اس نے اسی سال کے اندر اندر دنیا کے آدھے سے زیادہ حصے میں دین اسلام پہنچا دیا تھا وہ جہاں تک جا سکتے تھے گھوڑوں پر خچروں پر گدھوں پر اونٹوں پر پیدل دنیا کے آخری کونے تک چلے گئے تھے جہاں تک وہ جا سکتے تھے۔ اور لوٹ کر ان کو گھر آنا بھی نصیب نہیں ہوا کتنے نوجوان مرد اور بوڑھے تھے جو پیغام محمدی لے کر نکلے اور دنیا کونے کونے میں ان کی قبریں بنیں تو ہمارا نبی آخری نبی ہے اس کے پیغام کو دنیا میں پہنچانا ہمارے ذمے تھا لیکن ہم یہ ذمہ داری بھی بھولے اس لیے پہلے اپنوں کو یاد دلا رہے ہیں احساس بیدار کر رہے ہیں یہ ساری بات کا خلاصہ ہے۔ جاتے ہوئے میری فریاد سنتے جائیں۔

آج تک جو بہنیں پردے سے غافل تھیں آج سے وہ توبہ کر کے پردے کا اہتمام فرمایا کریں کوئی نوجوان لڑکا یا لڑکی آج کے بعد بے نمازی نہ رہے اپنے گھروں کو مصلّے بنالو اور اپنے گھروں کو مسجد بنالیں اپنے گھر میں وقت نکال کر حضور ؐ کی سیرت پڑھیں اور اعمال کی قیمت پڑھیں نماز پر کیا ملتا ہے ذکر و تلاوت پر کیا ملتا ہے فضائل کی کتابوں کو پڑھا جائے صحابہ کی زندگی کو پڑھا جائے۔

بُرے اخلاق کا انجام

آپ اپنے بچوں کو اخلاق حسنہ سے مزین کریں ایک بات تو یہ ہے کہ بیٹی نے پرائے گھر جانا ہوتا ہے اور بیٹے کے گھر پرائی بیٹی نے آنا ہوتا ہے۔ اپنے بچوں کو اخلاق حسنہ سکھائیں ان کو معاف کرنا سکھائیں۔ لوگ بڑے ارمانوں سے بچی کو پالتے ہیں اپنے ہاتھوں سے ڈولی میں بٹھاتے ہیں اور کندھوں پہ اُٹھا کر سسرال کے گھر چھوڑ کر آتے ہیں اخلاق کے نہ سیکھنے کی وجہ سے گھروں میں آگ لگ جاتی ہے جاتے ہی لڑکیاں کہتی ہیں کہ تو والدین سے الگ ہو جا تو میرا اور میں تیری اب تیرا اماں باپ سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ اور بعض ایسے نادان ہوتے ہیں کہ جن ماں باپ نے پالا لڑکی کو بیس برس گھر میں پروان چڑھایا اور زندگی کی ہر نعمت اور سہولت فراہم کی اس لڑکی پر پابندی لگا دیتے ہیں کہ تو اب اپنے میکے

جا ہی نہیں سکتی دونوں طرف سے ظلم ہو رہے ہیں چونکہ ہم نے نہ حدود کو سیکھا ہے اور ہی اس کی تعلیم حاصل کی ہے بیوی کی کیا حد ہے خاوند کی کیا حد ہے ساس کی کیا حدود بنتی ہے سسر کے کیا حق ہیں یہ چونکہ سیکھا نہیں ہے اس لیے زندگیاں شادی کے بعد مزید پریشان ہو جاتی ہیں سامنے سڑک پر ایک ہزار گاڑیاں گزر رہی ہیں لیکن اپنی اپنی لائن میں جا رہی ہوں تو ٹریفک بلاک نہیں ہوگی لیکن اگر دس گاڑیاں ہوں اور آپس میں ایک دوسری سے پھنس جائیں تو ساری ٹریفک بلاک ہو جائے گی۔ خاوند اپنی حد میں ہے بیوی اپنی حد میں ہو ساس اپنی حد میں سسر اپنی حد میں ہو تو کوئی لڑائی نہیں ہوگی۔ اور یہاں پلی پوسی لڑکی آتی ہے تو اُسے پورے گھر کی خدمت پر لگا دیا جاتا ہے حالانکہ اس کے ذمے شرعاً صرف خاوند کی خدمت کرنا ہے اگر خاوند کے والدین کی وہ خدمت کرتی ہے تو یہ اس کا احسان ہے اس کے ذمے فرض کوئی نہیں لیکن اسی پر ہی اس کو ذلیل و خوار کیا جا رہا ہوتا ہے تو میری ماں کی خدمت نہیں کرتی میرے باپ کی خدمت نہیں کرتی تو میری بہن کا ساتھ نہیں دیتی تو میری چاچی کا ساتھ نہیں دیتی۔ چونکہ ہم نے نہ بچوں کو دین سکھایا نہ بچیوں کو دین سکھایا تو ایسی بے اعتدالی ہے کہ شادی کے بعد غم اور بڑھ جاتے ہیں پریشانیاں اور بڑھ جاتی ہیں اس لیے میں کہتا ہوں کہ بچوں کو اور بچیوں کو اسلامی اخلاق ضرور سکھائیں بیٹیوں کو چپ رہنا اور معاف کرنا سکھائیں اور بیٹوں کو اعلیٰ ظرفی عالی ظرفی اور حوصلہ مند بنائیں اور اخلاق حسنہ سکھائیں۔ شادی کا یہ مطلب نہیں کہ وہ حکمران بن گیا ہے بادشاہ بن گیا ہے اب بچی کو والدین سے بھی نہ ملنے دے اور رخصتی کا یہ مطلب نہیں کہ لڑکی نے خاوند خرید لیا ہے اب وہ اُسے والدین کی خدمت بھی نہ کرنے دے۔ یہ ساری چیزیں سیکھنے سے آئیں گیں۔ نہ کیا کیا سنائیں اور کیا کیا سنیں گے کس کس کو روئیں اور کہاں اتنے آنسو لائیں کہاں کہاں کتنے زخم ہیں کہ مرہم ہی ختم ہوگئی اور پٹیاں ہی ختم ہوگئیں۔

تن ہمہ داغ داغ شد
پنبہ کجا کجا بنہم

ہم نے ہم نے حضرت محمدؐ کی زندگی کو سیکھا ہوا نہیں ہے اس لیے یہ ساری پریشانیاں ہیں لوگ کہتے ہیں سارا جہیز تیار کر لیا اپنی بچی کے لیے ہر نعمت اکٹھی کر لی میں

Marfat.com

پوچھتا ہوں اس کو حضرت محمدؐ کے سکھائے ہوئے اخلاق بھی سکھا دیئے۔ اگر وہ نہیں سکھائے تو کچھ بھی نہیں سکھایا آپ نے یوں سمجھو کہ خالی ہاتھ آپ نے بچی رخصت کر دی ہے۔ کوئی کہتا ہے میرا بیٹا ڈاکٹر بن گیا انجینئر بن گیا اب میں شادی کرنے جا رہا ہوں اپنے بچے کی آپ نے بچے کو ڈاکٹر یا انجینئر یا تاجر تو بنا لیا اس بچے کو انسان بھی بنایا کہ نہیں بتا کہ کسی نے اپنے جگر کا ٹکڑا اس کے حوالے کیا ہے اس سے انسان بن کر چل سکے گا کہ نہیں چل سکے گا۔ اگر یہ نہیں سکھایا گیا تو شادیاں نوحوں میں بدل جاتی ہیں اس لیے عورتوں کا کام بڑا مشکل ہے شریعت نے جو یہ کہا ہے عورت کو گھر بیٹھ فارغ نہیں بٹھایا کام لیا ہے کہ ان بچوں اور بچیوں کو اخلاق سکھاؤ انہیں معاف کرنا سکھاؤ انہیں درگزر کرنا سکھاؤ انہیں چھوٹا بننا سکھاؤ۔ جو چھوٹا بنتا ہے اللہ اسے بڑا بنا دیتا ہے انہیں عیب چھپانا سکھاؤ۔ اِدھر کی سُن کر اُدھر کرتے ہیں اُدھر کی ادھر اور پھر دونوں کو لڑا کر تماشا دیکھتے ہیں اللہ کے نبیؐ فرماتے ہیں کہ آٹھ قسم کے آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ نفرت سے دیکھتا ہے جیسے آپ پاخانے کو دیکھتے ہیں۔ اَلْبَـاغُـوْنَ الْبُـرَاءَ الـدَّھْـوَۃَ بے قصوروں کو لڑوا کر تماشا دیکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس طرح دیکھتا ہے جیسے پاخانے کو دیکھا جاتا ہے نفرت کے ساتھ نہ ان کی نمازیں کام آتی ہیں نہ ان کے روزے کام آتے ہیں اور نہ ہی ان کی تسبیح کام آتی ہے تو بچیوں اور بچوں کو پگڑی سنبھالنا سکھاؤ پگڑی اُچھالنا نہ سکھاؤ۔ جس نے اپنی بیٹی یا بیٹے کو اسلامی اخلاق سکھا دیئے وہ کانوں میں روئی رکھ کر سو جائے اب زندگی ساری سکون سے گزر جائے گی۔ اخلاق اچھے ہوں تو کچے گھر میں بھی زندگی اچھی گزر جاتی ہے فقر میں بھی زندگی سکون کی گزرتی ہے اندھیرے گھر میں بھی ایسا سکون ہوتا ہے جیسے چودھویں کا چاند چمک رہا ہو اور جس کے اخلاق اچھے نہ ہوں بگڑے ہوں تو چمکتی چھتوں کے نیچے جھلملاتے قمقموں کے نیچے پھسلتے ہوئے سنگِ مرمر کے فرش کے اُوپر ریشم کے بستروں کے اوپر بھی سینوں میں آگ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ زندگی اخلاق کا نام ہے زیور کا نام نہیں۔ زندگی اخلاق کا نام ہے بڑے گھر کا نام نہیں۔ زندگی اخلاق کا نام ہے بڑی گاڑی کا نام نہیں۔ زندگی اخلاق کا نام ہے جہیز کا نام نہیں۔

میری بہنو بڑی لعنت ہے یہ جہیز بڑی لعنت ہے۔ میں نے اپنے کانوں سے سنا ایک کہہ رہی تھی ہمارا بھائی تو اب انگلینڈ پہنچ گیا ہے اب ہم لڑکی والوں سے پہلے یہ پوچھیں

Marfat.com

گے کہ دو گے کیا؟ ہائے ہائے ارے ظالم اس نے اپنے جگر کا ٹکڑا کاٹ کے تجھے دے دیا اب تو سونا چاندی مانگتا ہے مر جا ڈوب کر کسی پیالے میں یا کسی گندے نالے میں۔ جو کسی کو بیٹی دے رہا ہے اب اس کے پاس رہ ہی کیا گیا ہے۔ لڑائیاں نہیں ہو رہیں اکثر گھروں میں کیا لائی ہو۔ کی لے کے آندا ای۔ کی لیا ندا ای۔ لعنت ہے ایسے انسانوں پر اگر اللہ نے زمین کو روکا نہ ہوتا تو ایسے انسان زمین کے اندر دھنس چکے ہوتے۔

ایک ہمارے خاندان کی بزرگ بتا رہی تھی کہ میرے بھتیجے کا رشتہ ہو گیا ہے میں نے پوچھا ماسی اخلاق بھی سکھائے ہیں اس کو کہ نہیں اب میرا سوال کتنا واضح ہے۔ ماسی بولی پتر اُدھے چودہ مربے اور یک پیپر مل اے میں نے کہا ماسی بچے کے اخلاق کیسے ہیں اس نے پھر وہی جواب دیا پتر۔ اس کے چودہ مربے اور ایک یہ پیپر مل ہے میں نے سہ بارہ پوچھا تو اس نے پھر وہی جواب دیا۔ میں نے کہا ماسی میں نے فارسی تو نہیں بولی میں نے پنجابی بولی ہے تجھے ابھی بھی میرا سوال سمجھ نہیں آیا میں نے یہ پوچھا ہے کہ وہ انسان بھی ہے کہ نہیں اُسے انسانیت بھی سکھائی ہے کہ نہیں۔ اس کی شادی ہوئی اور ایک سال بعد طلاق ہو گئی وہ چودہ مربے بھی کام نہ آئے اور وہ پیپر مل بھی کام نہ آئی وہ بچی اُجڑ گئی اتنی حسین بچی تھی ہمارے خاندان کی اور حسین ہونے کے علاوہ وہ بچی اتنی شریف کہ جیسے کہتے ہیں ناں کہ اس کے تو منہ میں زبان ہی نہیں ایسی شریف بچی تھی۔ یہ ہمارا درد ہے یہ ہماری داستان غم ہے ہم اسے مٹانا چاہتے ہیں لیکن راستہ کوئی نظر نہیں آتا تھا۔

سارے دُکھوں کا مداوا دامن آقاؐ سے وابستگی ہے

اللہ پاک نے ایک یہ راستہ دیا کہ پھرو اللہ کی راہ میں پھراؤ اللہ کی راہ میں اس سے ساری زندگی میں انقلاب آ جائے گا تو گھروں میں تعلیم ہو فضائل اعمال کی سیرت طیبہ کی اپنی اولاد کے لیے وقت نکالیں اپنی اولاد کو سمجھائیں لڑکوں کو سمجھائیں لڑکیوں کو سمجھائیں ان کو آخرت کی زندگی بتائیں مقصد زندگی بتائیں جنت اور دوزخ کا تذکرہ ہو روزانہ کچھ وقت اللہ کے ذکر کے لیے مخصوص کریں تلاوت کے لیے مخصوص کریں راتوں کو اٹھنے کی

Marfat.com

عادت ڈالیں جلدی سونے کی عادت ڈالیں جلدی سوئیں گیں تو جلدی آنکھ کھلے گی اور اگر دیر سے سونا ہے تو دو نفل پڑھ کر سو جاؤ تو زندگی میں ایک بہار آ جائے گی بغیر پیسے کے بھی زندگی میں ایک سکون ہوگا لذت ہوگی وقار ہوگا۔

دعاء

﴿ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَا فْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ رَبَّنَا آتِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰ خِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. ﴾

اے میرے مولا اے مردوں اور عورتوں کے رب تو دیکھ لے کہ کتنا بڑا مجمع تیرے دربار میں ہاتھ پھیلائے بیٹھا ہے تو دیکھ لے کہ ہمارا دین ٹوٹ چکا ہے اور اتنا ٹوٹ چکا ہے کہ جیسے بچہ اپنے کھلونے کا پرزہ پرزہ کر کے پھینک دیتا ہے پھر کوئی مستری بھی اسے جوڑ نہیں سکتا یا اللہ میرے مولیٰ ہمارا دین ٹوٹ گیا ہماری عبادات ٹوٹ گئیں ہماری معاشرت ٹوٹ گئی۔ ایمانیات ٹوٹ گئیں عقائد ٹوٹ گئے ہماری تجارتیں اور زراعتیں میرے مولا ہم تیرے بارگاہ میں ایسا برتن لائے ہیں جو ٹوٹ چکا ہے جو چورہ چورہ ہو چکا ہے جو پرزہ پرزہ ہو چکا ہے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے میرے مولیٰ ہمارا دین ہمیں دے دے ہم بڑے فقیر ہیں یا اللہ ہم نے تجارت کر کے دیکھ لیا ہم نے سکھ نہ پایا۔ ہم نے سونے چاندی میں اپنے آپ کو سی کر دیکھ لیا ہم نے سکھ نہ پایا ہم نے سونے چاندی میں اپنے آپ کو سی کر دیکھ لیا ہم نے سکھ نہ پایا بڑے بڑے منصبوں پر بیٹھ کر دیکھا ہمیں چین نہ آیا سنگ مرمر کے فرش بنا کے دیکھا پر ہمیں چین نہ آیا یا اللہ مخملوں کے بستر پہ سو کے دیکھا پر ہمیں چین نہ آیا بڑی بڑی وادیاں دیکھیں پر ہمیں سکون نہ ہوا بڑے بڑے دیس پھرے پر ہماری روح بھٹکتی رہی ہمارے سینوں کے داغ بڑھتے رہے ہماری آنکھوں میں دھواں بھرتا رہا اے میرے مولیٰ ہمارا دین ہمیں دے دے ہم بڑے زخمی ہیں ہم بڑے دکھی ہیں میرے مولیٰ پیسہ اور سونا چاندی ہمارے زخموں کا مرہم نہ بن سکا سونا چاندی ہمیں چین نہ دے سکا خوبصورت گھر

Marfat.com

ہمیں راحت کی نیند نہ دے سکے یا اللہ مال و دولت کے ڈھیر ہمارے اندر کے اندھیروں کو دور نہ کر سکے ملک ملک کی سیر ہمارے زخموں کی مرہم نہ بن سکی۔ اے میرے مولیٰ تو ہی ہمارے لیے آخری سہارا ہے تو ہی ہمارے درد کا درمان ہے تو ہی ہمارے زخموں کا مرہم ہے تو ہی ہماری بھٹکی روح کے لیے پناہ گاہ ہے ہمارے دل کے زخم تو ہی بھر سکتا ہے ہمارے اندر کے اندھیرے تو ہی دور کر سکتا ہے اے مولیٰ ہمارا دین ہمیں واپس کر دے یا اللہ تجھ سے دور ہو کر ہم نے بڑا دکھ پایا ہے تجھ سے بچھڑ کر ہم بے قرار ہو گئے ہیں بچہ ماں سے بچھڑ کر اتنا بے قرار نہیں ہوتا میرے مولیٰ جتنا تیرے بغیر ہم تڑپ رہے ہیں بھٹکا ہوا راہی اتنا نہیں تھکتا میرے مولیٰ جتنا تجھ سے جدا ہو کر ہم تھک چکے ہیں تیرے حبیبؐ کے دامن سے الگ ہو کر ہم بڑے تھک چکے ہیں میرے مولیٰ تجھے دھائی ہے تیری رحمتوں کی تجھے واسطہ ہے تیری کبریائی کا ہمارا دین ہمیں واپس کر دے ہمارا دین ہمیں واپس کر دے۔ ہمارا دین ہمیں واپس کر دے ہم تھک چکے ہیں مولیٰ ہم عاجز ہو چکے ہیں ہم برباد ہو چکے ہیں یا اللہ یہ سارا کچھ اسی لیے ہو رہا ہے ہم سے کہ ہمارا دین ہم سے چھن چکا ہے اے اللہ یہ ساری سزا ہمیں اس لیے مل رہی ہے کہ ہم دین سے دور ہو چکے ہیں ہمارے بچے معصوم اس لیے ٹکڑے ہو رہے ہیں کہ ہمارا دین ہم سے چلا گیا ہماری بیٹیوں کی عزتیں اس لیے نیلام ہو رہی ہیں کہ ہمارا دین ہم سے چھن گیا ہماری بوڑھی ماؤں کے لاشے سڑکوں پر بے گور و کفن پڑے ہوئے ہیں سڑکوں پر اور ہمارے بوڑھے بزرگوں کے لاشے بے گور و کفن اس لیے پڑے ہوئے ہیں کہ ہم سے ہمارا دین چھن چکا ہے اے مولائے کریم اے یوسف کو یعقوب سے ملانے والے اللہ اے یوسف کو یعقوب سے ملانے والے اللہ ہمیں اپنے دین سے ملا دے تیرا یعقوب تو کہتا تھا کہ۔ وَقَالَ یَا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ اور ہم کہتے ہیں یَا اَسَفٰی عَلٰی دِیْنِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم یَا اَسَفٰی عَلٰی دِیْنِ اِسْلَام۔

یا اللہ ہماری بھی آنکھیں پتھرا گئی ہیں میرے مولا ہمارے بھی سینے کٹ چکے ہیں تو ہی تھا جس نے یوسف کو کنعان کے کنوئیں سے نکالا تو ہی تھا جس نے یوسف کو قید سے تخت پر بٹھایا تو ہی تھا جس نے اس کو یعقوب سے ملوایا تو ہی تھا جس نے اُس کی آنکھوں میں دوبارہ روشنی بھری میرے مولیٰ اے میرے مولیٰ اے یوسف کو یعقوب سے ملانے

Marfat.com

والے مولیٰ ہم تھک گئے ہیں ہمارے گلے بیٹھ گئے ہیں ہمارے رو رو کر آنسو خشک ہو گئے ہیں اے یوسف کو یعقوب سے ملانے والے اللہ ہمارا دین ہمیں ملا دے۔ ہم سے ہمارا دین ملا دے میرے اللہ سنا سنا کے کہانیاں ختم ہو گئیں تعبیرات ختم ہو گئیں ہمارے پاس صرف انتیس لفظ ہیں میرے مولا وہ بھی اب کہتے ہیں کہ ہم تمہاری داستان غم نہیں منتقل کر سکتے پر تو تو وہ اللہ ہے جو جاننے کے لیے واقعے کے ہونے کا محتاج نہیں جو سننے کے لیے کلمات و الفاظ کا محتاج نہیں اے میرے اللہ تو دیکھ رہا ہے ناں کہ تیرے حبیبؐ کی اُمت پر کیا پہاڑوں کے پہاڑ ٹوٹ گئے کیا غم ٹوٹ گئے کیا کالی رات آ گئی ہمارا دین ہم سے ملا دے۔ ہمیں سونے چاندی نے سکھ نہ دیا ہمیں پکی سڑکوں نے کچھ نہ دیا سکھ نہ دیا ہمیں پھسلتی ہوئی گاڑیوں نے سکھ نہ دیا۔ ہمیں بڑے گھروں نے سکھ نہ دیا۔ ہمیں مال و دولت نے سکھ نہ دیا ہمیں ائر کنڈیشن نے سکھ نہ دیا ہمیں فریج فریزر نے سکھ نہ دیا یہ سینہ تو گرم کا گرم ہے آگ لگی ہوئی ہے یہ تو تیرے تعلق سے ٹھنڈا ہوتا ہے تیری اطاعت سے ٹھنڈا ہوتا ہے تیرے حبیبؐ کی اتباع سے ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اے بچھڑوں کو ملانے والے اللہ اے زمین و آسمان کے اللہ ہم بھی تجھ سے بچھڑ چکے ہیں تو نے یوسف کو یعقوب سے ملایا تھا ہمیں بھی اپنے آپ سے ملا دے اپنے حبیبؐ سے ملا دے ہمارا دل گندا ہو چکا اسے اپنی محبت سے بھر دے اپنے حبیبؐ کی محبت سے بھر دے میرے مولیٰ یہ کتنے فقیر تیرے دربار میں آئے بیٹھے ہیں۔ تیرے در پہ ہاتھ پھیلائے بیٹھے ہیں ادھر اتنی فقیرنیاں آئی بیٹھی ہیں اتنے فقیر کسی دنیا کے سخی کے سامنے چلے جائیں تو وہ بھی ان کے لیے اپنا خزانہ کھول دیتا ہے یا اللہ یا اللہ تیرا خزانہ تو بند ہوتا ہی نہیں اور اتنے فقیر تو ویسے بھی کسی دنیاوی بادشاہ کے پاس اکٹھے ہوتے ہی نہیں ہمیں پتہ ہے کہ آج کے بادشاہ ہم سے بھی بڑے فقیر ہیں وہ ہم سے بھی بڑے بے عمل ہیں وہ ہم سے بھی زیادہ غافل ہیں وہ ہم سے بھی زیادہ خوف زدہ ہیں میرے مولیٰ اسی لیے تو ہم تیرے در پہ آئے ہیں اتنے فقیر آئے ہیں یا اللہ تیرا اپنا ہی تو فرمان ہے۔ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (سورۃ والضحیٰ آیت:۹) تجھے تیرے اس بول کا واسطہ تو کہتا ہے تو کہتا ہے سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ سائل کو ڈانٹو نہیں اللہ تجھے تیرے قرآن کے اس بول کا واسطہ ہمیں خالی نہ لوٹا ہمارے سینے میں بڑی چھپی ہوئی داستانیں ہیں زبان تو اس کا کروڑواں حصہ بھی نہیں سنا

Marfat.com

رہی تجھے اور تو سنانے کا محتاج بھی نہیں ہے۔تو ہمارے سینوں میں چھپے یا اللہ سارے افسانے پڑھ رہا ہے دیکھ رہا ہے یا اللہ میرے اس اُمت کی بگڑی بنادے سارے حاضرین سے راضی ہو جا سارے شہر سے راضی ہو جا پورے علاقے پر رحمت برسادے جن میاں بیوی میں رنجشیں ہیں یا اللہ محبتیں پیدا کردے ماں باپ اور اولاد کے رنجشوں کو محبت میں بدل دے۔ بھائی بھائی کی لڑائی کو محبت میں بدل دے یا اللہ عداوتیں ختم کردے۔محبتیں پیدا کردے بے اولادوں کو اولاد عطا فرمادے۔جن کو بچیاں دی ہیں ان کو بچے بھی عطا فرمادے اور جن کو بچے دیئے ہیں انہیں بچیاں بھی عطا فرمادے۔جن کی اولادیں جوان ہیں ان کی نیک سیرت لڑکیوں سے شادیاں کروا اور ان کی اولادوں کو بھی نیک کر ماں باپ کی اطاعت بچوں میں بھر دے یا اللہ باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے میاں بیوی میں وفائیں پیدا کردے تاجروں کی تجارت میں برکت دے زمینداروں کے کھیت کھلیانوں میں برکت دے اور نفرتوں کو مٹادے اس سارے مجمع کی میں نمائندگی کر رہا ہوں یا اللہ میں ان کا قاصد اور ڈاکیا ہوں اے میرے مولے اس مجمع کو اُٹھنے سے پہلے پہلے معاف کردے ان کو معاف کردے یا اللہ ان کی دنیا بھی کردے انکی آخرت بھی ٹھیک کردے اے مولائے کریم دنیا و آخرت کی ساری عزتیں دے دے یا اللہ اور ذلتوں سے بچالے مصیبتیں دور کردے۔اے مولائے کریم پوری امت محمد یہ آج فرعونوں نمرودوں کے ہاتھ آ چکی ہے اے مصر کے فرعونوں کو ڈبونے والے اللہ اُس کو تو نے جلدی نمٹا دیا تھا یا مولے ان کو بھی جلدی نمٹا مولے ان کو اتنی مہلت لمبی تو نے کیوں دے دی یا اللہ کیوں دے دی یا اللہ۔ کیوں دے دی یا اللہ۔مصر کے فرعون نے تو ستر ہزار ذبح کیئے تھے آج کے فرعون نے لاکھوں نہیں کروڑوں ذبح کر دیئے ہیں یا اللہ وہ خدا بن چکے ہیں مولے وہ کہتے پھرتے ہیں اپنے اللہ کو لاؤ ہم تو تجھے لینے آئے ہیں یا اللہ آجا ہمارے ساتھ بچہ ضد کر کے والد کو لے آتا ہے گلی میں تیری محبوب کی امت پر قیامتیں ٹوٹ گئیں کربلائیں ٹوٹ گئیں کربلا تو حضرت حسین کو بجتی تھی مولا مولا ہم اس قابل نہیں ہیں مولے ہم اس قابل نہیں ہیں مولے ہم اس قابل نہیں ہیں مولے آج فرعونوں کو پکڑ مولے! آج کے نمرودوں کو پکڑ لے مولے ہم پر کرم کردے۔اے بابل کے فرعون کو پکڑنے والے اللہ اے بنی اسرائیل کے فرعون کو پکڑنے والے اللہ ہمارے

Marfat.com

نمرودوں قارونوں کو پکڑ لے ہماری آنکھوں کو بھی ٹھنڈا کر دے ان کانوں نے ہمارے اپنی ہی رونے سنے ہیں یا اللہ کبھی انہیں ہنسی بھی سنا دے یا اللہ پوری امت پہ غم کی داستانیں پڑی ہیں کبھی انہیں خوشی کی کہانی سنا دے یا اللہ ہماری غم کی رات کاٹ دے یا اللہ ہدایت عام کر دے یا اللہ ہدایت عام کر دے یا اللہ ہدایت عام کر دے۔ ہم امت رہے ہی نہیں فرقے بن گئے گروہ بن گئے جماعتیں بن گئیں یا اللہ ظالموں نے ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا یا اللہ ہمیں امت بنا دے ہمیں امت بنا دے ہمیں ایسے لوگ دے دے مولے! جو امت کو اُمت بنا دیں ہمیں ایسے لوگوں سے بچالے مولے! جنہوں نے امت کو گروہ در گروہ بنا دیا جنہوں نے اُمت کو فرقے بنا دیا ہے یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا ان کو ہدایت دے دے یا اُن کو اُٹھا لے یا اللہ یا اللہ ہم تھک چکے ہیں یا اللہ اے میرے مولے! ہمیں کوئی ابو بکر صدیق جیسا دے دے مولے! جو ارتداد کو اسلام میں بدل دے اے میرے مولے! کوئی عمر فاروق جیسا دے دے ہمیں یا اللہ جو کتے کے پیاسے مرنے پر بھی مدینے میں بیٹھ کر آنسو بہائے۔ تو نے ہمیں کن کے حوالے کر دیا ہے مولے! جو ہماری بچوں کی لاشوں پر بیٹھ کر ناچتے ہیں میرے مولے! ہائے اللہ تجھے نہ سنائیں تو کسے سنائیں کوئی عمر فاروق جیسا لے آ یا اللہ تجھے کیا فرق پڑے گا یا اللہ کوئی عمر جیسا دیدے یا اللہ کوئی عمر جیسا دیدے یا اللہ وہ تو کتے کے پیاسے مرنے پر روتا تھا یا اللہ ہمیں ایسا ہی دے دے جو ہمارے بچوں کے مرنے پر تڑپتا ہو یا اللہ کوئی ہمیں عثمان جیسا دے دے یا اللہ جو اس بے حیائی کو حیا میں بدل دے یا اللہ کوئی عثمان جیسا دے دے جو اس چادر سے نکلی ہوئی بیٹی کو دوبارہ حیا کی چادر میں لوٹا دے یا اللہ یا اللہ کوئی علی جیسا دے دے جو جہالت کو علم سے بدل دے مولیٰ اپنے خزانوں سے حسنؓ جیسا دے دے جو امت بنا دے جو ٹوٹے ہوؤں کو جوڑ دے جو اپنے آپ کو توڑ کر اُمت کو جوڑ دے یا اللہ ہمیں اُمت اُمت بنا دکھا دے ہمیں اپنا بنا لے مولیٰ تو ہم سے راضی ہو جا۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ اے اللہ تو نے دنیا میں ہمیں ایمان دیا لوگوں نے ہمیں نیک سمجھا اے اللہ تو تو جانتا ہے سب کچھ کھوٹ ہے قیامت میں ہمارا بھرم رکھنا ہمیں مجرموں کی صف میں کھڑا نہ کرنا تو نے ماؤں کی گود میں کلمہ دیا تھا آج تک ہمارے پاس قائم ہے یا اللہ جب قبر کی گود میں جا رہے ہوں تو ہم سے یہ کلمہ چھین نہ لینا ہم سے ایمان

چھین نہ لینا یا اللہ تیری عطا ہے ہمارا کوئی زور نہیں ہے تو نے دے دیا اگر تو واپس لے لے تو ہماری کوئی طاقت نہیں اللہ دنیا سے جائیں تو ایمان والے بن کر جائیں مولے! قبر کو جنت کا باغ بنا دے میرے مولے! ہم قبر کا جھٹکا برداشت نہیں کر سکتے میرے آقا ہماری قبر کو جنت کا باغ بنا دے اور محشر میں آقا کے نوکروں میں ہمیں شامل فرما دے۔ اس کے جھنڈے کے نیچے کہیں جگہ ہمیں دے دے اور فردوس میں اس کے دائیں بائیں ہمیں بھی جگہ دے دے۔

﴿ ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار وصلے اللّٰہ تعالیٰ علیٰ النبی الکریم برحمتک یاارحم الراحمین. ﴾

بیان مستورات نیویارک امریکہ

خیر امّۃ کی ذمہ داری

﴿ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ (سورۃ آل عمران آیت: ۱۱۰) تم بہترین امت ہو لوگوں کے لیے نکالے گئے ہو میرے محترم بھائیو اور بہنو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کائنات کا پیدا کرنے والا ہے اور خالق بھی ہے حکم اسی کا چلتا ہے باقی تو سب اسی کے کارندے اور اس کی مان کر چلتے ہیں۔

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَه' مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ﴾

(سورۃ الحج آیت: ۱۸)

تم دیکھتے نہیں ہو کہ زمین وآسمان کی ہر چیز اللہ رب العزت کو سجدہ کرتی ہے۔

﴿ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَه' وَتَسْبِیْحَه' ﴾

دنیا کی ہر شے میرے ہی ذکر میں لگی ہوئی ہے۔

﴿ وَاِنْ مِّنْ شَیْئٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ﴾

(سورۃ بنی اسرائیل آیت:۴۴)

غور تو کرو کائنات کی ہر چیز مجھے یاد کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح سمجھتے نہیں جو پتہ ہو پتھر ہو پہاڑ ہو پانی ہو ریت ہو قطرہ ہو پرندے ہوں درندے ہوں رینگنے والے ہوں یا اڑنے والے ہر چیز مجھے یاد کر دی ہے۔ایک انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تھوڑا سا اختیار دیا ہے۔فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (سورۃ الکہف آیت:۲۹) اے انسان چاہے تو مجھے یاد کر چاہے تو مجھے بھول جا یہ تجھے اختیار ہے وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ (سورۃ البلد آیت:۱۰) راستے میں نے تجھے دونوں دکھا دیئے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا (سورۃ الشمس آیت:۸) تیرے اندر نیکی بھی رکھی ہے اور تیرے اندر برائی بھی رکھی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان سے آواز نکلتی ہے اَطَّتِ السَّمَاءُ اس میں چار انگلی کے برابر بھی جگہ خالی نہیں ہے مگر اس میں فرشتہ اللہ کی عبادت میں سر جھکائے سجدے میں پڑا ہوا ہے زمین سے لیکر آسمان تک اُسی کی حکومت ہے اُسی کا فیصلہ ہے جسے عزت دے گا اُسے عزت ملے گی اور جسے وہ ذلیل کرے گا وہ ذلیل ہوگا۔اس نے ہمارے اوپر نعمتوں کی بارش کر دی مگر ہم سے صرف ایک مطالبہ کیا ہے مانگا کچھ بھی نہیں جو مطالبہ کیا ہے وہ ہمارے ہی نفع کے لیے۔مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا۔(سورۃ النساء آیت ۱۴۷) کہا اگر میری مانو تو میں تمہیں عذاب نہیں دوں گا میرے سے بڑا قدردان کوئی نہیں اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوقات ہماری خدمت کے لیے پیدا کی ہے۔هُوَ الَّذِىْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا (سورۃ النحل آیت:۱۴) اللہ فرماتا ہے میں نے تمہارے لیے سمندروں کو مسخر کیا تا کہ ہم ان میں تجارتی کشتیاں چلاؤ اور اس میں سے مچھلی پکڑ کر اس کا گوشت کھاؤ اور اس میں سے موتی نکال کر عورتوں کے لیے زیور بناؤ۔تخلیق کائنات میں قدرت الٰہیہ اور پھر اللہ تعالیٰ نے جانور پیدا فرمائے کھانے کے لیے سواری کے لیے وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ (سورۃ النحل آیت:۵) پھر اللہ تعالیٰ بارش برساتا ہے۔اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ○ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ○ پھر اللہ تعالیٰ زمین کو پھاڑتا ہے۔فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ○ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ○ (سورۃ [redacted] آیت ۱۵) اس زمین میں سے پھل پھول غلے اور سبزیاں نکالتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ان میں مٹھاس بھر دیتا ہے۔وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو تیار کر کے ہمارے پاس خود پہنچاتا ہے۔زمین کو اللہ تعالیٰ نے تابع اور مسخر کر دیا۔هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ

Marfat.com

لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلاً o اگر اللہ تعالیٰ زمین کو چاند کی طرح بنا دیتا کہ وہاں نہ پانی ہے نہ ہوا ہے تو ہم زندہ کیسے رہ سکتے اللہ تعالیٰ نے ہوا پیدا فرمائی سانس لینے کے لیے پانی پیدا فرمایا زندگی گزارنے کے لیے۔ قُلْ اَرَئَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآئُکُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ (سورۃ الملک آیت:۳۰) مجھے بتاؤ اگر میں تمہارے لیے پانی بند کردوں تو کون ہے جو تمہارے لیے پانی لائے۔ اللہ کا امر اور حکم ہے جس سے پانی نکلتا ہے پھر اللہ نے زمین کے اندر ایسی طاقت رکھ دی کہ۔ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا o اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا o وَجَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰکُمْ مَّآءً فُرَاتًا o وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ o (سورۃ المرسلٰت آیت:۲۵ تا ۲۸) ارے میرے بندو میرے تم کیسے ناشکرے ہو دیکھتے نہیں کہ میں نے زمین کیسی بنائی ہے جو تمہیں بھی لے کر چل رہی ہے اور تمہارے مردوں کو بھی لے کر چل رہی ہے اس میں پہاڑ لگے ہوئے ہیں جن میں سے پانی نکلتا ہے میں تمہیں کھلاتا ہوں پلاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر ایک طاقت رکھی ہے کہ یہ چیزوں کو اپنے اندر کھینچتی ہے جس کی وجہ سے ہم زمین کے اوپر ٹکے ہوئے ہیں یہ زمین ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے لٹو کی طرح۔ گھومتی ہوئے چیز پر کوئی بیٹھے تو کیسے اُڑ جائے جیسے ہم موٹر سائیکل کھڑی کر کے اس کے ٹائر کو تیز گھمائیں اور اس کے ٹائر پر کنکر رکھیں تو وہ اُڑ کر کہاں پہنچیں گے۔ یہ کیسا اللہ پاک کا نظام ہے کہ یہ زمین ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے اور ہم اس پر ایسے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہمیں پتہ بھی نہیں زمین گھومتی ہے مذکورہ بالا رفتار سے اور دوڑتی ہے چھیاسٹھ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم بھی رہی ہے اُڑ بھی رہی ہے یوں سورج کے ارد گرد گھوم رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر ایک طاقت ثقل رکھ دی ہے جو ہمیں پکڑ کر رکھتی ہے اُوپر سے ہوا کا دباؤ ڈالا ہر انسان کے سر کے اوپر دو سو اسی من ہوا کا دباؤ ہے یہ اللہ نے رکھا ہے اگر اللہ اس دباؤ کو بڑھا کر چھے گناہ کر دے تو چھے فٹ کا آدمی کہاں پہنچ جائے اللہ نے ایک اندازہ مقرر کیا ہے فضا اور زمین میں ایسی طاقت رکھی ہے کہ یہ ہمیں زمین پر چلنے بھی دیتی ہے اور اُوپر اڑنے بھی نہیں دیتی اگر اللہ زمین کو چھے گناہ کر دے تو زمین کی طاقت چھے گنا بڑھ جائے گی تو یہاں ایک چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اُٹھانی ناممکن ہو جاتی ہمارا چلنا ناممکن ہو جاتا ہمارا پھرنا ناممکن ہو جاتا زمین ہمیں جکڑ کر بیٹھ جاتی اللہ نے ایسا اندازہ مقرر فرمایا فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ o (سورۃ المرسلٰت آیت ۲۳) اللہ فرماتا ہے مجھ سے زیادہ اندازہ لگانے والا اور کون ہو سکتا ہے۔ دنیا کے انجینئر تو کبھی توڑتے ہیں کبھی پھوڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ایسی انجینئرنگ ہے کہ بغیر

کسی نمونے کے اللہ پاک نے حکم دیا اور وہ چیزیں بنتی چلی گئیں۔

سورج کی گرمی

تو میرے بھائیو اور بہنو اللہ تعالیٰ نے سب کچھ دیا ہم تو کچھ بھی نہیں کرتے کرنے والا اللہ ہے دینے والا اللہ ہے نظام چلانے والا اللہ ہے اگر اللہ زمین کی طاقت کو ختم کر دے اور اس میں کشش ثقل نکال دے تو زمین چھ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑنا شروع کرے گی اور تین چار ہفتوں کے اندر سورج کے اندر جا کر گر جائے گی۔ اور سورج آگ کا وہ انگارہ ہے کہ اس میں ایک ایک جو لپٹ نکلتی ہے وہ تین تین لاکھ میل لمبا اس میں سے شعلہ نکلتا ہے بارہ ہزار ڈگری اس پر درجہ حرارت ہے سورج زمین سے بارہ لاکھ گناہ بڑا ہے جب زمین سورج کے اندر جا کر گرے گی تو وہ نظر کہاں آئے گی ایک تنکے کی طرح جل کر خاک ہو جائے گی۔ تو میرے بھائیو اور بہنو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کائنات پر اکیلا حاکم ہے لیکن اس کی رحمت پر قربان جائیں اس نے ہمیں اختیار دیا اور کسی چیز کی مجال نہیں کہ وہ حکم عدولی کرے سورج زمین ہوائیں ان کو آ ڈر ملتا ہے یہ کرو بس ہمیں اختیار دیا ہے کہ راستہ یہ ہے اب تمہاری مرضی ہے اس پر چلو یا نہ چلو اگر اللہ چاہتا تو ہماری آنکھ پھوڑ دیتا اگر وہ غلط دیکھتی ہم گانا سنتے تو اللہ کا فرشتہ آ کر ہمارے کانوں میں لوہے کی سلاخ پھیر دیتا اللہ کو یہ قدرت تھی ہم لقمہ حرام کھاتے ہیں تو وہ ہماری آنتوں کو کاٹ کر رکھ دیتا اللہ کو یہ قدرت تھی ہماری زبان پہ غلط بول آتا اللہ کو یہ طاقت اور قدرت تھی کہ ہماری زبان کھینچ کر باہر نکال دیتا ہم غلط پکڑتے تو اللہ کو قدرت تھی کہ ہمارے ہاتھ توڑ دیتا ہمارے پاؤں غلط محفل میں چلتے تو اللہ کو قدرت تھی کہ اللہ ہمارے پاؤں کاٹ دیتا۔

نعمتوں کی بارش

﴿ قُلْ اَرَئَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى

قُلُوْبِکُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْکُمْ بِهٖ ﴾(سورۃ الانعام آیت:۴۶)
مجھے بتاؤ اگر میں تمہاری آنکھوں کو اندھا کر دوں اور دلوں پر پردے ڈال دوں کانوں کو بہرہ کر دوں تو کون ہے اللہ کے علاوہ جو تمہارے لیے آنکھیں دیکھنے کے لیے کان لائے سننے کے لیے دل لائے جس کے ذریعے اپنے جذبات کی دنیا آباد کرسکو یہ اللہ تعالیٰ زمین سے لیکر آسمان تک سارا نظام خود چلاتا ہے اور یہ سارا نظام انسان کے گرد گھومتا ہے، ہم نافرمان ہیں اِس کے باوجود اللہ پاک کا نظام ہمارے لیے چلتا ہے ہمارے لیے غذاؤں کا نظام چلتا ہے پھلوں کا نظام چلتا ہے سبزیوں کا نظام چلتا ہے دانے میں یہ قدرت نہیں ہے کہ میٹھا ہو جائے سبز ہو جائے سفید ہو جائے اللہ کی قدرت ہے جو خربوزے کو سفید کر کے مٹھاس دے دیتی ہے تربوز میں اللہ سرخ رنگ بھر کر اسے میٹھا کر دیتا ہے کریلے کو کڑوا بنادیتا ہے بھنڈی کو لیس دار بنا دیتا ہے کسی پھل کو زمین کے نیچے اگا دیا کسی کو زمین کے اوپر لٹا دیا کسی کو درخت کے اوپر لٹکا دیا کسی کو وہ پچاس فٹ اوپر ناریل کا بنا دیا ان سب میں اللہ پاک کا اپنا نظام چلتا ہے۔ یُسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ (سورۃ الرعد آیت:۴) پانی ایک ہی لگتا ہے لیکن کوئی کسی رنگ کا ہو رہا ہے کوئی کسی رنگ کا یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت کے لیے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ ہم نے ان میں کچھ بھی نہیں کیا اور نہ ہی ہم کر سکتے ہیں۔ وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ (سورۃ یٰسین آیت:۳۵) ان میں سے اے انسان تم نے کچھ بھی نہیں کیا پھر کیوں شکر نہیں کرتے۔ اللہ پاک نے پانی بہایا پتھر بنائے پہاڑ بنائے اگر اللہ تعالیٰ پہاڑ نہ بناتا تو زمین کانپتی اور ہلتی رہتی اللہ نے پہاڑ لگا کر زمین کو ٹکا دیا۔ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا۔ (سورۃ النٰزعٰت آیت۳۲) پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کے اندر پانی بھر دیا صرف پچاس کلومیٹر زمین نیچے کو ہے اس کے بعد آگ ہی آگ ہے اور یہ پچاس کلومیٹر زمین اس آگ کے مقابلے میں ایسے ہی ہے جیسے سیب کے اوپر چھلکا ہوتا ہے کیونکہ چوبیس ہزار میل زمین کا دائرہ ہے سیب کے چھلکے کو ایک نوک لگے چاقو کی تو وہ ایک دم پھٹ جاتا ہے پچاس کلومیٹر زمین کے بعد آگ کا سمندر ہے آگ ہی آگ اگر اللہ پاک اس زمین کے چھلکے کو تھوڑا سا نیو یارک سے پیچھے ہٹا دے تو اس میں سے جو آگ نکلے گی وہ ساری سائنسی طاقتوں کو جلا کر راکھ کر دے

Marfat.com

گی۔ سائنس تو کچھ بھی نہیں ہے سائنس تو اللہ کی پیدا کردہ اشیاء کو پڑھ کر اُن سے فائدہ اُٹھانے کا نام ہے۔ اور یہ دین جو اللہ پاک نے ہمیں عطا فرمایا ہے یہ اللہ کی قدرت اللہ کی غیبی طاقت اور اللہ کے غیبی خزانوں کو ساتھ لینے کا نام دین ہے کہ جب آدمی اللہ کے دین پر چلتا ہے تو اللہ اپنی پوری طاقت اور قدرت کے ساتھ ساتھ ہو جاتا ہے۔ تو میرے بھائیو اور بہنو اللہ تبارک و تعالیٰ اس ساری کائنات کا تن تنہا بادشاہ ہے اور ہمیں کھلانے والا پلانے والا عدم سے وجود دینے والا ساری کائنات کو ہماری خدمت پر لگانے والا اللہ ہے۔

﴿ یا ابن آدم خلقت الاشیاء لاجلک و خلقتک لاجلی فلا تشتغل بما هو ﴾

اے میرے بندے میں نے دنیا تیرے لیے بنائی ہے اور تجھے میں نے اپنے لیے بنایا ہے۔ لَکَ عَنْ مَنْ اَنْتَ لَهٗ۔ تو اے میرے بندے جو دنیا تیرے لیے بنی ہے تو اس کی خاطر مجھے کیوں چھوڑتا ہے۔

اللہ جھنجوڑتا ہے

یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ O (سورۃ الانفطار آیت:۶) اے میرے بندے کس چیز نے تجھے تیرا رب بھلا دیا۔ رب لنا رب۔ جب قرآن شروع کیا تو تعارف اپنے نام سے کرایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ کون اللہ؟ کہا رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ جو بہت ہی مہربان پالنے والا ہے ماں بھی ناراض ہو جائے ناں تو گھر سے نکال دیتی ہے ابھی ہم کینیڈا سے آئے ہیں وہاں ہمارے رشتہ دار رہتے ہیں انہوں نے اپنے بچے کو گھر سے نکال دیا کیونکہ وہ نافرمان تھا اور ہم دن رات اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں کبھی اللہ نے ہمیں گھروں سے نکالا حالانکہ اللہ ہی کے بنائے گھر میں اگر اللہ ایک زلزلہ ہلا دے تو سارے گھر گئے اور اللہ تعالیٰ رزق کو بند کر دے تو لائے گا کون آنکھوں کو بند کر دے تو روشنی کون لائے گا۔ ہم آنکھوں سے غلط دیکھتے ہیں کانوں سے غلط سنتے ہیں ہاتھوں سے غلط پکڑتے ہیں پاؤں سے غلط چلتے ہیں دل و دماغ میں غلط جذبے ہیں غذاء ہماری غلط ہے

Marfat.com

کمائی ہماری غلط ہے اللہ نے کبھی ہمیں نہیں پکڑا لیکن اتنا بتا دیا ہے۔
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلاً عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ. (سورۃ ابراہیم آیت ۴۲) یہ خیال دل سے نکال دو کہ میں غافل ہوں مجھے پتا نہیں ہے۔ پتا سارا ہے وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِاجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (سورۃ الملک آیت:۱۳) زور سے بولو یا آہستہ بولو حتیٰ کہ جو کچھ دل میں چھپا ہوا ہے اس کا بھی مجھے پتا ہے۔ ﴿مَايَكُوْنَ مِنْ نَجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا. ﴾ (سورۃ المجادلہ آیت:۷)

تم ایک ہو دو ہو تین ہو چار ہو پانچ ہو تھوڑے جمع ہو جاؤ یا زیادہ میں تمہیں دیکھتا ہوں سنتا بھی ہوں جانتا بھی ہوں مجھ سے چھپ نہیں سکتے بھاگ نہیں سکتے یہ بتا دیا کہ میں غافل نہیں ہوں البتہ میں نے ایک دن فیصلے کا مقرر کر رکھا ہے۔

میدان حشر

﴿ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴾ (سورۃ نباء آیت:۱۷)
﴿ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴾ (سورۃ الدخان آیت:۴۰)
﴿ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا ﴾ (سورۃ المعارج آیت:۴۳)
﴿ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلاً ﴾ (سورۃ الفرقان آیت:۲۵)
﴿ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴾ (سورۃ الفجر آیت:۲۱)

اوہو۔ اللہ نے جتنا قیامت سے ڈرایا ہے ناں قرآن پاک میں اتنا اور کسی چیز سے نہیں ڈرایا تو بھائیو ڈر جاؤ اس دن سے بڑا خوف ناک دن ہے۔

﴿ وَالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ. ﴾ (سورۃ الحاقۃ آیت:۱۷)

اس دن دیکھو گے کہ آسمان پھٹ جائے گا اور اللہ کا عرش سروں کے اوپر آ جائے گا۔

Marfat.com

﴿ اِذَازُلْزِلَةِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴾(سورۃ الزلزال آیت:۱)

﴿ اَلْقَارِعَةُ ٥مَا لْقَا رِعَةُ ٥وَمَا اَدْرٰلکَ مَاالْقَارِعَةُ ﴾(سورۃ القارعہ آیت:۱'۲'۳)

﴿ اَلْحَاقَّةُ مَالْحَاقَّةُ ﴾

﴿ اِذَاوَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ٥لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴾(سورۃ الواقعہ آیت:۱'۲)

﴿ اَزِفَتِ الْآزِفَةُ ٥لَيْسَ لَهَامِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَه ﴾ (سورۃ النجم آیت' ۵۷'۵۸)

﴿ وَاَنْذِرْهُمْ يَومَ الْحَسْرَةِ﴾ (سورۃ مریم آیت ۳۹))

﴿ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِيْنَ ٥مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيعٍ يُّطَاعُ ﴾(سورۃ المومن آیت ۱۸)

﴿ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَاه اِلسَّمَاءُ مُنْفَطِرٌبِه كَانَ وَعْدُه' مَفْعُوْلًا﴾ (سورۃ المزمل آیت:۱۷'۱۸)

میرے بھائیو اور بہنو۔ یہ ساری آیات اُس دن کی عظمت اور ہیبت کو بتاتی ہیں جب قبروں سے نکلیں گے ننگے بدن ننگے سر ننگے پاؤں اور فرشتے پکڑ کر میدان حشر میں جمع کردیں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرش سروں کے اُوپر چھا جائے گا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سورج ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔ وہ سورج کتنی دور ہے اب نو کروڑ بیس لاکھ میل دور ہے اور درمیان میں بہت بڑی ایک لئر اُوزن کی ہے جس نے اس کی زہریلی شعاؤں کو روکا ہوا ہے لیکن سورج جب ایک میل کے فاصلے پر ہوگا اور زمین کو اللہ تانبے کی طرح سرخ کردے گا تو اس وقت میرے بھائیو اور بہنو انسانوں کا کیا حال ہوگا اور اللہ حکم دے گا جہنم کو لایا جائے وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْن .حکم ہو گا اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (سورۃ الشعراء آیت ۹۰'۹۱) پھر حکم ہوگا پل صراط کو ڈالا جائے تین ہزار سال کا سفر ہے پل صراط کا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد عالی ہوگا۔ ﴿يَا عِبَادِىْ اِنِّىْ اَنْصَتُّ لَكُمْ مُنْذُيَوْمَ خَلَقْتُكُمْ اِلٰى يوم اَجِيْئكم اَسْمَعُ اَقْوَالَكُمْ وَاَرٰى اَفْعَالَكُمْ اَلْيَوْمَ اَنْصِتُوْا اِلَىْ وَعَنَتِ الْوُجوه لِلْحَىِّ الْقَيُّوْم (سورۃ طٰہٰ آیت:۱۱۱) وَخَشَعَتِ

Marfat.com

اَلْاَ صْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ○﴾ (سورۃ طٰہٰ آیت: ۱۰۸) اے میرے بندو اور بندیو میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا میں خاموش رہا تمہاری سنتا رہا اور تمہارے کام دیکھتا رہا دخل نہیں دیا تمہارے کسی کام میں آج تم چپ رہو گے اور میں بولوں گا۔ آج تمہارے چہرے ذلیل ہو جائیں گے آج تمہاری زبانوں پر تالے لگ جائیں گے اور سوائے قدموں کی آہٹ کے کچھ سنائی نہیں دے گا۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا (سورۃ نباء آیت: ۳۸) آج فرشتے بھی چپ ہیں انسان جن نبی سب چپ ہیں آج اللہ بولے گا اور ایک ایک کو کھینچ کر لائے گا۔ میرے بھائیو اور بہنو مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ (سورۃ ابراہیم آیت: ۴۳)

انسانیت اللہ کے سامنے

گردنیں جھکی ہوئیں اور نظر اٹھانے کی ہمت نہیں آنکھوں کے کناروں سے دیکھیں گے جیسے اُردو میں کہتے ہیں کن اکھیوں سے دیکھنا۔ دیکھیں گے کیا ہونے والا ہے اور ہو کا عالم ہے پھر اللہ ایک ایک کو بلائیں گے ہاں بھئی فلاں ابن فلاں آجائے فلاں بنت فلاں آجائے اور اللہ پاک ترازو کو لائے گا۔ ترازو جس میں نیکی اور بدی کو تولا جائے گا اب یہ اتنا ہیبت ناک منظر ہے۔ اُوپر اللہ کا عرش سامنے ترازو جہنم کی آگ کی چیخ و پکار اور دہشت دل پھٹ رہے ہونگے پیچھے انسانوں کا سمندر ہوگا اور چاروں طرف فرشتوں کا پہرہ ہوگا۔ اِدھر بھی اُدھر بھی عمل اب دیکھو کیا ہوتا ہے۔ خدانخواستہ اگر کسی کی نیکیاں گھٹ گئیں تو اسی وقت اعلان ہوگا۔ اِنَّ فُلَانَ اِبْنِ فُلَانَ قَدْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ وَ شَقِيَ شِقَاءً لَّا يَسْعَدُ بَعْدَهُ اَبَدًا۔

بیشک فلاں ابن فلاں کی نیکیاں گھٹ گئیں اور وہ ناکام ہو گیا اور اب وہ کبھی

Marfat.com

کامیاب نہیں ہوگا۔

آج دنیا کا زیور کپڑا مال و دولت وغیرہ کا بے حیثیت ہونا کھل جائے گا دنیا کے بڑے بڑے گھر اور بڑی بڑی گاڑیاں جن کو ہم فخر کی چیز سمجھتے تھے میری بہنو اس دن کہیں گے اے کاش ہمیں دنیا میں کچھ بھی نہ ملتا اور ہم اللہ کو راضی کر کے آ جاتے۔

ناکام انسان

اور ناکامی کا اعلان ہوتے ہی اس مرد یا عورت کی زندگی بدل جائے گی چہرہ کالا سیاہ ہو جائے گا۔ کَاَنَّمَا اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا کالے چہرے۔ تاریک چہرے ویران چہرے اور جھنم ان کے لیے لپکے گی اور جھنم کی ویران کھائیوں میں پھینک دیا جائے گا یہاں سوائے آگ کے کچھ نہیں۔

﴿سَرَابِیْلُهُمْ مِنْ قِطْرَانٍ﴾ (سورۃ ابراہیم آیت: ۵۰)

﴿لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ o مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ. نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا﴾ (سورۃ الکھف آیت ۲۹)

﴿یَکْفُرُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ یَلْعَنُ بَعْضُهُم لِبَعْضًا﴾ (سورۃ العنکبوت آیت: ۲۵) کپڑے آگ کے۔ چارپائیاں آگ کی۔ بستر آگ کے۔ کمرے چار دیواری آگ کی۔ آپس کی گفتگو گالیاں لعن طعن فرشتے کہیں گے۔ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْ رَبِّکُم یَتْلُوْنَ عَلَیْکُم آیاتِ رَبِّکُمْ (سورۃ الزمر آیت: ۷۱) فرشتے بھی ڈانٹیں گے بڑا فرشتہ مالک کہے گا اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ (سورۃ زخرف آیت: ۷۷) چپ کر کے بیٹھ جاؤ تمہارے لیے سزا ہی سزا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اِخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنَ (سورۃ المومنون آیت: ۱۰۸) بکومت خاموش ہو جاؤ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ o (سورۃ هود آیت ۱۰۶) اب ہمیشہ کے لیئے رونا پکارنا ہے۔

اللہ بڑی عظمت والا ہے بڑی قدرت والا ہے بڑی پکڑ والا ہے بڑے خزانوں

Marfat.com

والا ہے ۔یہاں نظر نہیں آتا نظر کیا آئے یہ دنیا ہی بڑی چھوٹی ہے۔اللہ کی مخلوق اتنی زبردست ہے اللہ کی عطاء اتنی زبردست ہے اللہ کی جنت اتنی زبردست ہے اللہ کی پکڑ اتنی زبردست ہے کہ۔

﴿ اِنَّ بَطۡشَ رَبِّکَ لَشَدِیۡدٌ ﴾(سورۃ البروج آیت:۱۲)

﴿ وَاِذَا رَاَیۡتَ ثَمَّ رَاَیۡتَ نَعِیۡمًا وَّ مُلۡکًا کَبِیۡرًا ﴾(سورۃ الدھر آیت:۲۰)

میری بہنو اور بھائیو اس دنیا نے ہمیں بڑا دھوکہ دیا ہوا ہے کہ دنیا کا مال مل جائے تو بڑے آدمی بڑا گھر ہے تو بڑا آدمی بڑی گاڑی ہے تو بڑا آدمی چھوٹا گھر ہے تو چھوٹا آدمی اور مزدوری کرتا ہے تو چھوٹا آدمی چھوٹا موٹا کاروبار کرتا ہے تو درمیانہ آدمی

جنت کے تین طبقے

ہم نے لوگوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔اللہ نے بھی تین طبقے بنائے ہوئے ہیں او ہو۔﴿اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ۝لَیۡسَ لِوَقۡعَتِهَا کَاذِبَةٌ ۝خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا ۝وَّبُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا ۝فَکَانَتۡ هَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا ۝وَّکُنۡتُمۡ اَزۡوَاجًا ثَلٰثَةً ۝فَاَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَةِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَةِ ۝وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ۝وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ۝اُولٰٓئِکَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ۝﴾(سورۃ الواقعہ آیت:۱تا۱۱)

اللہ کے ہاں امیر اور درمیانے اور فقیر ہیں۔وہ کون ہیں۔ایک مرتبہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی تو ایک آدمی گھوڑے پر سوار گزرا بڑی اعلیٰ پوشاک اور گردن اکڑی ہوئی اور سر پر تاج اور بڑی اس کی لش پش چمک دھمک ۔تو وہ ماں کہنے لگی اے اللہ میرے بچے کو ایسا بنادے تو اس بچے نے ماں کا دودھ چھوڑا اور ماں کو یوں دیکھا اور کہنے لگا اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِی مِثْلَہٗ اے اللہ مجھے ایسا نہ بنانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین بچے بولے ہیں ماں کی گود میں ان میں سے ایک یہ بچہ ہے جس کا میں قصہ سنا رہا ہوں پھر تھوڑی

Marfat.com

دیر بعد ایک کمزور سی عورت وہاں سے گزری لوگ اس کو پتھر مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے زَنَیتِ سَرِقتِ تو نے برا کام کیا تو نے چوری کی اسے دیکھ کر وہ عورت کہنے لگی اے اللہ میرے بچے کو ایسا نہ بنانا۔ بچے نے پھر دودھ پینا چھوڑا اور بولا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِثْلَھَا اے اللہ مجھے اس عورت جیسا بنانا وہ عورت کہنے لگے ارے تیرا ستیاناس ہو میں تیرے لیے اچھائی اور عزت مانگ رہی ہوں اور تو اپنے لیے ذلت مانگ رہا ہے وہ بچہ بولا ماں وہ جو آدمی گزرا تھا وہ ظالم ہے جبار ہے متکبر اللہ کا دشمن ہے نافرمان ہے اس کا ٹھکانا جھنم ہے اور یہ جو عورت گزری ہے ماں یہ اللہ کی اس قدر محبوب ہے کہ فرشتے بھی اس کے قدموں کے نیچے پَر بچھاتے ہیں۔ اللہ کے ہاں عزت کا وہ معیار نہیں جو آج ہم نے بنالیا ہے یہ تو یہودیوں کا ذہن ہے کہ زیادہ پیسے والا بڑا آدمی درمیانے پیسے والا درمیانہ آدمی تھوڑے پیسے والا چھوٹا آدمی مسلمان کی بنیاد ایمان عمل تقویٰ تھا جس کے ساتھ اللہ ہو گیا جس نے اللہ پاک کو راضی کرلیا وہی بڑا آدمی بن گیا۔

لَیْتَکَ تَحلُوْا وَالاَیَامُ مَرِیْرَۃٌ
وَلَیْتَکَ تَرْضٰی وَلَانَامُ غِطَابٌ

اے اللہ تو مل گیا تو سب کچھ مل گیا اگر تو نہ ملا تو کچھ بھی نہ ملا۔ اللہکو راضی کرنے کے لیے بڑا گھر بڑی گاڑی نہیں چاہئے اللہ کو راضی کرنا ہے تو ایک کمزور چھونپڑے والی عورت بھی اللہ کو راضی کرسکتی ہے۔

صراطِ مستقیم

اللہ کو راضی کرنے کے لیے یہ جسم ضروری ہے کیا مطلب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ جسم اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھل جائے۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً (سورۃ البقرہ آیت: ۱۳۸) اللہ کے رنگ میں رنگے جاؤ (یعنی اللہ کے حبیب کا رنگ اپنالو) اور اس سے اچھا رنگ کس کا ہے۔ یہ رنگ مرد اپنالیں تو مرد

Marfat.com

کامیاب ہیں اگر عورتیں اپنالیں تو عورتیں کامیاب ہیں فقیر اپنا لے تو فقیر کامیاب بادشاہ اپنالے تو بادشاہ کامیاب طریقہ نبیﷺ والا چاہئے۔ چاہے وہ عورت محل میں رہتی ہو۔ زبیدہ سے بڑی عورت دنیا میں کون ہوگی جس کی سلطنت تین براعظموں پر تھی لیکن اس کے گھر میں سو 100 باندیاں ہر وقت تلاوۃ قرآن کرتی رہتی تھیں تین مختلف شفٹوں میں۔ چوبیس گھنٹے میں ایک لمحہ بھی ایسا نہ ہوتا تھا کہ اس کا گھر تلاوۃ سے خالی رہتا ہو اور وہ اتنے بڑے بادشاہ کی بیوی اور اتنی بڑی شہزادی لیکن اپنے وقت سب سے مقرب عورت تھی اللہ کی کہ اس کے سامنے بڑے بڑے اولیاء کی بھی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی اللہ نے اس کو ایسا اونچا مقام عطا فرمایا تھا۔

بادشاہت میں جنت کی خریداری

عمر بن عبدالعزیز کی بیوی حضرت فاطمہ بنت عبدالملک یہ وہ عورت تھی کہ اس جیسی ملکہ تاریخ میں نہ پہلے آئی ہے نہ آئندہ آئے گی۔ یہ عورت سات نسبتوں سے شہزادی تھی ملکہ تھی دادا بادشاہ باپ بادشاہ ایک بھائی بادشاہ دوسرا بھائی بادشاہ تیسرا بھائی بادشاہ چوتھا بھائی بادشاہ پھر خاوند بھی بادشاہ لیکن اس عورت کی قربانی نے تین براعظموں میں اسلام کو زندہ کر دیا۔

جب حضرت عمر ابن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو اپنی بیوی کو کہنے لگے فاطمہ اللہ نے حکومت دی ہے سب سے اونچی دولت دی ہے کیا خیال ہے اس سے جنت کمائیں فاطمہ نے کہا ٹھیک ہے عمر بولے پھر عیش کے دن تو نہیں گزر سکتے وہ بڑے گھر بھول جا اور بڑے بنگلے بھول جا اور وہ نوکرانیوں کی لہر بہر بھول جا اور سونا چاندی زیور بھول جا وہ فرمانے لگی کہ جب راحت کے دن تیرے ساتھ گزرے ہیں تو تکلیف کے دن بھی تیرے ساتھ گزر جائیں گے دونوں نے عہد کیا اور حضرت عمر نے کہا کہ آج کے بعد میں تیرا حق ادا نہیں کر سکوں گا۔ اس عورت نے کہا میں نے معاف کیا حضرت عمر نے کہا اچھا زیور لے آ کپڑے لے آ نوکرانیاں لے آ سارا کچھ بیت المال میں جمع کرا دیا گیا۔ اور بنو امیہ کے ظلم و ستم کی وجہ سے

پورے اسلام میں ضعف آ چکا تھا دونوں میاں بیوی نے مل کر اُمت کو کتنا مضبوط کر دیا اور یہی فاطمہ ہے جس کو ہیرے اور موتیوں میں تولا جاتا تھا اور دنیا کے سب سے قیمتی ہیرے اور جواہرات اس کے گھر میں ہوتے تھے۔

دونوں میاں بیوی احیائے دین میں لگ گئے صرف سوا دو سال مشقت کے آئے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی شادی بیس سال کی عمر میں ہوئی تھی اور بیالیس برس کی عمر میں فوت ہو گئے۔ بیس برس تو گزرے عیش و آرام کے حضرت عمر کے اپنے کپڑے سفر کے دوران سات اونٹوں پر لادے جاتے تھے اور ایسے حسین تھے کہ عرب میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا اور فاطمہ ایسی خوبصورت عورت تھی کہ اس جیسی پورے عرب میں نہ تھی اللہ کے دین پر سب کچھ قربان کرتے کرتے وہ دن بھی آئے میرے بھائیو اور بہنو اُجڑے گھر کا نقشہ ہے صرف سوا دو سال لیکن صلہ کیا ملا ہے صرف دو واقعے میں سناتا ہوں ایک دن حضرت عمر گھر آئے تو ان کی بیٹیاں منہ پہ کپڑا رکھ کر بات کر رہی تھیں پوچھا کیا ماجرا ہے فاطمہ بولی آج تیری بیٹیوں نے کچے پیاز سے روٹی کھائی ہے بتاؤ تین براعظموں کا بادشاہ ہے اور گھر میں کیا حال ہے آج تو مزدور بھی کچے پیاز سے روٹی نہیں کھاتا تو حضرت عمر رونے لگے لڑکوں کی نسبت بچیوں سے زیادہ پیار ہوتا ہے تو حضرت عمر رونے لگے کہا اے میری بیٹیو میرے سامنے دو راستے تھے ایک یہ کہ تمہیں تقویٰ سکھاتا اور خود بھی جنت میں جاتا تمہیں بھی لے کر جاتا اور دوسرا راستہ یہ تھا کہ میں تمہیں بڑے اچھے اچھے کھانے کھلاتا ظلم رشوت جمع کرتا اور جہنم کی آگ میری برداشت سے باہر ہے میں نے اپنا سرمایہ سارا بیت المال میں دے دیا تھا میرے پاس اپنا تھا نہیں اور کسی کا حق میں نے نہیں مارا میں نے تمہارے لیے اور اپنے لیے تقویٰ والا راستہ اختیار کیا ہے اللہ تمہارا حامی و ناصر ہے جب ضرورت پڑے تو میرے اللہ سے مانگ لیا کرنا وہ تمہیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ مرنے کا وقت آیا تو حضرت عمر کے بارہ بیٹے تھے اور ترکہ جو چھوڑا وہ بارہ روپے تھے بچوں کا ماموں آیا مسلمہ بن عبدالملک کہنے لگا بھائی جان آپ نے تو میرے بھانجے بھانجیاں برباد کر دی ہیں مجھ سے ایک لاکھ لے لو اور ان کے لیے ترکہ کو چھوڑ جاؤ حضرت عمر نے فرمایا دیتے ہو کہنے لگا دیتا ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا تو پھر جن کا حق مار کر کما کر لائے ہو ان کو جا کر واپس کر دو مجھے یا میرے بچوں کو ان

Marfat.com

کی ضرورت نہیں جب جنازہ ان کا اُٹھا اور میت کو قبر میں رکھنے لگے تو آسمان سے ایک پرچہ گرا اور آ کر سیدھا حضرت عمر کے سینے کے اوپر آ کر گرا۔اس میں دو سطریں لکھی ہوئی تھیں پہلی سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم دوسری سطر بَرَاءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ لِعُمَرَابْنَ عَبْدُالْعَزِیْزِ مِنَ النَّار اللہ کی طرف سے حضرت عمر کے لیے جھنم سے آزادی کا یہ سرٹیفکیٹ ہے۔

جنت کا سرٹیفکیٹ

دو سال کا صِلہ مرنے سے پہلے جنت کی خوشخبری ملی۔یہاں کے گھر کیا گھر ہیں کسریٰ سے بڑا محل کسی نے آج تک نہیں بنایا چالیس مربعہ میل میں اس کا محل ہے اس کی بیویاں بارہ ہزار تھیں جو اس کے محل میں رہتی تھیں لیکن کہاں چلے گئے۔

اجل ہی نے چھوڑا نہ کسریٰ نہ دارا
اسی سے سکندر کا فاتح بھی ہارا
ہر ایک لے کے کیا کیا حسرت سُدھارا
اجل تیرا کر دے گی اک دن صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

حضرت علیؓ کی حضرت حسنؓ کو وصیت

کہاں چلے گئے قیصر و کسریٰ کے محلات اور کہاں چلے گئے ان گھروں کو آباد کرنے والے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسنؓ سے فرمایا۔ اَحْیِ قَلْبَکَ بِالْمَوْعِظَۃ بیٹا ہر وقت اللہ کی باتیں کر کے دل کو زندہ رکھا کر۔ وَنَوِّرْہُ بِالْحِکْمَۃِ اور حکمت کے نور سے اس کو روشن رکھا کر وَقَوِّرْہُ بِالْفَنَاءِ اور ہر وقت اس کے سامنے اقرار

Marfat.com

کیا کر کہ تجھے مرنا ہے اور وَغَلِّلْهُ بِالْمَوْتِ اور موت کو یاد کر کر کے اس کی نفسانیت پر قابو پا اور اس کی خواہشات کو توڑ وَخَدِّرْهُ وَصُوْلَةَ الدَّهْرِ اور زمانے کے انقلابات اس کو دکھا دکھا کر اس کو ڈرا۔ وَعْرِضْ عَلَيْهِ اَخْبَارَ الْمَاضِیْ اور پہلی قوموں کے قصے اس کو سنا تا کہ یہ عبرت پکڑے۔ وَصَرُفِیْ دِيَارِهِمْ اور ان کے کھنڈروں میں جایا کرو۔ وَنْظُرْفِیْ آثَارِهِمْ اور جا کر ان کے محلات کو دیکھا کرو ثُمَّ انْظُرْ ثُمَّ اسْئَلْ پھر ان کھنڈروں سے پوچھا کر۔ ہماری جماعت اردن گئی تو وہاں ایک عرب دوست کو میرے بارے مین علم تھا کہ اس کو کھنڈرات دیکھنے کا شوق ہے امیر صاحب سے اجازت لے کر اس نے ایک دم گاڑی ایک پہاڑ کی طرف موڑی تو اوپر دیکھا کہ رومن امپائر کے محلات تھے ایک ایک ستون سنگ مرمر کا چالیس چالیس فٹ اونچا اس کو دیکھ کر مجھے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا قول یاد آیا اُنْظُرْ فِیْ دِيَارِهِمْ وَانْظُرْفِیْ آثَارِهِمْ وَصِرْ فِیْ دِيَارِهِمْ۔ اور جا کر ان کے محلات کو دیکھا کرو ثُمَّ انْظُرُو ثُمَّ اسْئَلْ پھر ان کھنڈرات سے پوچھا کر ہماری جماعت اردن گئی تو وہاں ایک عرب دوست کو میرے بارے میں علم تھا کہ اس کے کھنڈرات دیکھنے کا شوق ہے امیر صاحب سے اجازت لے کر اس نے ایک دم گاڑی ایک پہاڑ کی طرف موڑی تو اُوپر دیکھا کہ رُومن امپائر کے محلات تھے ایک ایک ستون سنگ مرمر کا چالیس فٹ اونچا اس کو دیکھ کر مجھے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا قول یاد آیا۔ اُنْظُرْ فِیْ دِيَارِهِمْ وَاُنْظُرْ فِیْ آثَارِهِمْ وَصِرْ فِیْ دِيَارِهِمْ۔

ان گھروں سے پوچھ کہاں گئے تیرے بنانے والے تمہیں آباد کرنے والے تیرے اندر تو بڑی آبادی تھی اَيْنَ نَزَلُوْا اَيْنَ حَلُّوْا یہ آج کھنڈر کیوں بن گئے یہ آج محل کیوں ٹوٹ گئے تجھے نظر آ جائے گا۔

فَاِنَّکَ تَرٰی قَدْ اِنْتَقَلُوْا مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ

وَنَزَلُوْا فِیْ دَارِ الْغُرْبَةِ

کہ وہ دھوکے کے گھر کو چھوڑ گئے اور قبر کی وحشت اور تنہائی میں جا کر سو گئے اور قبر کی مٹی میں جا کر مٹی ہو گئے۔

فلاتذر آخر تک بدنیاک۔ بَلْ بِعْ دُنْيَاکَ بِآخِرَتِکَ

Marfat.com

حضرت علیؓ نے فرمایا اے میرے بیٹے آخرت کے بدلے دنیا کا سودا ہرگز نہ کرنا بلکہ دنیا کو ٹھوکر مار دینا یہ تو پہلے ہی چھوٹنے والی ہے دنیا بیچ دینا آخرت کبھی نہ بیچنا آخرت میں تو جا کر رہنا ہے تو میرے بھائیو اور بہنو ان گارے مٹی کے گھروں کو عزت بنالیا۔ آج کی دنیا غفلت کی دنیا ہے ان لوہے کے کھلونوں کو عزت کا معیار بنالیا۔ کہتے ہیں میری گاڑی دیکھو اور میرا گھر دیکھو۔

حضورؐ کی حضرت فاطمہؓ سے محبت

میرے بھائیو اور بہنو اگر یہی گھر اور گاڑی عزت کا معیار ہے تو حضرت فاطمۃ الزہرا جو رسول اللہؐ کی بیٹی ہے جو جنت کی عورتوں کی سردار ہے جو حسن و حسین کی اماں ہے جو رسول اللہؐ کے جگر کا ٹکڑا ہے۔ اللہ اکبر ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے شادی کا ارادہ کیا تو حضرت فاطمہؓ نے کیا کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹی کی وجہ سے غیرت نہیں کھاتے کیا نبی کی بیٹی اور ابوجہل کی بیٹی ایک گھر میں جمع ہوگی تو حضورؐ اللہ اکبر ممبر پر چڑھ گئے آدمی کتنا ہی اونچا چلا جائے انسان انسان ہے۔ غَلَلْتُ اُحَرِّمُ حَلاَ لاً وَلاَ اُحَلِّلُ حَرَاماً میں حلال کو حرام نہیں کہتا اور نہ حرام کو حلال کہتا ہوں میں نہیں کہتا کہ ابوجہل کی بیٹی سے شادی کرنا حرام ہے بلکہ حلال ہے لیکن فاطمہ بنت محمد اور بنت ابوجہل ایک گھر میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ میں علی سے کہتا ہوں میری بیٹی کو طلاق دے دے فارغ کر دے فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے مَنْ اٰذَاھَا فَقَدْ آذَانِی جس نے اسے تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ ایسی محبوب بیٹی ہے کہ اس کی ذرا سی تکلیف پر صاحبِ شریعت ہو کر بھی بے چین ہو گئے ہیں۔

وہ لوگ اللہ کے دین کو پھیلانے میں اس قدر مصروف تھے کہ نہ ان کو گھر کا ہوش تھا نہ بچوں کا ہوش تھا نہ بیویوں کا ہوش تھا۔ آج کی عورتوں نے مت ماردی ہے مردوں کی کہ ہمیں یہ لا کر دو ہمیں یہ لا کر دو اُن کو سود کی کمائیوں پر لگا دیا ہے ان کو جہنم کے انگارے جمع

Marfat.com

کرنے پر مجبور کر دیا ہے ارے میری بہنو تم فاطمہ الزہراء کی ماننے والی ہو ارے تم تو سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ماننے والی ہو ارے ان کو دیکھو تو سہی کہ کیسی زندگی گزار گئیں حضرت فاطمہؓ بیمار پڑ گئیں حضورؐ کو خبر ملی تو حال پوچھنے آئے کہ بیٹی کیا حال ہے ساتھ حضرت عمران بن حصینؓ بھی تھے۔ کہا بیٹی میں اندر آ جاؤں میرے ساتھ عمران بھی ہے تو حضرت فاطمہؓ نے عرض کی یارسول اللہؐ میرے پاس تو پردہ کرنے کے لیے کپڑا بھی نہیں ہے۔ ہماری تو دیواروں پر بھی پردے لٹکے ہوئے ہیں دیکھو یہ دونوں جہانوں کے سردار کی بیٹی ہے اور اس کے گھر میں پردہ کرنے کے لیے کپڑا نہیں ہے حضورؐ نے اپنے کندھے سے چادر اتاری اور اندر بیٹی کو دی پردے کے لیے باپ کی چادر سے بیٹی نے پردہ کیا دونوں اندر آئے پوچھا بیٹی کیا حال ہے تو حضرت فاطمہؓ کے دل کو شفیق باپ کی قربت نے نرم کر دیا۔ اور رو پڑی یارسول اللہؐ پہلے بھوک کا راج تھا گھر میں اب بیماری بھی آ گئی نہ گھر میں بھوک ختم کے لیے روٹی ہے نہ دوائی کے لیے پیسے ہیں بیٹی کے آنسو دیکھ کر حضورؐ بھی رونے لگے۔ ارے دیکھو میری بہنو دنیا کا سب سے عظیم باپ ہے اور دنیا کی سب سے عظیم بیٹی ہے اور دونوں رو رہے ہیں اتنے بڑے ظرف والا نبی جو طائف کے پتھر کھا کر نہ رویا بیٹی کے آنسوؤں نے رلا دیا۔

جب حضرت علی نے بنت ابوجہل سے نکاح کا سوچا تو وارننگ دی حضرت علیؓ کو لیکن جب بھوک کی بات آئی تو حضرت علیؓ کو بلا کر کچھ نہیں کہا کیونکہ حضورؐ کو پتا تھا کہ علیؓ میرے دین کو پھیلانے میں لگا ہوا ہے (ارے میری بہنو کیا یہ فاطمہ ناکام ہے ذلیل ہے ان کی معاشی حالت دیکھی؟)

اس کے پاس روٹی کمانے کا وقت ہی نہیں اس کائنات میں سب سے افضل باپ اور سب سے افضل بیٹی ہے اور کس بات پر رو رہے ہیں فرمایا۔ هَوِّنِي عَلَيْكِ وَالَّذِي بَعَثَ اَبَاكِ بِالْحَقِّ مَا ذُقْتُ مِنْ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذَوَاقَةً صبر کر بیٹی اس رب کی قسم جس نے تیرے باپ کو نبی بنایا ہے تیرے باپ کو بھی تین دن گزر چکے ہیں ایک لقمہ بھی کھانے کو نہیں ملا تو کیا ان کی عزت گھٹ گئی؟

Marfat.com

انسان آئینے کے سامنے

آج میرے بہنو اور بھائیو عزت کے معیار بدل گئے کیا یہ زیور اور سونا اور چاندی اور یہ بڑے گھر اور یہ بڑی گاڑیاں کیا یہ ہمیں عزت دیتی ہیں قبر میں جاتے ہی مرتے ہی یہ دھوکہ کھل جائے گا۔

فَسَوْفَ تَرىٰ اِذَا انْكَشَفَ الْغُبَارُ
اَفَرَسٌ تَحْتَ رِجْلِكَ اَمْ حِمَارٌ

مرتے ہی اللہ کی قسم پتا چل جائے گا کہ میں کیا کر کے آیا ہوں۔ ہماری عزت اس میں نہیں ہے کہ ہمارے پاس اعلیٰ قسم کے جوڑے ہیں نیا زیور ہو نئی گاڑی ہو اور ہمارے خاوندوں کی لمبی لمبی کمائیاں ہوں ہماری عزت اس میں ہے کہ میں اللہ کی غلام بن کر زندگی گزاروں اللہ کے نبی کی غلام بن کر زندگی گزاروں۔ مرد بھی اللہ کی مان کر چلیں بچے بھی اللہ کی مان کر چلیں۔ اللہ کی بن جا اللہ تیرا بن جائے گا۔ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ يَا ابْنَ آدَم خلقتك لعبارتی فلاتلعب وتكفلتك برزقی فلا تتحب .

اے میرے بندے تجھے میں نے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور تیری روزی کا میں ذمہ دار ہوں تو اپنے آپ کو اتنا نہ کھپا۔

﴿يا ابن آدَمَ اُطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ اِنْ وَجَدْتَنِيْ وَجَدْتَ كُلَّ شَيْئٍ وَاِنْ فَاتَنِيْ فَاتَكَ كُلُّ شَيْئٍ وَاَنَا خَيْرٌلَّكَ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ يَا ابْنَ آدَمَ اِنِّي لَكَ مُحِبٌّ فَبِحَقِّيْ عَلَيْكَ كُنْ لِيْ مُحِبًّا.﴾ حدیث مبارکہ

اے آدم کی اولاد میری طلب میں چل میری طلب میں چلے گا مجھے پائے گا اگر مجھے پائے گا تو سب کچھ پائے گا اگر مجھے کھو دیا تو تو نے سب کچھ کھو دیا اے ابن آدم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں تجھے میری محبت کا واسطہ تو بھی تو مجھ سے محبت کر اللہ اور کیسے کیسے ہمیں سمجھائیں ابن آدَمَ ذَكَرْتَنِيْ ذَكَرْتُكَ وَاِنْ نَسِيْتَنِيْ ذَكَرْتُكَ اے میرے بندے تو

Marfat.com

مجھے یاد کرتا ہے میں بھی تجھے یاد کرتا ہوں اور تو مجھے بھول جاتا ہے میں پھر بھی تجھے یاد کرتا ہوں کہ میرا بندہ کبھی تو آئے گا کبھی تو آ گئے میں تو انتظار میں ہوں ستر سال سے ایک بت پرست نے اپنے بت کی پوجا کی یَا صَنَمُ یَاصَنَم پکارتا رہا ایک مرتبہ غلطی سے منہ میں سے نکل گیا۔ یَـا صَـمَدُ اللہ نے کہا لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ یَـا عَبْدِیْ میرے بندے میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں فرشتوں نے کہا اے اللہ یہ تجھے تو جانتا بھی نہیں دھوکے سے پکار بیٹھا ہے میرے رب نے کہا میں تو ستر سال سے انتظار کر رہا تھا کہ مجھے پکارے آج پکارا تو ہے ناں چاہے بھولے سے پکارا ہے میں اس کا جواب دوں گا۔ میرے بھائیو اور بہنو ساری زندگی گناہوں سے ڈوبی ہوئی گزر جائے ایک آنسو ندامت کا سارے گناہوں کو دھو کر اللہ کا محبوب و مقرّب بنا دیتا ہے۔ اللہ کی مان کر چلو میرے بھائیو اور بہنو اللہ دنیا و آخرت کی عزتوں کے دروازے کھول دے گا قیامت کے دن چھوٹے لوگ وہ ہونگے جو جھنم میں جا رہے ہونگے قیامت کے دن درمیانے لوگ وہ ہونگے جو جنت میں جا رہے ہونگے قیامت کے بڑے لوگ وہ ہیں جو جنت الفردوس میں جا رہے ہونگے ہماری عزت کا معیار حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی ہے آپ ؐ کی مانیں گے آپ ؐ حکم پر چلیں گے آپ کے طریقے پر چلیں گے آپ کے پیغام کو اپنی زندگی میں داخل کریں گے اور عالم میں پھیلائیں گے ہمارا نبی وہ جس نے ساری دنیا کی ماؤں سے زیادہ اپنی امت سے پیار کیا سارے دنیا کے باپ مل کر وہ محبت نہیں دے سکتے جو آپ ؐ اپنی امت کو دے کر گئے ساری مائیں اپنی ماتا کو اکٹھا کر لیں تو وہ حضور ؐ کی محبت کے برابر نہیں ہو سکتی جو آپ ؐ اپنی امت کے ساتھ وفا کر گئے۔

رسول اللہ ؐ کا آخری وقت

مرتے وقت آدمی کہتا ہے مجھے میری بیٹی ملا دو مجھے میرا بیٹا ملا دو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں مجھے میری امت ملا دو میری امت مجھے ملا دو۔ حضرت عزرائیل نے آ کر دستک دی یا رسول اللہ ؐ میں اندر آ جاؤں آپ ؐ نے فرمایا اندر آ جاؤ وہ اندر آیا اور عرض کیا

Marfat.com

یارسول اللہؐ میں نے آج تک کسی سے اجازت نہیں لی لیکن میں جب آپ کے پاس آیا تھا تو مجھے میرے رب نے کہا تھا کہ میرے نبی کا دربار ہے اجازت لے کر جانا اگر اجازت دیں تو اندر جانا ورنہ واپس چلے آنا اور اللہ پاک نے آپ کو اختیار دیا ہے اور کبھی کسی کو اختیار نہیں ملا آپ چاہیں تو اللہ کے پاس چلیں وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے اور چاہیں تو زندہ رہیں جب تک آپ چاہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل کو بلاؤ وہ کہاں ہے عزرائیل نے عرض کیا کہ جبرائیل پہلے آسمان پر ہیں اور میرے پیچھے پیچھے آرہے ہیں اتنے میں جبرائیلؑ امین پہنچ گئے آپؐ نے فوراً فرمایا اے جبرائیل میرے رب سے پوچھ کر آؤ میرے بعد میری اُمت کا کیا بنے گا۔ ہاں اپنی محبوب بیوی اماں عائشہؓ کا نہیں پوچھا جو اٹھارہ برس کی عمر میں بیوہ ہونے والی ہے اور 54 برس کی عمر میں اماں جیؓ کا انتقال ہوا۔ اپنے نواسوں کا نہیں پوچھا جو کل کو کربلا میں شہید ہونے والے ہیں جبرائیل جواب لائے آپ کا رب کہتا ہے کہ آپ کی امت کو آپ کے بعد تنہا نہیں چھوڑوں گا تو حضرت جبرائیلؑ رونے لگے کہا یارسول اللہ میرا بھیا آج اس دنیا میں آخری دن میں آج وحی کا دور ختم ہوا آج وحی کا زمانہ ختم ہوا آج وہ سنہرے دور گزر گئے آج کے بعد میں پھر کبھی وحی لے کر دنیا میں نہیں آؤں گا لیکن اللہ نے آپ کو اختیار دیا ہے رہنا چاہیں تو جب تک چاہیں رہیں۔

بھائیو اور بہنو حجۃ الوداع کے خطبے میں پانچ گھنٹے عرب کی اپریل کی دھوپ میں اونٹنی پر ہاتھ حتی الوسع بلند کر کے پانچ گھنٹے رو رو کر اپنی امت کے لیے دعاء کی ہے اور اتنا روئے ہیں اپنی اُمت کے لیے کہ کوئی اور نبی اتنا نہیں رویا کس لیے امت کے لیے اے اللہ میری امت کو معاف کر دے اے اللہ میری امت کو معاف کر دے وحی اتری اللہ نے کہا اچھا آپ کی امت کو معاف کیا مگر ظالم کو معاف نہیں کروں گا۔ پھر مزدلفہ میں آ کر مصلّٰے ڈال دیا سر سجدے میں رکھ کر اللہ کے سامنے گڑگڑا رہے ہیں اے اللہ میری امت کے ظالم کو بھی معاف کر دے تیرے خزانوں میں کمی نہیں ہے مسلسل رو رو کر اللہ کو منوالیا آخر وحی آ گئی اے میرے حبیب سجدے سے سر اٹھالو جیسے تو کہے گا ویسا ہی کر دوں گا تیری امت کے ظالم کو بھی معاف کر دوں گا۔ اوہو! میرے بھائیو اور بہنو اس نبی کا کوئی حق نہیں ہے ساری زندگی لگ جائے اور میرے حبیب کا طریقہ زندہ ہو جائے میرا اللہ مجھ سے راضی ہو جائے مجھے

Marfat.com

سب کچھ حاصل ہوگیا۔ پوری کائنات اللہ کی نظر میں مچھر کے پر کے برابر نہیں ہے یہاں کا کپڑا سونا زیور اس نے دھوکے میں ڈال دیا اور ہمیں برباد کر دیا اپنے حسن و جمال کو بڑھاؤ مرد اور عورتیں دونوں بڑھاؤ عورتوں کا حسن و جمال زیور کپڑا گاڑی نہیں مردوں کا حسن و جمال ڈگریاں عمارتیں اور کاروبار نہیں ہمارا سب کا حسن و جمال تقویٰ ہے اللہ کی اطاعت ہے اللہ کا تعلق ہے رسول اللہ ؐ کی زندگی کا اتباع ہے اب کوئی نبی نہیں آئے گا ہمارے ذمے ہے کہ اللہ کا پیغام دنیا میں زندہ کر دیں ساری دنیا کو یہ بات بتانے کی ضرورت ہے کہ اللہ کی مانو اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانو اگر دنیا و آخرت میں عزت چاہتے ہو سرخ روئی چاہتے ہو تو کامیابی چاہتے ہو تو راستہ ایک ہے اب چاہے چھوٹے گھر میں رہو چاہے بڑے گھر میں رہو اب چاہے ایک جوڑا ہو چاہے ہزار جوڑے ہوں زندگی اطاعت والی ہو سارا گھر عبادات کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہو گھر میں کوئی فرد بے نمازی نہ رہے ہر مرد اور ہر عورت کا سر اللہ کی اطاعت میں جھکا ہوا ہو۔

رابعہ بصریؒ اور حضرت معاذہؒ کا ذوق عبادت

رابعہ بصری کی کوئی تو یاد زندہ کرلے جس کی ساری رات مصلے پر گزرتی ہے جس کی ساری رات عبادت میں گزرتی تھی اور ساری رات روتے تڑپتے آہوں اور سسکیوں میں گزر جاتی تھی اور یہ وہ عورتیں تھیں کہ جن کا رونا اللہ کے فرشتوں کو رلا دیتا تھا۔ ارے یہ امت تو وہ امت ہے کہ جن کے رونے پر اللہ کے فرشتے روئے اور جن کے رونے پر آسمان کے فرشتوں میں دھائیاں مچ گئیں حضرت معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رات آتی تو کہتی اے معاذہ تیری آخری رات ہے تو سورج نہ دیکھے گی ساری رات عبادت میں گزار دیتیں دن چڑھ جاتا تو کہتی اے معاذہ تیرا آخری دن ہے تو رات نہ دیکھے گی سارا دن عبادت میں گزار دیتیں 20 بیس سال میری بہنو بیس سال سونے کے لیے چارپائی استعمال نہیں کی اپنے مصلے پر بیٹھی بیٹھی سو جاتیں موت کی بیماری نے پکڑا ہے تو بستر پر لیٹی ہیں لیٹ کر رونے لگیں

Marfat.com

کسی نے پوچھا کہ معاذہ کیوں روتی ہو فرمانے لگیں آج نماز اور روزے سے جدائی ہو جائے گی اس فراق پر رو رہی ہوں۔ پھر ہنسنے لگیں تو اسی عورت نے دوبارہ پوچھا اب ہنس کیوں رہی ہو۔ فرمایا وہ دیکھو میرا خاوند نظر آ رہا ہے۔ ان کے خاوند بیس سال پہلے شہید ہو گئے تھے کہنے لگی وہ دیکھو جنت کے صحن میں کھڑا ہے سبز لباس میں ہے اب تو لگتا ہے کہ وہ میرے انتظار میں کھڑا ہے امید ہو چلی ہے کہ جنت میں اپنے ساتھی کا ساتھ نصیب ہو گا۔

نماز ذکر تلاوۃ قرآن کی فضائیں قائم ہو جائیں اس اُمت کی صفات میں سے تھا کہ وَلَهُمْ دَبِیٌّ كَدَبِيِّ النَّحْلِ یہ اُمت اللہ کا قرآن پڑھتی ہے تو انکی تلاوت کی آواز آتی ہے۔ یہ زمین پر بیٹھ کر ذکر کرتے ہیں تلاوت کرتے ہیں درود شریف پڑھتے ہیں استغفار کرتے ہیں جس رنگ میں بھی یہ عبادت کریں ان کی آواز عرش کے اُوپر تک چلی جاتی ہے اس امت کے افراد مرد اور عورتیں سر زمین پر رکھتے ہیں تو اللہ کہتا ہے اِنَّ السَّاجِد لَيَسْجُد فِیْ قَدَمِیَ الرَّحْمٰنْ۔ اے میرے بندے تجھے پتا ہے کہ تیرا سر کہاں ہے تیرا سر اللہ کے قدموں میں ہے اس سے بڑی کوئی عزت ہو گی کہ اللہ کے قدموں میں ہمارا سر ہو۔ اللہ اکبر یہ کس قدر بلند مقام اور کس قدر بلند مرتبہ ہے۔ اللہ پاک کے قدموں میں سر رکھا ہوا ہے یہ مبارک زندگی عبادات والی تقوے والی توکل والی قرآن والی ذکر والی تلاوت والی الفت ومحبت والی زندگی آج دنیا سے مٹ گئی۔ یہ جو تبلیغ کی محنت ہے یہ محنت اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کی وجہ سے اس امت کو عطا کی ہے کہ میرے بعد نبی نہیں کوئی آئے گا اب تمہارے ذمے ہے جاؤ میرے پیغام کو دنیا میں پھیلاؤ اس پیغام کے پھیلانے میں یقیناً گھر چھوٹیں گے جدائیاں ہونگیں لیکن اللہ اس جدائی کے بدلے میں جنت میں ہمیشہ کے لیے اکٹھا فرما دے گا۔ دنیا میں کلمہ پھیلا اسلام پھیلا عرب میں پھیلا اور پھر عرب کے بعد ہندوستان کشمیر بلوچستان میں اسلام سو سال کے اندر اندر آیا ہے اور پھیلا ہے اُدھر ترکستان استنبول لیبا چاڈ سیپگال پرتگال فرانس اسپین الجزائر تیونس مراکش اور یہ سارا ترکستان کا علاقہ چینی ترکستان روسی ترکستان اور شام فرانس لبنان فلسطین اور اردن ان سب ممالک میں صحابہ کرام پھرے ہیں اور جب تبلیغ کے لیے پھرے ہین تو گھر اور بیوی بچے چھوٹے کہ نہیں چھوٹے؟ ان کا کام دنیا میں کلمہ پھیلانا تھا جو تھوڑی سی تکلیف عورتوں کو آئی تو میرے بھائیو اور بہنو اس

Marfat.com

تکلیف کے بدلے اللہ پاک نے ان کی عورتوں کو رضی اللہ عنہن بنادیا مردوں کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنادیا اور جنت میں ان کو اکٹھا کر دیا۔

سَطَعَ نُوْرٌ فِی الْجَنَّةِ جنت میں نور کی ایک چمک اُٹھے گی لوگ داروغہ جنت رضوان سے پوچھیں گے یہ نور کیسا ہے وہ بتائے گا کہ جنت الفردوس میں علی اور فاطمہ کسی بات پر مسکرائے ہیں یہ اُن کے دانتوں کا نور ہے جس سے ساری جنت چمک گئی ہے روشن ہوگئی ہے۔تو بھائیو اور بہنو دنیا میں کلمہ پھیلانا ساری اُمت کلمے نماز پر آ جائے۔اور ساری دنیا کے کافروں تک کلمہ پہنچ جائے۔یہ اس امت کے مردوں کے بھی ذمہ ہے عورتوں کے بھی ذمہ ہے یہ امت انسانیت ساز امت ہے انسانوں کو انسان بنانے والی امت ہے اس پیغام کو لےکر وہ نکلے تھے جن کی قبریں دنیا کے مختلف حصوں میں بنی ہیں۔جوان بیٹے شہید ہو رہے ہیں جوان خاوند شہید ہو رہے ہیں۔جوان بیٹے ماں باپ کے سہارے ٹوٹ رہے ہیں حضرت حارثہؓ اُنیس برس کی عمر میں شہید ہوئے ان کے گھر عورتیں آئیں رونے کے لیے ان کی والدہ کہنے لگی ٹھہرو ٹھہرو مجھے اپنے نبی سے تو پوچھنے دو آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حارثہ میرا اکلوتا بیٹا تھا (یہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے) وہ اللہ کے نام پر قربان ہوگیا مجھے بتایئے وہ کہاں ہے اِنْ کَانَ فِی الْجَنَةِ فَاصْبِرُ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی۔فکر کی بات نہیں اگر جنت میں نہیں ہے تو ایسا رونا روؤں گی کہ ساری دنیا دیکھے گی وَاِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَاجْتَھِدُ عَلَیْهِ بِالْبُکَاءِ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَهَبِلْتِ اُمَّ حَارِثَه' ام حارثہ تو پاگل تو نہیں ہوگئی اِنَّهَا الْجَنَانُ وَاِنَّ ابْنَکِ اَصَابَتْ فِرْدَوْسِ الْاَعْلٰی 'وہ ایک جنت نہیں ہزاروں جنتیں ہیں اور تیرا بیٹا تو سب سے اعلیٰ جنت جنت الفردوس کی نہروں میں غوطے کھاتا پھرتا ہے۔ماؤں کے سہارے ٹوٹے لیکن دنیا میں کلمہ پھیلتا چلا گیا حضرت عمرو ابن جموعؓ کی بیوی حضرت ھندہ نکلی تڑپ کر جب یہ خبر ملی کہ حضورؐ شہید ہو گئے ہیں۔اس کو کسی نے کہا کہ تیرا خاوند شہید ہوگیا ہے کہنے لگی کوئی بات نہیں یہ بتاؤ کہ میرے نبی کا کیا حال ہے۔پھر کسی نے کہا کہ تیرا بیٹا بھی شہید ہوگیا کہنے لگی کوئی بات نہیں مجھے یہ بتاؤ کہ میرے نبی کا کیا حال ہے پھر کسی نے کہا کہ تیرا بھائی شہید ہوگیا ہے کہنے لگی کہ کوئی بات نہیں مجھے صرف یہ بتاؤ کہ

Marfat.com

میرے نبی کا کیا حال ہے کہا کہ وہ تو ٹھیک ہیں کہنے لگی کہ جب تک دیکھ نہیں لوں گی مجھے چین کہاں آئے گا بھاگتی جارہی ہیں جنگ کے میدان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے کے دامن کو پکڑ لیا اور کہنے لگی یارسول اللہ اگر آپ زندہ ہیں تو سارے سہارے ٹوٹ جائیں کوئی پرواہ نہیں ذرا سوچو میری بہنو بیٹا شہید ہوا خاوند شہید ہوا بھائی شہید ہوا۔ اللہ کے نبی نے پوری امت کو ایک کام دیا یہ تبلیغی جماعت کوئی جماعت نہیں میری بہنو غور سے سننا یہ تو ختم نبوت کے ذمہ داری ہے جب ہمارے نبی آخری نبی ہیں تو اللہ کے پیغام کو آگے پہنچانا اس امت کے ذمے ہے۔ غور کریں صرف کماتے کماتے مرجانا اور گھروں کے خرچے پورے کرتے کرتے مرجانا یہ کوئی زندگی ہے جتنی بڑی کمائیاں ہیں اتنی ہی پریشانیاں اللہ نے ساتھ ڈال رکھی ہیں تو میری بھائیو اور بہنو جب آپ اللہ کے دین کا کام کرتے کرتے اس دنیا سے جائیں گے اور قبروں سے اٹھیں گے تو اللہ پاک فرمائے گا آجاؤ بھئی آجاؤ سب سے پہلے جنت میں جانے والے کون ہے۔

مبلغ میدان محشر

هُمُ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُوْنَ ۔ یہ وہ ہیں جو میرے پیغام کو لے کر پھرے جو اپنی ضرورتیں بھی پوری نہ کرسکے یَمُوْتُ اَحَدُهُمْ وحَاجَتُهُ فِیْ صَدْرِهٖ ایسے مرے کہ انکی حاجتیں اور ضرورتیں سینوں سے قبروں میں چلی گئیں ایک صحابیؓ اونٹ سے گر کر شہید ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا کپڑا اُٹھاؤ۔ کپڑا اُٹھایا گیا تو پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا بھوک کی شدت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس لیے کپڑا اٹھوایا کہ جان نکلتے ہی میں نے دیکھا کہ جنت کے کھانے اور دسترخوان آگئے اور فرشتے نوالے بنا بنا کر ان کے منہ میں ڈالتے جارہے ہیں تو اللہ فرمائے گا آجاؤ میرے پیغام کو لے کر پھرنے والے سب سے پہلے جنت میں جانے کے لیے جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ (سورۃ الرعد آیت: ۲۳) جاؤ جنت میں

Marfat.com

چلے جاؤ جنت میں اور اپنے ماں باپ کو بھی لے جاؤ اپنی بیویوں کو بھی لے جاؤ اور پنی اولاد کو بھی لے جاؤ۔ اللہ فرشتوں کو حکم دے گا جاؤ ان کو سلام کرو۔ وَالْمَلٰئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (سورۃ الرعد آیت ۲۳،۲۴) چاروں طرف سے فرشتے آئیں گے اور کہیں گے سلم علیکم سلم علیکم اور اللہ پاک ایسے ایسے گھر عطا فرمائے گا کہ ساتوں براعظم اس گھر کے مقابلے میں ایسے لگ رہے ہونگے جیسے اس پوری دنیا میں ایک چھوٹی سی بکری کھڑی ہو۔ ایک اینٹ سفید موتی کی ایک سرخ یا قوت کی ایک سبز زمرد کی مشک کا گارا زعفران کی گھاس اللہ کی مخلوقات میں سب سے خوبصورت چیز اللہ کا عرش ہے اللہ نے جنت کی چھت اپنے عرش کو بنایا ہے ایک لاکھ ہاتھ اونچی چھت ہوگی اگر آنکھوں میں اللہ طاقت نہ بھر دیتا تو اس پر اس قدر خوبصورت نقش کاری ہے اور اتنا زیادہ نور ہے کہ جب چھت کو دیکھتے تو آنکھیں اندھی ہو جاتیں تو وہ آنکھ اس خوبصورتی کو برداشت کرے گی اور میاں بیوی کو اللہ ایسا حسن دے دے گا کہ خاوند بیوی کو دیکھے اور بیوی خاوند کو دیکھے تو چالیس سال تک ان کی آنکھیں نہ بھریں۔ اس دنیا میں تو چالیس سال میں ویسے ہی ٹھنڈے ہو کر قبروں میں جا گرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جنت کی حور سے ایمان والی عورت کو ستر ہزار گناہ زیادہ حسن عطا فرمائے گا اور جنت کی حور وہ مخلوق ہے کہ اگر سورج کی انگلی دکھادے تو سورج بے نور ہو جائے نظر ہی نہ آئے اگر سمندر میں تھوک ڈال دے تو سمندر میٹھے ہو جائیں اور اگر وہ اپنا چہرہ انسان کو دکھادے تو انسان کے کلیجے پھٹ جائیں اس کے چہرے کے حسن کو برداشت نہ کرسکیں۔

جنت کی ضیافتیں

اس دنیا کے کھانے بھی کیا کھانے ہیں یہاں ایک دفعہ کھاتے ہیں چار دفعہ ٹائلٹ جاتے ہیں کھانے تو وہ ہیں جو اللہ جنت میں کھلائے گا۔ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ٥ (سورۃ واقعہ آیت:۲۱) وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ٥ (سورۃ واقعہ آیت:۲۰) اللہ جنت کے

Marfat.com

کھانے کھلائے گا ایک پرندے کے ستر ہزار پَر ہے اور ہر پَر کے نیچے سے الگ قسم کا الگ ذائقے والا کھانا نکلے گا۔

ایک بدو (دیہاتی) آیا کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں بیری ہے بیری پر بیر ہوتے ہیں اور اس پر کانٹے بھی ہوتے ہیں کانٹے تکلیف دیتے ہیں اور جنت میں تکلیف دہ چیز کوئی نہیں ہوگی حضورؐ نے فرمایا جنت کی بیری پر کانٹے نہیں ہونگے اور اس کا پھیل پکے گا پک کر ایک بیر پھٹ جائے گا اس کے بہتر ٹکڑے ہونگے ہر ٹکڑے کا رنگ بھی الگ الگ ہوگا ذائقہ بھی الگ ہوگا خوشبو بھی الگ ہوگی کھاؤ گے تو نہ پیشاب آئے گا نہ پاخانہ آئے گا صرف ایک خوشبو دار ڈکار آئے گا اور کھانا ہضم ایک بدو آیا کہنے لگا یارسول اللہؐ جنت میں گھوڑے ہیں آپؐ نے فرمایا ایسے گھوڑے جو تجھے لیکر ہواؤں میں اُڑیں گے۔ ایک دیہاتی بولا کہنے لگا یارسولؐ جنت میں اونٹ ہیں آپؐ نے فرمایا اونٹ ہیں جو ستاروں کی طرح چمکتے ہیں اور تجھے اڑاتے پھریں گے اور سیر کراتے پھریں گے۔ ایک بولا یارسول اللہؐ جنت میں کھجوریں ہیں آپؐ نے فرمایا کھجوریں ہیں ایک کھجور کا دانہ بارہ ہاتھ لمبا ہے اور اس کا تنا سونے کا ہے اور اس کی شاخیں زمرد کی ہیں اور اس کے ایک ایک پتے سے سو سو جوڑا کپڑوں کا بن کر گرے گا ایک نے پوچھا یارسول اللہؐ جنت میں صحراء ہے آپؐ نے فرمایا صحرا تو ہے مگر ریت کا نہیں مشک اور یاقوت کا ہے یہ عرب جو ہیں ناں آج بھی ان کے محلات میں جاؤ تو ان کے محلات میں ایک کونے میں ریت اور پتھر اور کنکر رکھے ہوتے ہیں۔ ایک بدو کہنے لگا کہ یارسول اللہ دنیا میں تو گانا بجانا حرام ہوگیا ہے کیا جنت میں گانا بجانا حلال ہوجائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے تو کیا بات کرتا ہے جنت میں ایک درخت ہے اس کا نام فیض ہے لوگ گانا سننا چاہیں گے تو ایک ہوا چلے گی اس کا نام ہے مُشیرہ ہے اُس سے پتے اور ٹہنیاں ٹکرائیں گیں۔ ان میں سے ایسی خوبصورت موسیقی نکلے گی کہ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا کہ لوگوں نے کبھی ایسا گانا سنا نہیں ہوگا اور اس گانے کو سن کر اہل جنت کو اللہ کی قسم جنت بھول جائے گی خاوند بیوی کو بھول جائے گا بیوی خاوند کو بھول جائے گی اگر وہ درخت ہزار سال گاتا رہا تو ایسے مست ہوکر سنتے رہیں گے اچھا اس گانے کو چھوڑو۔ اگلی بات سناؤں اللہ تبارک وتعالیٰ جنت الفردوس میں بلائے گا تمام اہل

Marfat.com

جنت کو آؤ میرے بندو اور میری بندیو آ کر میرا دیدار تو کرو ارے وہ کیا منظر ہوگا جب اللہ پاک اپنا دیدار کرائے گا یوسفؑ کو بنایا تو یوسفؑ کے حسن کی ایک جھلک نے عورتوں کے ہاتھ کٹوا دیئے ارے جو یوسف کو بنانے والا رب ہے وہ اپنی ذات میں کتنا حسین ہوگا۔ اللہ کے دربار میں سب بیٹھے ہونگے مرد ایک طرف عورتیں ایک طرف اور اللہ پاک اپنا پردہ ہٹائے گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ عالی کا عرش نیچے آ جائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے آئے ہیں میری بندیاں آئی ہیں انہیں کھانا تو کھلاؤ کھانے کھلائے جائیں گے پھر اللہ فرمائے گا عِبَادِیْ حَبِیْبِیْ وَوَفْدِیْ وَزُوَّارِیْ وَجِیْرَانِیْ میرے بندے آئے ہیں میرا وفد میرے پسندیدہ بندے میرے پڑوسی جب اللہ پاک کی دعوت کھائیں گے تو جنت کے کھانے بھی بھول جائیں گے پھر اللہ پاک فرمائے گا ان کو پانی تو پلاؤ ان میں سے بعض خوش نصیب ایسے ہونگے جن کو اللہ پاک کا دستِ غیب اپنے ہاتھ سے پانی پلائے گا۔ اللہ اکبر پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں پھل کھلاؤ۔ پھر ان کو جنت کے پھل کھلائے جائیں گے پھر انہیں جنت کے خصوصی لباس پہنائے جائیں گے پھر خوشبو لگائی جائے گی پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا آؤ جنت کی حوروان میرے بندوں اور بندیوں کو نغمے سناؤ۔ جب وہ مل کر گائیں گیں تو جنت والوں پر وجد آ جائے گا اور ہر شے کو بھول جائیں گے اللہ پوچھے گا ایسا سنا ہے کبھی وہ کہیں گے نہیں ایسا تو کبھی ہم نے تصور بھی نہیں کیا اللہ کہے گا اس سے اچھا سناؤں کہیں گے اس سے اچھا کیا ہے اللہ فرمائے گا اے میرے نبی داؤد آ ممبر پر آ جا اور آ کر تو میرے بندوں کو سنا داؤدؑ کے زمانے میں گانے بجانے کا بڑا رواج تھا جیسے آج کل گانا بجانا عام ہے تو اللہ نے اس موسیقی کے توڑ کے لیے حضرت داؤدؑ کو زبان دی حضرت داؤدؑ جب زبور پڑھتے تھے تو پہاڑ وجد میں آ کر ہلنے لگتے تھے جنگل کے شیر اور چیتے آ جاتے تھے اور آ کر بیٹھ کر حضرت داؤدؑ کی زبور کو سنا کرتے تھے اور لوگ بے ہوش ہو کر گر جاتے تھے تو حضرت داؤد کو اللہ ممبر پر بلائے گا وہ کہیں گے یا اللہ میری وہ دنیا والی زبان ہے اللہ فرمائے گا کئی گناہ کر کے واپس کر دی تمہیں اللہ کے یہ پیغمبر جب زبور پڑھیں گے تو انسان تو کیا جنت بھی وجد میں آ جائے گی۔ اللہ پوچھیں گے ایسا کبھی سنا ہے کہیں گے نہیں اللہ پوچھے گا اس سے اچھا سناؤں؟ کہیں گے اس سے اچھا کیا ہے اللہ فرمائیں گے یَا جُبَّ یَا مُحَمَّد

Marfat.com

صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم آپ آجائیں اللہ کے حبیب سنانے والے اور یہ اُمت سننے والی (کاش ہمیں اس کے بھی شوق ہوتے) ایسا سنایا جائے گا کہ جنت بھی وجد میں فرشتے بھی وجد میں انسان بھی وجد میں درخت بھی وجد میں پرندوں پر بھی وجد مرد بھی جھوم رہے ہیں عورتیں بھی جھوم رہی ہیں اپنے نبی کا کلام سن رہے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھیں گے ایسا کبھی سنا ہے وہ کہیں گے نہیں۔

اللہ پوچھیں گے اس سے اچھا سناؤں؟ وہ کہیں گے اس سے اچھا کیا ہے؟ اللہ جل شانہ فرمائیں گے یا رضوان اِرْفَعِ الْحُجُبَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عِبَادِیْ اے رضوان میرے اور بندوں کے درمیان پردوں کو تو ذرا ہٹاؤ۔ دیدار الٰہی یہ مجھے دیکھیں تو سہی کہ میں کیسے حسن والا کیسے جمال والا ہاں اللہ اکبر اللہ سامنے آجائے گا اور سامنے آکر اللہ اپنا کلام سنائے گا۔ سبحان الملک القدوس اللّٰہ ربّ العزّت سورۂ انعام ہاں قرآن سنائے گا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ○ (سورۃ انعام آیت:۱) پوری سورت سورۂ انعام قرآن پاک کی واحد وہ سورت ہے جو پوری اتری ہے بڑی سورتوں میں اور جب حضرت جبرائیل اس سورت کو لیکر آرہے تھے تو ستر ہزار فرشتے حضرت جبرائیل کے ساتھ تسبیح کرتے ہوئے آرہے تھے اور مکے کے اندر ایک گونج مچ گئی اس سورت کو اللہ پاک بذاتِ خود بنفسِ نفیس سنائے گا تو مدہوش و مست ہوئے ہونگے سب اللہ کہے گا چلو جاؤ اپنی جنتوں میں وہ کہیں گے ہم نہیں جائیں گے اللہ کہے گا جنت تمہارا انتظار کر رہی ہے کہیں گے کرتی رہے انتظار ہمیں جنت بھی نہیں چاہیئے ہمیں تو آپ کا دیدار چاہیے تو ہمیں دیکھ اور ہم آپ کو دیکھیں تو ہم سے بات کر اور ہم آپ سے باتیں کریں۔

حضرت ایوب علیہ السلام اللہ پاک کے نبی تھے بیمار ہوئے اٹھارہ سال بیمار رہے جسم سارا ختم ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ایک دم صحت دے دی۔ کسی آدمی نے پوچھا کہ بیماری کے دن تو یاد آتے ہونگے وہ کہنے لگے اور سب مجھے چھوڑ گئے تھے ان دنوں اللہ تعالی روز مجھے ایک دفعہ پوچھتا تھا ایوب میرے بندے تیرا کیا حال ہے۔ اللہ اکبر کہنے لگے کہ اس پوچھ میں جو لذت تھی وہ کسی چیز میں نہیں ہے اب میرے بھائیو اور بہنو! جب بندہ اللہ کے

Marfat.com

سامنے اور اللہ کو ان آنکھوں سے دیکھے اور بھرپور جسم اور جوانی کے ساتھ اور پھر اللہ تعالیٰ پوچھے کہ میرے بندے تیرا کیا حال ہے اس پوچھ کی کیا لذت ہوگی۔ دونوں جہانوں کا سردار وہ کام لے کر آیا ہے کہ جو اس زمین سے آپ کو اُٹھا کر عرش کے اوپر تک لے جائے ان گھروں سے جی لگانا چھوڑ دو۔ ان گارے مٹی کے گھروں سے جی لگانا چھوڑ دو ان گاڑیوں میں عزت سمجھنا چھوڑ دو ان سونے چاندی کے دھوکے سے نکل آؤ میری بہنو! تمہاری عزت یہ ہے کہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہو تمہاری عزت یہ ہے کہ تم حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی صف میں کھڑی ہونے والی ہو تمہاری عزت یہ ہے کہ تم حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی صف میں کھڑی ہونے والی ہو ارے یہ عزت تھوڑی ہے کہ ایک ایمان والی عورت ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کی بیگمات کی دعوت کر رہی ہو اور ایک وقت میں سب کو اپنے گھر میں کھانا کھلا رہی ہو۔ یا رسول اللہ آج امہات المؤمنین کی ہماری ماؤں کی دعوت ہے ساری مائیں بھی آ رہی ہوں اور اللہ کا نبی بھی آ رہا ہو اور دونوں میاں بیوی دو جہانوں کے سردار کا اپنے گھر میں استقبال کر رہے ہوں۔ مزہ تو آئے زندگی کا۔ یہ کیا کھوکھلی زندگی ہے دنیا کی امریکہ کی زندگی تو اور بھی کھوکھلی ہے بیچارے چہرے اور ہیں اندر سے کچھ اور ہیں اور یہ چہروں کی مسکراہٹ تو صرف دکھانے کے لیے ہے اندر تو پتا نہیں کیسے ویرانوں کا راج ہے اللہ جل جلالہ نے ہمیں تبلیغ کا کام دیا ہے اللہ ہمارا مطلوب اللہ کے حبیبؐ ہمارے مطلوب اللہ کے نبی کی زندگی ہماری مطلوب ہے اس کو رواج دینا ہمارا کام ہے۔

دینِ اسلام میں عورتوں کی ذمہ داریاں

اس زندگی کو رواج دینے کے لیے پہلی صدی میں مرد بھی نکلے اور عورتوں نے صبر کیا ہے اور بچوں کو تیار کیا ہے مردوں کو تیار کیا ہے خاوندوں کو تیار کیا ہے اور خود بھی نکلی ہیں اللہ کا پیغام لے کر خود بھی پھری ہیں حضرت اُمِ حرام بنت ملحان کی قبر قبرص میں ہے اپنے خاوند کے ساتھ گئیں تھیں وہیں شہید ہوئیں وہیں اپنے خاوند کے پاس انکی قبر ہے چھوٹے

چھوٹے بچے قربان ہوئے حضرت عاتکہ بنت زید یہ بڑی خوبصورت صحابیات میں سے ہیں اور شاعرہ بھی تھیں اور عالمہ بھی تھیں حضرت ابو بکر کے لڑکے عبداللہ سے شادی ہوئی وہ بھی بڑے خوبصورت تھے میاں بیوی میں ایسا پیار پڑا کہ تبلیغ میں جانا چھوڑ دیا نماز تو پڑھتے ہیں عبادات تو کرتے ہیں صرف تبلیغ میں جانا چھوڑ دیا۔اس زمانے میں فضا ایسی تھی کہ گھر میں بیٹھنا جرم بن جاتا تھا حضرت ابو بکرؓ نے کہا بیٹا تو گھر میں ہی بیٹھ گیا تجھے اللہ کے راستے میں جانا چاہئے۔ایک دفعہ سمجھایا انسان کمزور ہے پھر محبت آدمی کو ویسے ہی گرا دیتی ہے دو تین دفعہ سمجھایا جب نہیں سمجھے تو بیٹے کو کہا کہ طلاق دے دو وہ ہکے بکے اور حیران رہ گئے اور ایک بات یاد رکھو آج کل کے ماں باپ کے کہنے پر طلاق دینا جائز نہیں ہے یہ یاد رکھنا کہیں اس بات سے کوئی اور دلیل نہ نکال لینا آج کل کے ماں باپ کو تو دین کی ہی سمجھ نہیں ہے انہیں کیا پتا کہ آخرت کا نفع کس چیز میں ہے وہ تو ابو بکر صدیقؓ تھے کہ جن کی ناراضگی اللہ کے رسولؐ کی ناراضگی تھی اور اللہ کے رسولؐ کی ناراضگی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی تھی اب اگر طلاق دیں تو گھر اجڑتا ہے نہ دیں تو آخرت اجڑتی ہے آخر مجبور ہو کر طلاق دے دی کہا دنیا تو فانی ہے طلاق دے دو ایک طلاق دے دی ایک دن لیٹے ہوئے تھے حضرت ابو بکر پاس سے گزرے اور ان کو کچھ خبر نہیں اپنے خیالوں میں گم یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

اَعَاتِکَ لا اَنْ فَاطِمَا ذَرَّ شَارِقٌ
وَمَضْنَا ہُ عُمْرِ الْحَمَامِ مَطوَّقَا
اَمَاتِکَ قَلْبِیْ کُلُّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ
اِلَیْکِ بِمَا تُحْصِی النُّفُوْسِ مُعَلَّقَا

اے عاتکہ جب تک سورج چمکتا رہے گا میں تجھے نہیں بھول سکوں گا تیری یاد مجھے ستاتی رہے گی اور جب تک کبوتر پیلو کے درخت پہ بیٹھ کر اللہ کی تسبیح پڑھتا رہے گا تو مجھے یاد رہے گی دن میں بھی اور رات میں بھی میرا دل تیرے ہی گرد گھومتا ہے حضرت ابو بکرؓ نے سنا تو ترس آ گیا کہا بیٹا دوبارہ نکاح کر لو۔لیکن وہ تازیانہ ایسا پڑا کہ پھر حضرت عبداللہ گھر میں نہیں بلکہ اللہ کے راستے میں سینے پہ جا کر تیر کھایا ہے اور عمر کیا تھی تیس سال عین جوانی کا عالم سینے میں تیر لگا تقدیر غالب آ چکی تھی جب تیر کو نکالنے لگے تو لکڑی ٹوٹ گئی اور دستہ اندر ہی

Marfat.com

رہ گیا اور وہ چونکہ نوک دار ہوتا ہے تو اس نے اندر زخم کر دیا تھا خون بند نہیں ہوا اور خون نکلتے نکلتے آخر شہید ہو گئے اب جب میت شہید کی آئی تو حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر یہ تین اشعار پڑھے۔ مجھے بھی میرے رب کی قسم ہے کہ آج کے بعد میرے جسم پر کوئی نرم کپڑا نہیں آئے گا اور میرا جسم بھی غبار آلودہ رہے گا اور میری آنکھ اے عبداللہ تجھے یاد کر کے روتی رہے گی اب میری آنکھ کا پانی بھی شاید مرتے دم تک خشک نہیں ہوگا میری آنکھ کتنی خوش قسمت تھی جو تیرا دیدار کیا کرتی تھی اور تو اللہ کے کلمے کو لے کر پھرا اور اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔ جب نیزے بلند ہوئے اور تلواریں آپس میں ٹکرائیں تو تو بھی اللہ کی رضا کے لیے میدان میں کود گیا یہاں تک کہ موت نے تیرے جسم کو سرخ کر دیا۔ جب تک سورج نکلے گا اور رات آئے گی تیری یاد مجھے پریشان کرے گی اور جب تک حمامہ کبوتر اللہ کی تسبیح پڑھے گا درختوں پر بیٹھ کر میں بھی تجھے یاد کر کر کے رویا کروں گی۔

اَئـلَیْکِ لا تَـنْـفَـدُ عَیْـنِـیْ حَـزِیْـنَـۃً
عَـلَیْکَ وَلا یَـنْـفَـکُّ جِـلْـدِیْ اَغْـبَـرَا
لِـلّٰـہِ عَیْـنًـا مَـرَّ آفَۃً مِّثْلُھُـہٗ
اَقَـرَّ وَاَحْـمـیٰ فـی حَیَـایَ وَاَصْـفَـرَا
اَلَـی شَـرَتِ الْاَ سِـنَۃَ فِیْھَـا خَـادَعَ
اِلَـی الْمَوْتِ حَتّٰی یَدْرِکَ الموتِ اَحْمَرَا
مَـدَی الدَّ ھـرِ حِیْـنَ غَـنَّـتْ حَـمَامَۃُ اَیْکَتَا
وَمَـا تَـرِدُ اللَّیْـلُ الـصَّبَـاحُ الْـمُـنَـوَّرَا

یہ گھر اُجڑے صحابہ کے اور کلمہ سو سال کے اندر اندر عرب سے نکل کر پوری دنیا میں پھیل گیا تو میرے محترم بھائیو اور بہنو ایک عرصہ ہو گیا ہم اپنی ذمہ داری بھول گئے حضرت بشیر ابن عقربہ معصوم بچے تھے ان کی والدہ پہلے ہی انتقال کر گئی تھیں والد اللہ کے راستے میں چلے گئے بیٹے کی ذمہ داری کتنی بڑی ہے مگر اُسے چھوڑ کر اللہ کے راستے میں گئے ہوئے ہیں حضور منع نہیں کر رہے کہ بچے کو سنبھال نہ جا تو حضورؑ اور آپ کا لشکر واپس آیا تو

بشیرؓ کہتے ہیں میں مدینے سے نکل کر ایک چٹان پر بیٹھ گیا اور اپنے والد کی واپسی کی راہ دیکھنے لگا جب سارا لشکر گزر گیا تو بشیرؓ کہتے ہیں میرا دل دھڑکا تو میں فوراً حضور کی طرف دوڑا اور ان کے سامنے آ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَاذَا فَعَلَ اَبِیْ میرا باپ کہاں ہے نظر نہیں آیا۔ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ تو کہتے ہیں کہ حضورؐ میری آنکھوں سے آنکھیں نہیں ملا سکے اور یوں منہ پھیر لیا ثُمَّ اِسْتَقْبَلْتُہٗ میں پھر سامنے آیا تو حضورؐ کی آنکھیں ایک دم بھر آئیں اور آنسو نکل آئے میں نے جب آپؐ کو روتے دیکھا تو اَجَحْشْتُ بِالْبُکَاءِ تو میں حضورؐ کی ٹانگوں سے لپٹ کر رونے لگا اور کہا یا رسول اللہؐ نہ میری ماں رہی اور نہ میرا باپ رہا تو حضورؐ نے مجھے گود میں اُٹھا لیا اور گلے سے لگا لیا اور فرمایا اَمَا تَرْضٰی اَنْ یَّکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَبَاکَ وَعَائِشَۃُ اُمُّکَ اے بشیر کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ اللہ کا رسول تیرا باپ اور عائشہؓ تیری ماں بنجائے انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ میں خوش ہوں میں راضی ہوں۔ ہم تو میرے بھائیو اور بہنو انکے ماننے والے ہیں ہم کوئی امریکہ کے ماننے والے ہیں یا روس کے ماننے والے ہیں؟ ہمارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ ہیں ہماری عورتوں کے لیے نبیؐ کی بیویاں نمونہ ہیں ہمارے بچوں کے لیے صحابہ کی اولاد نمونہ ہیں۔ ہمارا کام کیا ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کے دین کے لیے ہماری زندگیاں لگ جائیں تو لگ جائیں۔ اللہ اس زندگی کی قیمت ڈالے گا اور مول پڑے گا میرے رب کی قسم قیامت کے دن پکار پڑے گی کہاں ہیں آخری دور میں نبیؐ کے پیغام کو لیکر پھرنے والے دل کا وجدان کہتا ہے کہ پکار پڑے گی اور جنت کی ایک ہوا لگے گی تو سارے دکھڑے بھول جائیں گے اور ہم پر وہ غم نہیں آئیں گے جو صحابہؓ پر آئے ہم پر وہ تکلیفیں نہیں آئیں گیں جو صحابہؓ کے بیوی بچوں پر آئیں۔

صحابہ اکرامؓ کی دین اسلام کے لیے قربانیاں

حضرت جعفر طیارؓ پنتیس برس کی عمر میں شہید ہوئے تین چھوٹے چھوٹے بیٹے

تھے عبداللہ عون ۔محمد جب لشکر سے ان کی شہادت کی خبر ملی تو حضورؐ بے قرار ہو گئے صبر نہیں ہوا۔سیدھے حضرت جعفر کے گھر گئے (آخر وہ چچا زاد بھائی تھے) دیکھا کہ حضرت اسماء روٹی پکا رہی تھیں اور تینوں بچے صحن میں کھیل رہے تھے حضرت اسماء کہتی ہیں میں نے چہرے پہ غم کے آثار دیکھے تو میرا دل دھڑکا مگر حضورؐ کے احترام میں پوچھا نہیں حضورؐ نے فرمایا جعفر کے تینوں بیٹے میرے پاس آ جائیں حضورؐ نے تینوں کو گود میں لے لیا اور اس کو پیار کریں اور روئیں اس کو پیار کریں تو روئیں اب مجھ سے صبر نہیں ہوا میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ مَاذَافَعَلَ جَعْفَر یارسول اللہ میرے جعفر کو کیا ہوا تو حضورؐ نے فرمایا اے اسماء صبر کرو وہ تو شہید ہو گئے یہ خبر سن کر حضرت اسماء بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔لیکن ان کی شہادت نے پورے اردن میں اسلام کو زندہ کر دیا۔تو میرے بھائیو اور بہنو امریکہ میں تو آ گئے مگر اپنے آپ کو تو نہ بھولو اپنی ہستی کو نہ بھولو آپ کو اللہ نے بڑی دولت دی ہے کلمے والی دین والی ایمان والی اور نبیؐ کی غلامی والی اس کی قدر کرو مال و دولت زیور کپڑا آنی جانی چیزیں ہیں لیکن میرے بھائیو اور میری بہنو اس تبلیغ کو اپنا کام بنا کر پوری دنیا میں اس کو پھیلانے کی نیت کرو اپنے بچوں کو اس پر تیار کرو اور اپنے والدین کو تیار کرو اپنے خاوند کو تیار کرو اور اپنے گھر کی ضرورتیں گھٹا لو تو تبلیغ کا کام آسان ہے اپنے گھر کو سادگی پہ لے آؤ اپنے کپڑے سادہ بنا لو اپنے زیور سادہ بنا لیں اور اپنی جوتیاں سادہ بنا لیں اپنی سواری کو سادہ بنا لیں اپنے گھر کی زیب و زیبائش کو سادہ بنا لیں تو دین پر چلنا بہت آسان ہے اور تبلیغ کی محنت بہت آسان ہے اور اگر گھر ایسا ہونا چاہیے صوفہ سیٹ ایسا ہونا چاہیے گاڑی ایسی ہونی چاہیے اگر یہ حال رہا تو پھر تو نہ آپ کے پاس وقت بچے گا نہ پیسہ اگر آپ سادگی پر آ جائیں تو اللہ پاک جنت میں ایسے ایسے جوڑے پہنائے گا کہ سارا کچھ بھول جاؤ گی۔

جنت کی حوریں

اگر اللہ تعالیٰ جنت کی عورت کا دوپٹہ اس دنیا میں ایک مرتبہ لہرا دے تو سارے جہان میں خوشبو پھیل جائے روشنی پھیل جائے ہمت اور حوصلے کے ساتھ اپنے نام لکھواؤ اور

اپنے ارادے لکھواؤ ہم نے واپس جانا ہے ہم دعاء کر دیتے ہیں دعاء کے بعد بہن اُٹھ کر بہنوں کے نام اور ارادے لکھے۔ایک بات تو ابھی طے کرو کہ ہمارے گھر میں کوئی بے نمازی نہیں بچے گا سب کو نماز پر لے کر آنا ہے اور میری بہنو برقع کو رواج دو اپنی پہچان کرواؤ اے ان یورپی عورتوں کی نقالی نہ کرو یہ تو بیچاری معذور ہیں جھنم کا ایندھن ہیں ان بیچاروں کی نہ تو دنیا بچی نہ آخرت بچی ان کو دیکھ کر تو رونا آنا چاہیے اللہ پاک نے آپ کو ایمان کی دولت دی ہے آپ کو اللہ نے رسالت کی تصدیق کی دولت دی ہے اپنی پہچان کراؤ اپنا تشخص قائم کرو جو عورت برقع کو رواج دے گی یہاں وہ پورے امریکہ پر اللہ کی رحمت کے اترنے کا ذریعہ بن جائے گی۔یہ معمولی اللہ کا حکم نہیں ہے میری بہنو یورپ نے اس حکم سے منہ موڑا آج اپنے آپ سے بھی تنگ ہوئے پڑے ہیں اللہ رب العزت نے ہمیں پاک زندگی عطاء فرمائی ہے۔ہمارے علاقے کا واقعہ ہے ایک شخص نے اپنے کمرے میں اپنے کسی بزرگ کی تصویر لگائی ہوئی تھی شادی ہوئی جب عورت یا لڑکی کمرے میں آئی تو اس نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا مرد بولا کیا کرتی ہو لڑکی بولی نامحرم کی تصویر ہے مرد بولا یہ میرا پیر ہے۔کہنے لگی کہ تیرا پیر تو ہے میرا پیر نہیں مجھے تو اللہ پاک نے پردے کا حکم دیا ہے۔میری بہنو یہاں برقعے کو رواج دو نمازوں کو رواج دو ذکر و تلاوت کو رواج دو اور اپنی زندگی کو سادہ کرلو اپنے خاوندوں سے کہدو کہ ہمیں بڑی گاڑی نہیں چاہیے بڑا گھر نہیں چاہیے زیادہ فرنیچر نہیں چاہیے یہ دنیا کا مال ہے دھوکے کا گھر ہے یہیں کا یہیں رہ جائے گا۔

اس حرص وہوس کو چھوڑ میاں
کیوں دیس بدیس پھرے مارا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا
جب لاد چلے گا بنجارہ

سب کچھ یہیں چھوڑ کر چلے جانا اپنے اللہ کو راضی کرنے کی بات کرو اور دوسروں کو بھی آخرت کی زندگی یاد دلاؤ۔

اور دعائیں کرو کہ اللہ پاک سارے عالم میں دین اسلام کو پھیلا دے اور یہ نیت تو آج ہی کرو کہ آج کے بعد کسی کے گھر میں بے نمازی نہیں رہے گا قرآن پڑھیں گی ذکر کیا

Marfat.com

کریں وجود پر بُرقعہ پہنیں گی اور اپنی زندگی کو سادگی پر لائیں گیں۔ آہستہ آہستہ لاؤ اپنے آپ کو اماں جی ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نیا جوڑا پہنا اور اپنے آپ کو دیکھ رہی تھیں حضرت ابوبکر صدیق ؓ پاس تھے کہنے لگے بیٹی عجب میں نہ آ اللہ کی نگاہ تیرے اوپر سے ہٹ گئی ہے۔ اللہ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہوا ہے وہ جس دن سے پیدا ہوا ہے آپ کے لیے اسی دن سے زیور بنا رہا ہے وہاں جا کر زیور اور کپڑے کے خوب شوق پورے کرنا جنت میں ایک جمعہ بازار لگتا ہے اس میں خوبصورت شکلیں لٹکی ہوئی ہیں اس کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ اگر آپ کو یہ پسند ہے تو میں آپ کے لیے حاضر خدمت ہوں۔ شکل ہی ویسی ہو جائے گی۔ یہاں تو خالی شیڈ بدلتے ہیں وہاں اللہ پوری شکل ہی تبدیل کر دیں گے۔ اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق دے۔

﴿ اللّٰهم لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّکَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. ﴾

اے اللہ اے ہمارے رب اے ہمارے مالک اے ہمارے خالق آج تیرے نبی کی امت برباد ہوئی پڑی ہے تیرے نبی کی امت ٹکڑے ٹکڑے ہوئی پڑی ہے اسے باطل نے بھی برباد کیا اسے اپنوں بھی کاٹا آج ان کا خون بھیڑ بکری سے زیادہ سستا ہے اے اللہ ہماری عزتیں لٹ گئیں ہمارے گھر لٹ گئے ہماری دنیا بگڑی ہماری آخرت بگڑی اے اللہ ہم چاروں طرف برباد ہوئے پڑے ہیں اے اللہ اے ہمارے رب اپنے فضل کے دروازے جو ہمارے گناہوں کی وجہ سے بند ہوئے پڑے ہیں اب تو اپنے فضل وکرم سے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اے اللہ ہماری بگڑی کو بنا دے اے اللہ ہم بڑے کمزور ہیں اے اللہ ہم نے دیکھا ہے کہ معذور بچے کی طرف ماں باپ کی خصوصی توجہ ہوتی ہے اے اللہ ہم بڑے معذور اور کمزور ہیں وہ تو تیرے نبی ؐ کے ساتھی تھے جنہوں نے تیرے نبی ؐ کا دیدار کیا فرشتوں کو اترتے دیکھا قرآن اترتے دیکھا ان کے ایمان قوی نہ ہوتے تو اور کیا ہوتا اے اللہ ہم تو اپنے اردگرد زنی کو دیکھتے ہیں شرابوں کو دیکھتے ہیں تیری نافرمانی کو دیکھتے ہیں چاروں طرف سے ہمیں گناہ کی دعوت ہے اور شیطان کی دعوت بڑی قوی ہے اے اللہ

Marfat.com

ہمارے ایمان بڑے کمزور ہیں اے اللہ تو نے باطل کو بڑی ڈھیل دے دی ہے اے اللہ اب تو ان کی لگام کھینچ لے اے ہمارے اللہ انہوں نے کروڑوں انسانوں کو جھنم واصل کر دیا اے اللہ اس شیطانی زندگی نے ارب ہا ارب انسانوں کو ختم کر دیا ہمارے بچے بھی بگڑ گئے ہماری اولادیں بھی بگڑ گئیں اے اللہ ہم تجھ سے دور جا بھٹکے ہم راستے سے دور جا گرے۔ ان تند و تیز ہواؤں میں ہمارے ٹمٹماتے چراغ کی کیا حیثیت ہے اے اللہ ہم کسی قابل نہیں ہیں اے اللہ ہمیں اپنا خود پتا ہے کہ ہم کیا ہیں اے ہمارے اللہ تو رحم فرمادے اگر تو نے حساب سے بچالے اور اس امت پر رحم فرمادے جو عرب و عجم میں پھیلی ہوئی ہے اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ تیرے نبی کی اولادیں مرتد ہو گئیں یہ قبیلہ عرب تیرے دین سے نکل گیا اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ تیری نبی کی اولادیں مرتد ہو گئیں یہ قبیلہ عرب تیرے دین سے نکل گیا اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ تیرے نبی کی امت جو تیرے پیغام کو لے کر پھرنے والی تھی آج اسی نبی کی امت تیرے پیغام کو چھوڑ کیا بیٹھی تیرے کلمہ کا ہی انکار کر بیٹھی تیرے نبی کا انکار کر بیٹھی اے ہمارے رب ہمارے قصوروں کو معاف کر دے اب تو دروازہ کھول ہی دے چار سو سال سے اس امت کا ستارہ ڈوبا پڑا ہے اور یہ امت ذلت کی پستیوں میں گری پڑی ہے اے اللہ تیرے وہ مقرب بندے اور بندیاں جنہیں تو دنیا میں دین کے چمکنے کا ذریعہ بناتا ہے اب تو انہیں وجود دے ہی دے ہم نے تو تیری زمین کو گندہ کیا ہے گناہوں سے بھر دیا ہے اس دھرتی کا کلیجہ جل گیا ہے یہ زمین بھی ٹکڑے ہو گئی ہے اے اللہ یہ فضائیں تیرے نام کو ترس گئی ہیں یہ درخت تیرا نام سننے کو ترس گئے ہیں یہ پہاڑ یہ وادیاں تیرا نام سننے کو ترس گئیں ہیں یہ انسانیت کفر کی وادیوں میں بھٹک گئی اے اللہ تیرے لیے ہدایت دینا کوئی مسئلہ نہیں اے ہدایت پر کامل قدرت رکھنے والے اللہ اب تو ہدایت کا در کھول دے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کھول دے۔

﴿وصلّی اللّٰہ تعالیٰ علی النبی الکریم محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین﴾

Marfat.com

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
یَاأَیُّھَاالنَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ (سورۃ البقرۃ آیت:۲۱)﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں پیدا کرتے ہوئے نہ ہم سے مشورہ لیا نہ ہمیں پوچھا نہ ہمیں بتایا۔ ھُوَالَّذِی خَلَقَکُمْ اسنے پیدا کردیا۔ بنادیا۔ پھر کسی کو مرد بنادیا کسی کو عورت بنادیا۔ فَاِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی (سورۃ حجرات آیت:۱۳) ہم مرد بیٹھے ہیں اُدھر خواتین بیٹھی ہیں ہم میں سے نہ کسی نے چاہا نہ کسی نے درخواست پیش کی کہ مجھے مرد بنایا جائے یا مجھے عورت بنایا جائے۔ وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوْبًاوَّ قَبَائِلَ (حجرات آیت:۱۳) پھر اس نے آگے خاندان بھی مختلف کردیئے کسی نے کوئی درخواست نہیں کی کہ مجھے اس خاندان میں پیدا کیا جائے۔

انسان کی حقیقت

تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہم اپنے بننے میں محتاج محض ہیں اپنے قد، رنگت میں، جسمانی ساخت میں، پھر جنس میں مرد و عورت ہونے میں پھر خاندان میں جب ہم نے آنکھ کھولی تو پتا چلا کہ میں لڑکا ہوں۔ میں لڑکی ہوں میرا یہ خاندان ہے میری یہ شکل ہے پھر جب تھوڑا سا شعور بیدار ہوا تو دائیں بائیں ایک کائنات نظر آئی۔ ایک جہان وہ تھا جس میں نو مہینے گذارے اس وقت اس جہان کا پتہ ہی نہ تھا پھر جب اس جہان میں آیا تو بڑا خوبصورت نظر آیا وادیاں بھی ہیں پہاڑ بھی ہیں سبز پوش بھی ہیں سفید پوش بھی سیاہ پوش بھی ہیں سفید بالکل سفید برف سے ڈھکے ہوئے بڑے بڑے میدان پھر کہیں پھول کہیں پھل کہیں پرندے اور پرندوں کی چہچاہٹ کہیں مہک یہ سارا نظام جب دیکھا تو جی لگ گیا یہاں رہنے کو جی چاہنے لگا۔ ابھی شعور مکمل نہیں ہوا مگر دل لگنے لگا دنیا کی رونق میں مگر اچانک کسی کے گھر سے آہ و بکاہ کی آواز آنے لگی یا اپنے ہی گھر میں رونا دھونا شروع ہوا پوچھا کیا ہوا۔ کہا فلاں مر گیا۔ یہ موت

Marfat.com

کیا ہوتی ہے اچھا اتنے خوبصورت گھر بنا کر مر جاتے ہیں چھوڑ جاتے ہیں معصوم ذہن کو ایک دھچکا لگا۔ تو ایک تازیانہ قدرت نے لگایا کہ یہ رہنے کی جگہ نہیں ہے یہ دھوکے کا گھر ہے یہ کوچ کا مقام ہے یہ گزرگاہ ہے یہ اسٹیشن ہے جہاں چند گھڑی انسان ستاتا تو ہے مگر رہتا نہیں ۔بیٹھتا تو ہے مگر اسے گھر نہیں بناتا اسے منزل کی فکر ہوتی ہے ۔ مسافر شب سے چلتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے۔

جن کی منزل دور ہو ان کا پہیہ تیز ہوتا ہے گھوم رہا ہوتا ہے وہ خراماں خراماں نہیں چلتے تو ایک معصوم بچے نے آہ و بکاء سنی کسی کو دیکھا گریبان پھاڑ رہا ہے کسی کو دیکھا کہ اپنی چوڑیاں توڑ رہی ہیں کسی کو پانی پلایا جا رہا ہے کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔

تو وہ حیران ہو کر دیکھتا ہے کہ دادا کو دادی کو یا نانا کو نانی کو کہ ایک دم کیا ہوا ان کی آواز بند ہوگئی اور ایک دم ان کی آنکھوں کی شمع بجھ گئی اور ایک بولتا جیتا جاگتا وجود ایک دم ساکت ہوگیا۔

حضرت علی سیدہ فاطمہؓ کی قبر پر

حضرت علی نے یہ اشعار پڑھے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دفن کر کے۔

مَالِیْ وَقَفْتُ عَلَی الْقُبُوْرِ مُسَلِّمَا
قَبْرُ الْحَبِیْبِ فَلَا یَرُدُّ جَوَابِیْ
پھر ان کو پکارا یَا فَاطِمَۃُ جواب نہیں آیا
پھر ان کو پکارا یَا فَاطِمَۃُ جواب نہیں آیا
پھر ان کو پکارا یَا فَاطِمَۃُ جواب نہیں آیا

پھر انہوں نے یہ شعر پڑھا کہ یہ کیا ہوا کو فاطمہ کو جس کو میں نے جب پکارا اس نے لبیک کہا سوتی کو پکارا تو فوراً اُٹھ کھڑی ہوئی۔کام کرتی کو بلایا تو کام چھوڑ کر آ گئی گرمی

Marfat.com

میں پکارا تو گرمی میں لبیک کہا سردی میں پکارا تو سردی میں لبیک کہا تو آج مین پکار رہا ہوں۔ جواب نہیں دے رہی کیا ہوا؟

قَبرُ الْحَبِیبِ فَلا یَرُدُّ جَوَابِیْ

یہ تو میری محبوب تھی آج مجھ سے بول کیوں نہیں رہی او ہو پتا چل گیا

لِکُلِّ اجْتِمَاعٍ مِن خَلِیْلَیْنِ فُرْقَةٌ
وَکُلُّ الَّذِیْ قَبْلَ الْمَعَاتِ قَلِیْلٌ

یہ دنیا کی زندگی دھوکہ ہے ابھی تو مل بیٹھے بھی نہ تھے کہ موت نے ہمیں جدا کر دیا اور اُسے مٹی میں دبا دیا اور مین زندہ کھڑا ہوا اں مجھ پر یہ راز کھل گیا۔

اِنَّ افْتِکَا دِیْ اَحْمَدَ بَعْدَ فَاطِمَه
دَلِیْلٌ عَلٰی اَنْ لَّا یَدُوْمُ خَلِیْلٌ

دیکھو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آج فاطمہ ؓ کو بھی کھو دیا یہ دلیل ہے اس بات کی کہ یہ دنیا پائیدار نہیں۔ اس دنیا کا کوئی گھر سلامت رہنے والا نہیں ہائے ہائے دیکھو کتنے ارمانوں سے گھر بنایا تھا آج اپنے ہی مٹی میں دبا کر آ گئے ہاں ہاں ان گھروں میں مرنے والوں کو نہیں رکھا جاتا یہاں زندوں کے لیے مقام ہے یہی دنیا کی ریت ہے ایک دن ایسا آئے گا کہ اس گھر بنانے والے کا نام اور تذکرہ بھی بھول جائے گا اور یہ بھی بھول جائے گا کہ کبھی مل کر بیٹھے بھی تھے۔ اس جہان کی فطرت بے وفائی ہے بھول جانا ہے اس جہان کی فطرت مٹنا ہے بچنا نہیں ہے۔ کہتے ہیں ناں کہ میں تو مرتے مرتے بچا ارے ایک دن بچتے بچتے مر ہی جاؤ گے وہ دیکھو جنازے اُٹھ رہے ہیں ایک دن ہمارا بھی جنازہ اُٹھے گا۔ تو جی لگتے لگتے ایک ضرب لگی کہ یہاں تو مرتے بھی ہیں۔ بڑے عالی شان بستروں کو چھوڑ کر مٹی میں ایسے جا کر سو گئے جیسے شمع جلتے جلتے بجھتی ہے اور اپنا وجود بھی مٹا جاتی ہے۔

Marfat.com

موت کا جھٹکا

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿ اَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّ زِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ﴾ (سورۃ الحدید آیت:۲۰)

تم دیکھتے نہیں ہو کہ ایک کاشکار کیسے کھیتی کو تیار کرتا ہے وہ سرسبز ہوتی ہے لہلہاتی ہے پھر وہ پیلی ہونا شروع ہوتی ہے پھر خشک ہو جاتی ہے تو کل تک جو کاشتکار ڈنڈے لے کر چڑیوں کو بھگا رہا تھا وہ کاشتکار ہے اس نے درانتی پکڑی ہوئی ہے اور ایک ایک پودے کو کاٹتا جا رہا ہے۔ پھر تھریشر سے کیسے اس کے پرزے پرزے کر کے اڑا رہا ہے اور دانے نکال رہا ہے ایسے ہی پرزے پرزے کر کے تم ان گھروں سے اُڑا دیئے جاؤ گے جیسے گندم کا بھوسہ اڑا دیا جاتا ہے پچھلوں کو کوئی پرواہ نہیں ہو گی کون آیا تھا کس نے بنایا تھا چنگیز خاں نے کہا۔ میری اولاد بڑے بڑے ملکوں پر حکومت کرے گی بڑے بڑے محلات میں رات گزارے گی اور انہیں یاد بھی نہیں ہو گا کہ کوئی بوڑھا ان کے لیے اپنا خون دے کر یہ حکومت بنا گیا۔

موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ ہر نشے کو نکال دیتی ہے۔ یہ کھیل تماشا ہے مال کی دوڑ ہے۔ اچھا پھر کتنا کماتا ہے کتنا جمع کرتا ہے کوئی کمانے اور جمع کرنے کی حد ہے کہاں جا کر رکنا ہے کہیں تو رکو کہ آخرت کو بھی سوچ سکو کہیں تو کوئی آدمی اپنے آپ کو روک کر آگے کی فکر کرے نئے سے نئے منصوبے ایک کے بعد دوسرا ڈیزائن ایک منصوبہ ہمارے ساتھ ساتھ چل رہا ہے جو تیزی سے ہمیں موت کی طرف دھکیل رہا ہے ادھر ہم اونچی اونچی عمارتیں بنا رہے ہیں اور اُدھر ہم گہرے گڑھے کی طرف لڑھکتے چلے جا رہے ہیں ادھر بڑے خوبصورت لباس تیار ہو رہے ہیں اور اُدھر کفن کا لٹھا بھی بازار میں آ رہا ہے ادھر بڑے عالی

شان کھانے کھائے جارہے ہیں اور اُدھر قبر کے کیڑے بھی تیاری کررہے ہیں کہ آنے والے کی بڑی پلی ہوئی لاش ہے۔ یہ کتنے برس کی زندگی ہے۔ یہ جہان تو لوگ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں پھر بس ختم یا کوئی اور بھی زندگی ہے مرنے کے بعد چند دن روئے ہم پھر بھول گئے۔ تو یہاں آ کر ذہن خاموش ہو جاتا ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہے لیکن اگر انسان کی عقل سلیم ہو تو وہ اس دنیا سے جی ہٹا لیتا ہے دفع کرو اس دنیا کو جسے ہم نے چھوڑ ہی جانا ہے جس وجود کو مٹی نے کھانا ہے اس وجود کو گھنٹوں سجانا یہ بھی کوئی عقل مندی ہے جس حسن کو بڑھاپے نے کھا جانا ہے اس حسن کے پیچھے پڑ جانا یہ بھی کوئی زندگی ہے۔

حیات بعد الموت

تو پھر یہاں آ کر ہماری شریعت نے رہبری کی کہ موت کے بعد بھی ایک زندگی ہے اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ یُّتۡرَکَ سُدًی (سورۃ القیمۃ آیت ۳۶) اے میرے بندے یہ خیال دل سے نکال دو کہ موت کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے۔

﴿اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَہٗ بَلٰی قٰدِرِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ اَمَامَہٗ یَسۡئَلُ اَیَّانَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَۃِ. فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ وَخَسَفَ الۡقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ.﴾ (سورۃ القیمۃ آیت ۳ تا ۹)

تم یہ سوچتے ہو کہ ان ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا۔ ہاں ہم قادر ہیں اس بات پر کہ ان کی زندگی کا پرنٹ بھی تجھے واپس کروں گا۔ تو مجھ سے پوچھتا ہے کہ قیامت کب آئے گی۔ تو سنو۔ یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ. (سورۃ القیمۃ آیت ۱۰) جس دن آنکھیں پھٹ جائیں گی سورج بے نور ہو جائے گا اس دن تو پکارے گا مجھے بچاؤ میں کہیں بھاگنا چاہتا ہوں کہیں چھپ جانا چاہتا ہوں۔

کَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰی رَبِّکَ یَوۡمَئِذِنِ الۡمُسۡتَقَرُّ. (سورۃ القیمۃ آیت ۱۱ تا ۱۲)

دن گئے بھاگنے کے اب زمین پکڑ لے گا۔

یہ جو کشش ہے زمین کی اگر اسی کو اللہ دس گنا کر دے تو ابھی بھی ہم ہل نہیں سکیں گے وہ تو اللہ نے کشش کو ایک متوازن رکھا ہے۔

زمین نے پکڑ لیا اب کیا ہو گا۔ يُنَبَّؤُا الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ

(سورۃ القیمٰہ آیت ۱۳)

آج تیرا سارا کیا دھرا تجھے دکھا دوں گا۔

بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ. (سورۃ القیمٰہ آیت ۱۴ تا ۱۵)

آج تو دیکھے گا میں نے کیا کیا ہے آج تو بڑے عزر پیش کرے گا۔ پر نہیں کوئی عزر قبول ہو گا۔

میدان محشر

تو موت کے بعد کیا ہے اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا (سورۃ نبا آیت ۱۷) وہ ایک مقرر دن ہے۔

﴿ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴾ (سورۃ الدخان آیت:۴۰)

﴿ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا. وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ. أُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ. وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴾ (سورۃ الشعراء آیت:۹۰۔۹۱)

﴿ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ ﴾ (سورۃ الانبیاء آیت:۴۰)

﴿ وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ﴾ (سورۃ مریم آیت:۴۰)

﴿ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴾ (سورۃ الفجر آیت:۴۰)

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ. ﴾ (سورۃ الحاقہ آیت ۱۷).

وہ تم سب کو جمع کرے گا۔ گروہ در گروہ آ رہے ہیں۔ آسمان کھولے جا رہے

Marfat.com

ہیں۔ پہاڑ ریت بن گئے۔ جنت آ گئی۔ دوزخ آ گئی۔ ترازو آ گیا۔ یہ پل صراط آ گئی۔ اللہ خود بھی آ گیا۔ آج اللہ کا عرش بھی آ گیا فرشتوں نے اٹھایا ہوگا کندھوں پر اور جب اللہ کا عرش آئے گا اور اس کی ہیبت سے سارا میدان محشر بے ہوش ہو کر گر پڑے گا اور سب سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آئے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام عرش کا پایہ پکڑ کر کھڑے ہوئے ہیں اور پھر آواز آئے گی اے میرے بندو تم دنیا میں بولتے رہے جو چاہتے تھے بولا کرتے تھے اور میں خاموش رہا۔

﴿ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ اَنْصَتُّ لَکُمْ اَنْظُرُ اَفْعَالَکُمْ وَاَسْمَعُ اَقْوَالَکُمْ وَاَلْیَوْمَ اَنْصِتُوا لِیْ ﴾ حدیث مبارکہ

﴿ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ وَتُکَلِّمُنَا اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ. ﴾ (سورۃ یٰسین آیت ۶۵)

آج ہم ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ کلام کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔

انسانی اعضاء کی گواہی

اللہ کی قسم یہ جسم سب سے بڑا غدار ہے دشمن ہے اس دشمن اور غدار کو گھر بنا کر دے رہے ہیں۔ اس کو پلاٹ خرید خرید کر دے رہے ہیں اس کو شاندار لباس پہنا رہے ہیں یہ سب سے پہلے میرے خلاف بولے گا تو وہ آدمی حیرت سے دیکھے گا اور اللہ زبان کھولے گا اور وہ بولے گا سُحْقًا لَّکُنَّ ارے تیرا ستیاناس ہو۔ تو ہی میرے خلاف گواہی دے رہا ہے تیری خاطر ہی تو میں نے اللہ کی نافرمانی کی تھی۔ تمہیں سکھ پہنچانے کے لیے تو میں نے اللہ کے دین کو چھوڑ دیا تھا۔

وہ اعضاء بولیں گے۔ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ (سورۃ حٰم السجدہ آیت: ۲۱) آج ہمیں وہ بلوا رہا ہے جس اللہ نے ہر چیز کو بلوایا ہے گویائی دی گئی ہے ہماری کیا

Marfat.com

مجال ہے کہ ہم نہ بولیں۔

میدان اعمال

اگر نیکی وزن کے وقت بڑھ گئی تو جبرائیل اعلان کریں گے۔ ﴿اِنَّ فَلَانَةَ بِنْتِ فَلَانَةَ قَدْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهَا وَسَعُدَ سَعَادَةً لَا يَشْقٰى بَعْدَ هَا اَبَدًا﴾ (حدیث) بے شک فلاں فلاں کی بیٹی کی نیکیاں بڑھ گئیں اور ایسی خوش نصیب بن گئی کہ ہمیشہ سعادت ہی سعادت دیکھے گی کبھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھے گی۔

﴿اِنَّ فَلَانَةَ بِنْتِ فَلَانَةَ قَدْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهَا وَشَقٰى شِقَاقًا لَا يَسْعَدُ بَعْدَ هَا اَبَدًا﴾ (حدیث) فلانہ بنت فلاں کی نیکیاں گھٹ گئیں وہ آج ناکام ہوگئی اور ایسی ناکام ہوئی کہ اب آئندہ کبھی بھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھے گی۔

اس وقت اماں کہے گی اے میرے بیٹو اے میری بیٹیو میں نے تمہارے لیے کتنے دکھ جھیلے آج تھوڑا سا میرا ساتھ دو وہ کہیں گے جاؤ جاؤ تم تو ہماری ماں ہی نہیں بیٹی ماں کو گزارش کرے گی اسی طرح کی تو وہ کہے گی اِلَيْكَ عَنِّيْ دفع ہو جاؤ میرا تمہارا رشتہ ہی کوئی نہیں۔ عقل یہاں خاموش ہے مگر قرآن بول رہا ہے کہ سنبھل کے آؤ۔ کھیل نہیں ہے زندگی ضائع کرنے والی چیز نہیں ہے اس سے یا جنت بن رہی ہے یا جھنم بن رہی ہے کامیابی اور ناکامی کا معیار یہ ہے۔ تو جس کی کامیابی کا اعلان ہوگا وہ نعرہ مارے گا۔ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ۔ (سورۃ الحاقۃ آیت ۱۹،۲۰) آؤ آؤ میں پاس ہوگیا۔ کیسے پاس ہوئے۔

اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ۔ (سورۃ الحاقۃ آیت ۲۱،۲۲) مجھے معلوم تھا کہ میرا امتحان ہے اس لیے میں تیاری کرتا رہا۔

اوپر سے اعلان ہوگا۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ o فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ.

اللہ اس کو ایسی زندگی دے گا کہ حریر کے لباس آگے پیچھے ہزاروں خادم اور حوریں اور جنت کی بے بہا نعمتیں۔

Marfat.com

اور جس کی نیکیاں گھٹ گئیں اور نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں مل گیا وہ کہے گا یٰلَیۡتَنِیۡ اب اس کا میں کیسے ترجمہ کر کے بتاؤں جو شخص دکھ سے ہائے کرتا ہے اس کا ترجمہ ہو سکتا ہے؟ اس ہائے میں جو اس کی ناکامیوں کا درد ہے میں اس کا ترجمہ کیسے کروں تو وہ کہے گا ہائے میں لٹ گیا۔ دنیا میں کسی کا کاروباری نقصان ہو گیا۔ چوری ہو گئی ڈاکہ ڈل گیا جانی نقصان ہوا وہ کہتا ہے ہائے میں مر گیا اور پھر اس نقصان کی تلافی کر لیتا ہے۔ گھر بیچا تھا پھر خرید ار لیا وغیرہ وغیرہ شکست فتح میں بدل جاتی ہے لیکن آج نہیں آج اس عورت کی صدا سنو جو کہہ رہی ہے ہائے میں لُٹ گئی اس دردناک ہائے سے سامعین کے آنسو نکل آتے ہیں۔ اور پھر کہے گی لَمۡ اُوۡتَ کِتَابِیَهۡ (سورۃ الحاقۃ آیت ۲۵، ۲۶) کاش میرا پیپر مجھے نہ ملتا وَلَمۡ اَدۡرِ مَا حِسَابِیَهۡ مجھے تو پتا ہی نہ تھا کہ میرا حساب ہوتا ہے۔

مَا اَغۡنٰی عَنِّیۡ مَالِیَهۡ. هَلَکَ عَنِّیۡ سُلۡطٰنِیَهۡ. (سورۃ الحاقۃ آیت ۲۵، ۲۶)

نہ پیسا کام آیا آج۔ نہ سلطنت کام آئی آج۔

یہ خبر اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذریعے دی۔ اگر اللہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے یہ خبر نہ دیتا تو آج دنیا جانوروں سے بدتر ہوتی۔ دعائیں دیں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جنہوں نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ کر اُمت کو یہ پیغام پہنچایا اور اُن صحابہ کو اور ان کی بیویوں کو دعائیں دیں جنہوں نے اپنے جذبات کو اپنی قبروں میں دفن کر دیا اور اگلی نسل تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔

ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری

تبلیغ کا جو کام ہو رہا ہے یہ کوئی جماعت نہیں ہے یہ اس بات کی محنت ہے کہ ہم آخرت کے لیے کچھ زادِ راہ ساتھ لے لیں کچھ آخرت کی تیاری کر لیں۔ آخرت کا کچھ سودا ساتھ لے لیں۔ قیامت کا مالدار وہ ہوگا جس کے پاس ایمان اور عمل کا بڑا سرمایہ ہوگا۔ قیامت کا غریب وہ ہوگا جس کے پاس ایمان و عمل کھوٹا ہوگا ہم اس بات کے لیے عورتوں

اور مردوں کو جمع کر رہے ہیں کہ ایک مقررہ وقت پر آ کر کوئی ہماری آنکھ کا چراغ بجھادے گا اسی ماہ و سال انہیں گردش ایام اور انہی ہفتے کے سات دنوں میں سے کوئی ایک دن ایسا ہے۔ سر میں درد ہو تو فوراً گولی کھاتے ہیں۔ کیونکہ سر کا مسئلہ ہے بھائیو اور بہنو۔ یہ کتنا بڑا مسئلہ ہے کہ موت آ رہی ہے۔ یہ بڑی نادانی ہے کہ کوئی یوں کہدے کہ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ ہائے میری بہنو یہ وہ گھاٹی ہے کہ جس نے بڑے بڑوں کو رلا دیا۔

حضرت عمرؓ کو نماز پڑھتے ہوئے خنجر لگا یہ وہ عمرؓ ہیں جن کے اسلام لانے پر فرشتوں نے بھی خوشیاں منائیں۔ آخری وقت میں سر بیٹے کی گود میں تھا فرمانے لگے کہ میرا سر زمین پہ رکھدے۔ انہوں نے تعمیل حکم کی۔ تو منہ مبارک مٹی سے ملنے لگے اور فرمایا اے عمر تو ہلاک و برباد ہو گیا اگر تیرے رب نے تجھے معاف نہ کیا وَیلٌ لَّکَ یَاعُمَرُ اِنْ لَّمْ تَغْفِرَ رَبُّکَ حالانکہ یہ وہ عمر ہے جس کی بخشش کا قرآن میں اعلان ہو چکا ہے اس کے باوجود یہ حال ہے ام المومنین سید عائشہؓ آخری وقت ہے رو رہی ہیں اور رو رو کر پوری اُوڑھنی تر کر لی ہے۔ آج کی طرح کی اُوڑھنی نہیں۔ اوڑھی وہ ہوتی ہے جس سے کوئی بال نظر نہ آئے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے اماں جی آپ کیوں رو رہی ہیں آپ تو رسول اللہؐ کی وہ بیوی ہیں جن کی گود میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا۔ اماں جی فرمانے لگیں کہ عبداللہ ان باتوں سے مجھے دھوکہ نہ دے کاش میں کچھ بھی نہ ہوتی سمجھدار ہے وہ جو مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کرے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات عالی ہمیں بطور نمونہ دی ہے۔ آپؐ سارے عالم انسان حیات بر و بحر کے نبی بن کر آئے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین حبیب اللہ حبیب کے مقام کو ہم نہیں سمجھ سکتے جیسے اللہ تعالیٰ کو کوئی نہیں سمجھ سکتا اسی طرح حبیب کے مقام تک ہماری رسائی ناممکن ہے یہ ہمارے رہبر ہیں۔ جس مرد نے عورت نے اس کی رہبری میں زندگی گزار لی اس کی آخرت کی تیاری مکمل ہوگئی۔ اُس کی طرف ہم بلا رہے ہیں کہ اپنی زندگی کو حضرت محمدؐ کی مبارک زندگی کی طرف لے آئیں ان جیسا نہ اللہ نے بنایا ہے نہ بنائے گا۔ جان دار بھی بے جان بھی چرند پرند بھی جس کی نبوت کو تسلیم کریں۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کو غار ثور میں سانپ نے کاٹا پھر کاٹا حتیٰ کہ ان

کے آنسو آپؐ کے چہرہ انور پر گرے کیا ہوا۔ سانپ کاٹ رہا ہے۔ لعاب دہن لگایا یہ سانپ کیوں کاٹ رہا تھا یہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا تھا اور صدیقؓ کا پاؤں اس زیارت میں رکاوٹ ڈال رہا تھا۔ اس سانپ کا کاٹنا انتقاماً نہ تھا راستہ بنانے کے لیے تھا ایسے موذی بھی جس کے دیدار کو ترسیں۔ اس کی زندگی کو آج ہم نے گھروں سے نکال باہر کیا۔

معراج رسولؐ

اُوئے جس کا وجود اتنا طاقتور ہے کہ یوں پرواز ہوئی بیت اللہ سے بیت المقدس پھر یوں آسمان کی طرف پرواز ہے پہلا آسمان نہ کوئی جہاز نہ کوئی راکٹ۔ سلمان بن عبدالعزیز گورنر ریاض کہنے لگا کہ میرا بیٹا پہلا عرب ہے جو خلاء میں گیا ہے۔ اس کا بیٹا راکٹ پر سوار ہو کر گیا امریکہ سے قطر کا عروش کہنے لگا شیخ آپ غلط کہتے ہیں تمہارے بیٹے سے پہلے بھی ایک عربی خلاء میں گیا ہے تو بادشاہوں کی بات کاٹنا کوئی آسان ہے وہ غصے سے کانپنے لگا کہتا ہے کون ہے جو میرے بیٹے سے پہلے خلاء میں گیا ہے عربوں میں سے۔ عروش نے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو گورنر بولا غَلَبْتَنِیْ غَلَبْتَنِیْ اُوئے تو نے مجھے لاجواب کر دیا تو مجھے لاجواب کر دیا آسمان کھل گئے استقبال کے لیے پہلا آسمان آدمؑ نے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ دوسرے آسمان پر عیسیٰؑ ذکریاؑ نے استقبال کیا۔ تیسرے آسمان پر یوسفؑ نے استقبال کیا۔ پانچویں آسمان پر ہارونؑ نے استقبال کیا۔ چھٹے آسمان پر موسیٰؑ نے استقبال کیا۔ ساتویں آسمان پر ابراہیمؑ نے استقبال کیا۔ بیت اللہ دیکھا مَرحَبا بِالاِ بنِ الصَّالِح ماتھا چوما آگے روانہ کر دیا۔ سدرۃ المنتہا آ گیا جبرائیل بولے بس آگے ایک بالشت بھی جاتا ہوں تو جل کر خاک ہو جاتا ہوں آگے جبرائیل کی طاقت بھی ختم اگر جبرائیل پورے قد سے کھڑے ہوں تو سر عرش سے ٹکرائے اور پاؤں زمین سے ٹکرائیں اتنے بڑے وجود والے کی بس یہاں سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی پرواز شروع ہوئی ہے ابھی

Marfat.com

روحانی پرواز نہیں شروع ہوئی ابھی صرف جسمانی پرواز ہے آج تک عرش کسی کے لیے نہیں کھلا دیکھو اس عربی کے لیے آج عرش کے دروازے بھی کھل گئے آج ہمارا رسول اوپر پہنچ گیا اور اوپر ستر ہزار نور کے پردے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ایک اپنی نور کی تجلی ڈال دے تو سارا کچھ جل جائے تو یہ کیسا رسول ہے جو اللہ کو دیکھ رہا ہے اور جس کے سینے نے عرش کی ساری تجلیوں کو برداشت کر لیا جس کا سینہ اتنا وسیع ہے موسیٰ پر ایک تجلی پڑی تھی وہ بھی براہ راست نہیں پڑی تھی بلکہ کوہِ طور پر پھر وہاں سے آپ پر تو موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دن تک ہوش میں نہیں آیا اور یہاں تجلیات تو کیا پوری ذات ہی سامنے ہے اور سامنے ہی نہیں بلکہ بات ہو رہی ہے۔

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ.﴾

اے میرے محبوب تجھے تیرا رب سلام کہتا ہے۔ آپ نے عرض کیا۔ قربان جائیں اس نبی کی شفقت پر اتنے بڑے مقام پر پہنچ کر بھی اپنی امت کو نہ بھولے اتنے بڑے پیغمبر کے طرز زندگی کو ہم نے چھوڑ دیا۔

کہتے ہیں کہ کیا کریں جی پھر رسم و رواج بھی تو دیکھنے پڑتے ہیں۔ یہ بول بولتے ہوئے تیری زبان کیوں نہ کٹ گئی کہ تو نے رسول اللہ کو نہیں دیکھا رسم و رواج کو دیکھا کاش کوئی عورت یہ بھی کہتی کہ میں اپنے اللہ اور رسول کو ناراض نہیں کر سکتی تم باقی ساری اس محفل میں جاتی ہو تو جاؤ۔

محبت رسول کا انعام

ساہیوال میں ایک دھوبی کے بیٹے نے منگنی کے بعد چلہ لگا لیا داڑھی رکھ لی بارات گئی تو لڑکی والوں نے کہرام مچا دیا جب ہم نے دیکھا تھا داڑھی نہیں تھی۔ سارا خاندان لڑکے کو سمجھا رہا ہے کہ کوئی بات نہیں ہماری عزت کا سوال ہے آج منڈوا دو بعد میں پھر رکھ لینا بڑی منتیں کی گئیں اس لڑکے کی وہ بولا تو کیا بولا۔ بولا میرے بزرگو ایک طرف تمہاری

Marfat.com

عزت کا سوال ہے اور دوسری طرف میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کا سوال ہے اب آپ ہی بتا دیں کہ کس کی عزت رکھوں۔ گاؤں کا زمیندار چاچے بابے سارے پگڑیاں اتارنے پر آ گئے کہ ایک دفعہ منڈوا دو عزت کا سوال ہے وہ لڑکا بولا یہ گردن تو کٹ سکتی ہے مگر اپنی زندگی میں داڑھی مبارک نہیں کاٹنے دوں گا۔ لڑکی والوں نے لڑکی دینے سے انکار کر دیا۔ بارات واپس چلنے لگی لڑکا بولا کہ میں ساری دنیا کو ناراض کر لوں گا اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناراض نہیں کروں گا اتنے میں وہ بڑا زمیندار بولا کہ بھئی یہ ساری بارات چل کر میرے گھر آ جائے اور نقد اپنی بچی کا نکاح کر کے رخصت کر دیا۔

چوہدری زمیندار کا دھوبی کو لڑکی کی دینا آسان نہیں

یہ دیکھو کہ اپریل کے مہینے میں عرفات کی گرمی میں اُونٹ پر سوار ہو کر رو رو کر پانچ گھنٹے مسلسل دعاء مانگی ہے امت کے لیے۔ ان کا کوئی حق نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ فلاں کو بھی راضی کر لو فلاں کو بھی فلاں کو بھی۔ ارے اللہ کے رسولؐ کو راضی نہ کریں؟ ہاں مر کر ان کا سامنا نہ کرنا ہو۔ اگر سامنا ہونا ہے اور آنکھ سے آنکھ ملنی ہے اگر اتنا ہی کہہ دیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ تمہیں میرا خیال نہ آیا تو بتاؤ کہاں جا کر مرو گے۔ انتقال سے ایک ہفتہ پہلے عبداللہ ابن مسعود اور صحابہ ملنے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر رونے لگے اور فرمانے لگے کہ میرا تم کو آخری سلام ہو اور جو تمہارے بعد آئیں ان کو بھی کہہ دینا سلام میرا ایسی وفا اپنی امت کے ساتھ۔ اور ہمیں کس طرح اپنی آغوش رحمت میں لیا۔ ایک صحابی آئے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک ہے وہ جس نے آپ کو دیکھا اور آپ پر ایمان لایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات مرتبہ مبارک ہے اس کو جس نے مجھے نہیں دیکھا پھر بھی مجھ پر ایمان لایا۔ بھائیو ہم تو بڑی قیمتی چیز تھے ہم نے لوگوں کے کہنے پر اپنے آپ کو برباد کر لیا کہ یہ کیا کہے گا وہ کیا کہے گی وہ کیا سوچے گی۔

آواز سگاں کم نہ کنند رزق گداں را

کتوں کے بھونکنے سے کبھی کسی نے صبر کرنا بند نہیں کیا۔

جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے ہٹا رہے ہیں وہ

Marfat.com

ہمارے نزدیک کتوں سے زیادہ حیثیت نہ رکھیں۔ یہ ایمان اللہ ہم میں دیکھنا چاہتا ہے یہ گھر بیٹھے بیٹھے نہیں ملے گا اسی ایمان کو بنانے کے لیے ہم اپنی عورتوں کو بھی گھر سے نکال کرلائے ہیں اور خود بھی نکلے پڑے ہیں کس لیے یکسوئی کے ساتھ اللہ رسول آخرت قبر حشر کے تذکرے کرکر کے ایمان کو مضبوط کریں۔ دل مان جائے۔ حضرت عمرؓ رات کو گشت کررہے تھے ایک خاتون رات کو چرخہ کات رہی تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرکے شعر پڑھ رہی تھی۔

عَلَیکَ صَلوٰتُ اللّٰہِ وَصَلوٰتُ الْاَ بْرَارِ

کُنْتَ تَصِیًّا ھَجِیًّا بِالْاَسْحَارِ

رسول اللہ تھے آپ پر درود سلام ہو اللہ کا اور اس کے وفادار بندوں کا آپ تھے جو راتوں کو اُٹھ کر اللہ کے سامنے رویا کرتے تھے۔ اور اللہ سے ڈرنے والے تھے پتا نہیں آخرت میں اللہ مجھے ان سے ملنے دے گا بھی کہ نہیں کیونکہ زمانہ بڑے رنگ بدلتا ہے۔

وَالدَّھْرُ بِالْاَ ھْوَارِ۔

ایسی ہی عمل بھی بدلتا ہے پتا نہیں کس حال میں موت آتی ہے حضرت عمر فاروقؓ ان اشعار کو سن کر گر پڑے۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک دی۔ کون بتایا کہ عمر فاروق کہنے لگے میرے گھر میں عمر کو کیا کام۔ فرمایا دروازہ کھول دے اللہ کے واسطے دروازہ کھول دے۔ اس نے دروازہ کھولا۔ عمرؓ بولے جو اشعار تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں پڑھ رہی تھی وہ سننا چاہتا ہوں۔ سنا دو گی۔ تو ہم یہ بتا رہے ہیں کہ اللہ کا رسولؐ ایک مکمل زندگی ہے جس کا نام اسلام ہے۔ اسلام سیکھا جاتا ہے۔ بن سیکھے کا سودا نہیں ہے۔ نماز روزہ تو عبادت ہیں۔

اسلام دستورِ حیات ہے

باقی چوبیس گھنٹے کی زندگی کیسے گزارنی ہے یہ بھی اسلام بتاتا ہے کہ نہیں اسلامی اخلاق سیکھیں۔ اسلامی اقدار سیکھیں۔ اسلام کچھ حدود بتاتا ہے کچھ خرچ کرنے کے طریقے

Marfat.com

بتاتا ہے صرف حلال کمانا فرض نہیں حلال خرچ کرنا بھی ضروری ہے پابند کیا ہے۔ آزاد نہیں چھوڑا۔ ایک ایک جوڑے پر لاکھوں لگادیتی ہیں کیا حساب نہیں دینا۔ حضرت عمر دس سال بعد اپنے بیٹے کو خواب میں ملے پوچھا کیا حال ہے بتایا کہ آج حساب سے فارغ ہوا ہوں اور پسینے سےترابور تھے بہنو۔ سوچو ہم کیسے اپنے اسراف اور فضول خرچی کا حساب دیں گیں ایک رات کے جوڑے پر پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہو رہا ہے اس پیسے میں پچاس غریب لڑکیوں کی شادی ہو سکتی ہے۔

ام المؤمنین عائشہ ؓ فرماتی ہیں میرے پاس ایک کرتہ تھا جس کی قیمت پانچ روپے تھی پچاسوں مدینے کی بچیوں کا اس کرتے میں نکاح ہوا ایک دن لے جائیں اگلے دن واپس کر جائیں۔ بہنو ہم نے یہ زندگی سیکھی ہی نہیں پوچھا جائے گا مال کیسے کمایا اور کیسے خرچ کیا ایک صحابی آئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ایک غلام ہے غلطی کرتا ہے تو میں سزا دیتا ہوں بتائیں درست ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں ترازو قائم کیا جائے گا اگر اس کی غلطی اور تیری سزا برابر ہے تو چھوٹ جاؤ گے اور اگر تمہاری سزا زیادہ ہوئی تو پکڑے جاؤ گے۔ وہ رونے لگے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حل تو پھر یہی ہے کہ میں اس کو آزاد کر دوں یہاں تک انصاف ہوگا۔

مدنی زندگی

رسول اللہ ؐ ایک زندگی لائے اس زندگی کا نام اسلام ہے۔ اس میں ہماری پہچان ہے ہماری عزت ہے۔ اس زندگی کو تو ہم نے سیکھا ہی نہیں۔ کب سکھایا ہے ہمیں ماں باپ نے۔ ماں باپ کو تو فرصت ہی نہیں کمائی سے بچے سکول گئے واپس آکر ٹیوشن چلے گئے وہاں سے آکر ٹی وی کے آگے بیٹھ گئے ماں نے یا باپ نے کبھی بچوں کو بٹھا کر سمجھایا ہے کہ دنیا میں کیوں آئے تھے آنے کا مقصد کیا ہے۔ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ تبلیغ والے بچوں کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ بچوں کو ٹائم نہیں دیتے یہ گھروں میں رہنے والے دیانتداری سے بتائیں کہ یہ بچوں کو کتنا ٹائم دیتے ہیں آئس کریم کھلانے لے جانا۔ مری گھمانے لے جانا یہ

Marfat.com

تو کوئی ٹائم دینا نہیں ہے۔ ٹائم دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو بتاؤ کہ تم ہو کیا؟ کس لیے دنیا میں آئے ہو کیا مقصد ہے؟ حضرت بہلولؒ گزر رہے تھے ایک بچہ رو رہا تھا دوسرے بچے اخروٹ کھیل رہے تھے انہوں نے سمجھا کہ اس بچے کے پاس اخروٹ نہیں ہے کہنے لگے بیٹا تم مت رو میں تمہیں اخروٹ خرید کر دیتا ہوں وہ بچہ بولا اے بہلول ہم کوئی دنیا میں کھیلنے آئے ہیں ہم تو اللہ کی عبادت کرنے آئے ہیں حضرت بہلول حیران ہوئے کہنے لگے بچے تو ابھی بہت چھوٹا ہے کہنے لگا بہلول مجھے دھوکہ نہ دے میں نے ہر روز اپنی ماں کو دیکھا ہے چولہا جلاتی ہے پہلے چھوٹی لکڑیوں کو جلاتی ہے مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں دوزخ مجھ سے نہ جلائی جائے اور میرے اوپر بڑوں کو نہ ڈالا جائے اور یہ سن کر حضرت بہلول بے ہوش ہو کر گر پڑے کسی ماں نے اس بچے کو وقت دیا ہے کون بچوں کو وقت دیتا ہے سوچو؟

اسلام اور عورتوں کی ذمہ داریاں

آپ نے اپنی اولاد کو کب سکھایا ہے والدین کی ایک ذمہ داری ہے عورت انسانیت کی نرسری تیار کرتی ہے۔ مرد کے ذمے اللہ نے کتنے کام لگائے کما کر لاؤ سودا سلف لاؤ اور عورت کا معنی ہی پردہ ہے اسلام یہ پسند نہیں کرتا کہ عورت کا نام عام محفل میں عیاں کیا جائے چہ جائیکہ وہ کھلے بالوں کے ساتھ بازاروں میں پھر لے۔ پورے قرآن میں حضرت مریمؑ کا نام آیا ہے اور کسی عورت کا نام نہیں آیا عورت کے نام کا بھی پردہ ہے۔ حضرت مریم کا نام کیوں آیا ہے لوگوں نے ان کے بیٹے کو اللہ کا بیٹا کہہ دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ یہ مریم کا بیٹا ہے۔

﴿ اِمْرَاَتُ الْعَزِیْزِ. اِمْرَاَةَ فِرعون. اِمْرَاَةُ نُوحٍ. اِمْرَاَةُ لوط. ﴾

کیا اگر زلیخا کہہ دیتا تو کیا حرج تھا۔ اگر حضرت آسیہ کہہ دیتا تو کیا حرج تھا۔ نوحؑ کی بیوی لوطؑ کی بیوی۔

یہ خاوند کی نسبت سے عورت کے نام آئے ہیں۔

یَا اُخْتَ ھَارُوْن.   اے ہارون کی بہن۔

نام براہ راست نہیں لیا۔

اللہ جل شانہ اس طرز کلام سے سمجھا رہا ہے کہ عورت کے نام کا بھی پردہ ہے تو چہرہ کھول کر چلنا یہ کہاں سے جائز ہو گیا؟ ایک مفتی اللہ نے اندر چھپایا ہوا ہے گا ہے گا ہے خبردار کرتا رہتا ہے ضمیر۔ تو عورت کو اللہ تعالیٰ نے گھر کے اندر بیٹھایا ہے اس امت کی تعمیر ہے کہ ایسی نسل تیار کرو جو اللہ کا دین اور اللہ کی پسندیدہ زندگی کو لے کر پوری دنیا میں چل سکیں۔ مرد تو پہلے ہی کمائی میں لگے ہوتے ہیں اگر ماں بھی وقت نہ دے تو یہ ظلم نہیں بچے پر۔

پردہ کی حقیقت

یا اللہ کس دیس میں آ گئے جہاں اُلٹی گنگا بہتی ہے عورت سرِعام بے پردہ گلی میں بازار میں دفتروں میں اللہ کا یہ حکم تھا۔ اللہ نے تو یوں فرمایا ہے۔ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ (سورۃ احزاب آیت: ۳۲) اے عورتوں تم گھروں میں رہ کر خدمت کرو۔ وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ (سورۃ احزاب آیت: ۳۳) گھروں میں بیٹھ کر اپنی اولاد کو اور آنے والی عورتوں کو اللہ کی آیات اور حکمت یعنی دین اسلام سکھاؤ اللہ کی کتاب اور سیرت رسولؐ سکھاؤ یہ تمہارا کام ہے۔ اور یہی حکمت تھی رسول اللہؐ کی زیادہ شادیاں کرنے کی کوئی شوق سے زیادہ شادیاں نہیں کہیں اگر آپؐ شوق سے شادیاں کرتے تو بیوہ عورتوں سے کیوں شادی کرتے 25 سال کی عمر میں چالیس سالہ بیوہ عورت سے شادی۔ ام المومنینؓ فرماتی ہیں یوسفؑ کو دیکھ کر عورتوں نے انگلیاں کاٹی تھیں اگر وہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے ہیں تو سینے پر چھریاں چلا دیتیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آپؐ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے چودھویں کا چاند نکلا ہوا تھا اللہ کی قسم آپؐ چودھویں کے چاند سے زیادہ حسین تھے۔ ام المومنینؓ فرماتی ہیں کہ میں کپڑا سی رہی تھی سوئی نیچے گر گئی اتنے میں سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف

Marfat.com

لائے تو آپ کے چہرے کی چمک سے میں نے سوئی ڈھونڈی۔ ایسے حسین کو کوئی کنواری نہیں ملتی تھی 25 سال کی عمر میں چالیس سالہ خاتون سے شادی کی ہے اور جب عمر پچاس برس ہو گئی تو حضرت سودہؓ (بیوہ) سے شادی کی۔ اور پھر بڑھاپے میں شادیاں اسلام کو مدینے کی عورتوں میں اسلام پھیلانے کے لیے کیں۔ آپ کے گھروں میں دین اسلام سیکھنے کے لیے عورتوں کے نو حلقے لگا کرتے تھے کیونکہ دو بیویاں آپ کی موجودگی میں وفات پا گئیں تھیں حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینب بنت خزیمہؓ

حضور اکرمؐ کا گھرانہ

ایک انصاری عورت نے ام المؤمنین کے گھر پھٹی ہوئی رضائی دیکھی تو اپنے گھر سے ایک پھول والی نئی رضائی بھیجی ام المومنین اماں عائشہؓ چھوٹی تھیں بڑی خوش ہوئیں۔ آپؐ تشریف لائے۔ دیکھا عائشہ یہ کیا ہے۔ فرمایا ایک انصاری بہن نے ہدیہ بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ اگر میں چاہتا تو یہ احد پہاڑ میرے لیے سونے کا بن جاتا۔ میں نے اس زندگی کو خود ٹھکرایا ہے۔ یہ رضائی واپس کر دے۔ ام المؤمنین نے عرض کیا کیوں؟ فرمایا عائشہ رسول اللہؐ اور یہ رضائی ایک گھر میں جمع نہیں ہو سکتے واپس بھجوا دی۔ آپؐ کے گھر میں کچھ سامان ہی نہ تھا جو مشغولی کا سبب بن جاتا خواتین کی تو کیا کام تھا نسلِ کی تعمیر انسانیت کی تعمیر آج کی عورت کی اپنی تعمیر نہیں ہوئی تو وہ اولاد کی کیا کرے گی۔ تو اس لیے ہم کہتے ہیں کہ بھائیو اور بہنو نکلو اور پہلے خود ایمانی زندگی سیکھیں اس کی حدود سیکھیں اس کی ترتیب سیکھیں اور پھر آگے اپنی اولاد کو سکھائیں اور اپنی بچیوں کو سکھائیں۔ ہم جانور تو نہیں ہیں کہ جنگل میں رہیں ہم انسان ہیں ہمیں ایک دوسرے سے مل جل کر رہنا ہے کسی کی بیٹی ہمارے گھر آئے گی اور ہماری بیٹی کسی کے گھر جائے گی۔ اب ان بچیوں اور عورتوں نے انسانیت نہیں سیکھی تو کتنے گھروں میں ایک سرد آگ ہے جو سلگ رہی ہے ہڈیاں تک اس آگ میں جل رہی ہیں لوگوں نے معاشرت سیکھی ہی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

صرف پیسے اور گھروں کو دیکھا اور شادیاں کردیں۔ آدمی انسان تو بنتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سیکھنے سے تو بہنو ہم اپنی زندگی کا ایک رخ بنائیں اپنے آپ کو آزاد نہ سمجھیں ہمارے اوپر بھی ایک بڑی طاقتور ذات ہے جو ہم سب پر نگران ہے وہ عمل کریں جس سے اللہ راضی ہو جائے۔ میری بھائیوں اور بہنوں سے گزارش ہے کہ میری بات پر غور کریں میں تقریر کرنے نہیں آیا ہوں۔ راہ بتانے آیا ہوں کہ ہم بھٹک گئے ہیں آدمی بھٹک کر رک کر پوچھتا ہے کہ میں نے سید کالونی جانا ہے کونسا راستہ جائے گا ایک دن کے لیے اللہ نے آپ کے محلے میں ہمارا آنا مقدر تھا تو بھائیو اور بہنو اس دن کے لیے اپنے آپ کو تیار کرو جب یہ آنکھیں بند ہو جائیں گیں اور ہم بلکل اللہ کے رحم وکرم پر ہونگے۔ بھائی اور بہنیں اس کی تیاری کریں اور اپنی اولاد کو اس پر تیار کریں۔ اور ہر گھر میں ذکر تلاوت کے اعمال زندہ ہوں اور اپنے مردوں کو اس بات پر تیار کریں کہ ہمیں حلال چاہیے سود نہیں چاہیے کوئی ایسا عمل نہ کریں جو ہمیں اللہ پاک کی نظروں سے گرادے۔ عورتوں کے لیے اپنے محرم کے ساتھ تین دن لگائے جاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت سیکھنے کے لیے۔

﴿ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم. مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَا مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً (سورۃ النحل آیت:۹۷)

﴿ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ الْمَتَاعِ اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ اَوْ كَمَا قَالَ صلى الله تعالٰى عليه وسلم. ﴾

دنیا ایک متاع ہے اور بہترین متاع نیک عورت ہے (حدیث مبارکہ) میرے بھائیو اور بہنو اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کے لیے دنیا و آخرت میں کامیابی کا ایک ہی معیار رکھا ہے ہم دونوں اللہ کے امتحان میں ہیں۔ دونوں پر اللہ کی نظر یکساں ہے وہ نہ عورتوں سے غافل ہے نہ مردوں سے غافل ہے وہ نہ اگلوں سے غافل ہے نہ پچھلوں سے اس کی نظر میں ساری کائنات ہے اور اس کی نظر اتنی گہری ہے اتنی زبردست ہے کہ وہ یرٰی دَبِیبَ النَّمْلَةِ السَّوْدَاءِ عَلَى الصَّخْرَةِ الصَّمَّاءِ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ۔ وہ کالے پہاڑ کی تہہ میں کالی چیو

Marfat.com

کی حقیر ٹانگوں کی آہٹ سنتا ہے اور اس کے قدموں کے نشان دیکھتا ہے۔

اللہ وہ ذات ہے کہ جو رات کے اندھیرے میں کالے پہاڑ پر کالے پتھر پر کالی چیونٹی جو چل رہی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا دعویٰ یہ نہیں کہ وہ اس چیونٹی کو دیکھتا ہے بلکہ یہ ہے کہ وہ اس چیونٹی کے چلنے سے کالے پتھر پر کالی رات میں پہاڑ پر جو نشان بنتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی دیکھتا ہے اور اس کے قدموں کی آواز سنتا ہے اور اس وقت دنیا میں کتنی چیونٹیاں چل رہی ہیں رات کے اندھیروں میں دن کے اجالوں میں میدانوں میں جنگلوں میں دریاؤں کے کناروں کے ساتھ اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہاڑوں کی غاروں میں اور پہاڑوں کی تہہ میں اب گلگت کے پہاڑوں کو دیکھ لو ان کے اندر چلنے والے انسان تو کیا ان کے اندر رہنے والی چونٹیاں اور اس سے بھی چھوٹی کوئی اگر کوئی مخلوق ہے تو اس پر بھی اللہ کی نظر ہے۔

رات کون بیٹھ کر اللہ کے سامنے روتا ہے وہ دیکھتا ہے اور کون رات کو بیٹھ کر گانے سنتا ہے اسے بھی وہ دیکھتا ہے کونسی عورت پردے کے ساتھ باہر نکلتی ہے وہ یہ بھی دیکھتا ہے اور کونسی عورت بے پردہ باہر نکلتی ہے وہ یہ بھی دیکھتا ہے اور اس کا دیکھنا اور اس کا سارے نظاموں پر قابو پانا اور کنٹرول کرنا اتنا منظم اور طاقتور ہے کہ لَا یُنْتکِلُهٗ عَظِیْمُ سُلْطَانِهٖ مِنْ صَغِیْرِ سُلْطَانِهٖ مخلوق تو ایسی ہوتی ہے کہ جب اس پر کوئی بڑا کام پڑتا ہے تو اس سے چھوٹے کام چھوٹ جاتے ہیں اور چھوٹے کاموں سے غافل ہونا پڑتا ہے اہم کام کے لیے غیر اہم چھوڑ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ جس کو بڑا کام کرتے ہوئے چھوٹے کاموں سے غفلت نہیں ہوتی وہ بڑی مخلوق کو سنبھالتے ہوئے چھوٹی مخلوق سے غافل نہیں ہوتا۔

خالق کون

وہ فرشتوں کا نظام بھی بناتا ہے اور چلاتا ہے۔ وہ انسانوں کا نظام بھی بناتا ہے اور چلاتا ہے۔ وہ جنات کا نظام بناتا ہے اور چلاتا ہے۔ وہ پرندوں کا نظام بھی بناتا ہے اور چلاتا

ہے۔وہ مچھلیوں کا نظام بنا تا ہے اور چلاتا ہے۔وہ کیڑوں کا نظام بناتا بھی ہے اور چلاتا بھی ہے۔وہ عقابوں کبوتروں اور فاختاؤں پر وہ نظر رکھتا ہے تو وہ گدھوں سے غافل نہیں وہ چلنے والے خوفناک شیروں سے غافل نہیں ان کو بھی غذا دیتا ہے سانپ کو بھی غذا دیتا ہے مچھلی کو بھی غذا دیتا ہے چیونٹی کو بھی غذا دیتا ہے پروانے کو غذا دیتا ہے پتنگے کو بھی غذا دیتا ہے مچھر کو بھی غذا پہنچاتا ہے پرندوں کو بھی کھلاتا ہے پانی کے اندر کی مخلوق کو بھی کھلاتا ہے زمین پر چلنے والوں کو کھلاتا ہے ہوا میں اُڑنے والوں کو کھلاتا ہے پہاڑوں میں چھپی مخلوقات کو بھی کھلاتا ہے۔پہاڑ کی چوٹیوں پر مارخور سے غافل نہیں اس کی غذا کا انتظام کر کے اسے پہنچاتا ہے۔غار کے اندر چھپا ہوا کیڑہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اس کو کھلاتا ہے جالا مکڑی بنا کے بیٹھ جاتی ہے دنیا میں دس ہزار مکڑی کی قسمیں ہیں ہر قسم میں کڑوڑ ہا کڑوڑ مکڑیاں ہیں یہ سب جالا بنا کر بیٹھ جاتی ہیں اب اگر اللہ مکھی بھیجے گا تو یہ کھائیں گیں ورنہ بھوکی بیٹھی رہیں گیں اللہ ان کو بھی کھلاتا ہے کس کو کب بھوک لگی ہے کس کو پہلے کھلانا ہے کس کو بعد میں ان سب کو روزانہ کھلاتا ہے اور مکھی کو بھی کھلاتا ہے ساری کائنات کی ہر قسم کی مخلوقات کو کھلا کر اللہ فرماتا ہے وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا (سورۃ البقرہ آیت ۲۵۵) تیرا اللہ ذرا بھی نہیں تھکتا وہ تھکن سے پاک ہے لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ (سورہ ابراہیم آیت:۴۲) وہ غفلت سے پاک ہے جو اعمال ظالم کر رہے ہیں اللہ کہتا ہے میں سب دیکھ رہا ہوں غافل نہیں ہوں اس کی نظر مردوں پر بھی ہے اس کی نظر عورتوں پر بھی ہے اس کی نظر چھوٹوں پر بھی اس کی نظر بڑوں پر بھی ہے پہاڑی عورت پر بھی نظر ہے میدانی عورت پر بھی نظر ہے ایک خاوند اپنی بیوی کے سامنے اس پر ظلم کر رہا ہے اللہ یہ بھی دیکھ رہا ہے ایک خاوند اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کر رہا ہے اللہ یہ بھی دیکھ رہا ہے ایک بیوی خاوند کی اطاعت کر رہی ہے اللہ یہ بھی دیکھ رہا ہے ایک خاوند کی نافرن ہے زبان درازی کر رہی ہے اللہ یہ بھی دیکھ رہا ہے اور ایک اولاد والدین کو راضی کر رہی ہے اللہ یہ بھی دیکھ رہا ہے۔ایک اولاد والدین کی نافرمانی کر رہی ہے آنکھیں دکھاتی ہے غراتی ہے اللہ تعالیٰ یہ بھی دیکھ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان میرے نافرمان بندوں کو بتادو میں ان سے غافل نہیں ہوں۔وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۔(سورۃ ابراہیم آیت ۴۲)وہ

ایک پل بھی غافل نہیں۔

﴿ سَوَاءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِا لَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ. ﴾ (سورۃ الرعد آیت: ۱۰)

چھپ کر بولو یا کھل کر بولو اندھیرے میں چلو یا اجالے میں چلو دل میں بولو یا منہ میں بولو۔ اللہ سن رہا ہے اس کے لیے برابر ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو اس اللہ سے ہمارا واسطہ ہے ہم اپنی زندگی میں اللہ کی نسبت سے استعمال ہو جائیں میرا اللہ مجھ سے کیا چاہتا ہے میں وہ کرتی چلی جاؤں۔ میرا اللہ مجھ سے کیا چاہتا ہے میں وہ کرتا چلا جاؤں تو میری زندگی کی یہ کشتی پار جا لگے گی کامیابی کا فیصلہ میرے حق میں ہو جائے گا۔ لیکن اگر چہ میں اپنی مرضی پر چلتا رہا یا میں اپنی مرضی پہ چلتی رہی تو زندگی پرائی ہے امانت ہے پتہ نہیں کب اللہ کا اَمر آن پہنچے تو ایک دم آدمی کی زندگی کا جلتا ہوا چراغ بجھ جائے ایک دم بولتی ہوئی بلبل خاموش ہو جائے سننے والے ٹیلی فون کے تار کاٹ دیئے جائیں اور ابھی جو طارق جمیل تھا اُسی وقت میت بن جائے۔ جنرل صاحب چودھری صاحب حاجی صاحب سیٹھ صاحب نمبر دار صاحب صدر صاحب بادشاہ صاحب ابھی جو صدر صاحب تھے وہ میت بن گئے بار بار پوچھا جا رہا ہے میت کب اُٹھائی جائے گی میت کب اُٹھائی جائے گی یہ کیا ہوا؟ ابھی تو وہ نواب تھا ابھی تو وہ سردار تھا ابھی تو وہ بیگم صاحبہ تھی سارے گھر کی مالک تھی۔ ابھی تو وہ سیٹھ تھا۔ کیا ہوا اسے؟

ایک خاوند نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو اپنے باپ کے گھر گئی تو تجھے تین طلاقیں اس بیچاری نے باپ کے گھر جانا چھوڑ دیا۔ اس کا باپ مر گیا اب وہ بیٹی تھی اس سے رہا نہ گیا باپ چیز ہی ایسی ہوتی ہے تو وہ چلی گئی اب مسئلہ درپیش ہوا لوگوں نے کہا طلاق ہو گئی۔ علماء نے جواب دیا طلاق نہیں ہوئی کیونکہ باپ کے مرتے ہی گھر اس کے بیٹوں اور بیٹیوں کا ہو گیا۔ باپ کا گھر رہا ہی نہیں۔ ابھی میت اپنے کمرے میں ہی پلنگ پر پڑی ہے اور گھر اولاد کا ہو گیا۔ یہ اتنا ناپائیدار نظام ہے میرے بھائیو اور بہنو اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلاً عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ۔ انہیں بتا دو کہ میں ان کی نافرمانیوں سے غافل نہیں ہوں۔

Marfat.com

کون راتوں کو اُٹھ کے اللہ کے دربار میں رویا۔ کس نے راتوں کو اُٹھ کر شرابیں پیں۔ کس نے بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ کس عورت نے خاوند کی اطاعت کی۔ کس نے اپنے ماتھے کو سجدوں سے سجایا۔ کس نے بازاروں میں اکڑ کر تکبر والی زندگی گزاری۔ کس نے صحیح تولا اور کس نے غلط تولا کس نے گالی دی کس نے دعا دی۔ اللہ فرماتا ہے یہ سب کچھ میں دیکھ رہا ہوں۔ پھر وہ پکڑتا کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا ایک وقت مقرر ہے۔ اِنَّمَا نُؤَخِّرُ هُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْاَ بْصَار ۔(سورہ الرعد آیت:۴۲) وَاَفْئِدَ تُهُمْ هَوَاهُ ان کے دل اُڑے ہوئے ہونگے۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ. (سورہ عبس آیت:۳۴) جس دن بھائی بھائی سے بھاگے گا۔

وَاُمِّـهٖ وَ اَبِيْـهِ. (سورہ عبس آیت:۳۵) ماں سے بھاگے گا باپ سے بھاگے گا۔

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ. (سورہ عبس آیت۳۶) اپنی بیوی سے بھاگے گا بیٹوں سے بھاگے گا۔

کوئی کسی کا ساتھ نہ دے گا ایک خوفناک آواز آئے گی۔ فَاِذَاجَائَتِ الصَّاخَّةِ ٥ (سورۃ عَبَسَ)

فَاِذَجَاءَ تِ الطَّامَّةُ الْكُبْرٰى. (سورۃ النزعت آیت۳۴)

ایک ہنگامہ ہوگا۔

طَامَّةِ کہتے ہیں اُسے جو ایک دم زوردار دھما کہ ہو اور صَــاخَّةِ کہتے ہیں اس کو کہ آواز پہلے ہلکی ہو پھر آہستہ آہستہ تیز سے تیز ہوتی جائے اور پھر آہستہ آہستہ وہی آواز کانوں کے پردے پھاڑے تو یہ دونوں کیفیتیں ہونگیں وہ ایک ہنگامہ ہوگا ایک دھما کا ہوگا ایک صَآخہ ہوگی ایک آواز ہوگی۔

﴿ اَلْقَارِعَةُ ٥مَـالْقَارِعَةُ ٥وَمَـا اَدْرٰلکَ مَا لْقَارِعَةُ ٥﴾ (سورۃ القارعہ آیت نمبر 1تا3)

صور اسرافیل

وہ ایسی خوفناک آواز ہوگی جو باپ کو بیٹے سے جدا کردے گی ماں کو بیٹی سے جدا کردے گی خاوند کو بیوی سے جدا کردے گی اور ہر انسان اپنی مصیبت میں گرفتار ہو جائے گا کوئی کسی کے قریب نہیں آئے گا اور نہ کسی کو پوچھے گا بلکہ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ (سورۃ عبس آیت ۳۷) اللہ تعالیٰ بذات خود موجود ہوگا اور ہر انسان غافل ہو چکا ہوگا دوسروں سے اور اس کیفیت میں صرف انسان کا عمل ہے جو اس کو کامیابی تک پہنچائے گا تو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے تمہارا رب غافل نہیں ہے جاہل نہیں ہے عاجز نہیں ہے طاقتور ہے ہیبت والا ہے جلال والا ہے شہنشاہی والا ہے اس کو زوال نہیں وہ باقی ہے اس کو فنا نہیں وہ سوتا نہیں وہ جاگ رہا ہے وہ اونگھتا نہیں وہ سوتا نہیں وہ کھاتا نہیں وہ پیتا نہیں وہ بیوی کا محتاج نہیں وہ بچوں کا محتاج نہیں وہ ساتھی کا محتاج نہیں وہ فرشتوں کا محتاج نہیں عرش کا محتاج نہیں وہ لوح وقلم کا محتاج نہیں کرسی کا محتاج نہیں وہ مشرق ومغرب شمال وجنوب کا محتاج نہیں وہ ہوا کا محتاج نہیں۔ وہ جنت کا محتاج نہیں وہ دوزخ کا محتاج نہیں۔

کتابیں اس کی ضرورت کوئی نہیں
نبی اس کی ضرورت کوئی نہیں

خالق اور مالک اسے کہتے ہیں جو کسی کا محتاج نہ ہو اس کو صَمَد کہتے ہیں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ o وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. (سورۃ اخلاص مکمل)

یہ اللہ کا کامل تعارف ہے ان سے کہو کہ اللہ ایک ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے یقین کے تین تقاضے ہیں کہو کہ اللہ ایک ہے الٓمّٓ o اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ ایک ہے۔ ایک کا کیا مطلب ہے؟ یہ مطلب ہے کہ وہ ایک کافی ہے ایک کے ہوتے ہوئے کسی اور کی

Marfat.com

ضرورت نہیں۔ اللہ ہے تو سب کچھ ہے اللہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا اللہ کے ہوتے ہوئے کسی اور کو نہ پکارنا۔

جس کا براہِ راست بادشاہ سے تعلق ہو وہ وزیر سے کیوں کہے کہ میرا کام بادشاہ سے کرواؤ۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میرا بندہ مجھ سے تو اپنا تعلق بنا یا نہ بنا میں تجھ سے تعلق بنا چکا ہوں۔

﴿ یَا ابْنَ آدَمَ اِنِّیْ لَکَ مُحِبٌّ فَبِحَقِّیْ عَلَیْکَ وَکُنْ لِّیْ مُحِبًّا. ﴾ حدیث

اے میرے بندے اے میری بندی میں تجھ سے پیار کرتا ہوں تجھے میری ذات کی قسم تو بھی تو مجھ سے پیار کر۔

تو اللہ تعالیٰ اَحَدْ ہے کیا مطلب۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اکیلا ہے تمہارے سارے کام بنائے گا وہی اللہ ہے جو رزق دیتا ہے وہی اللہ ہے جو روزی دیتا ہے وہی اللہ ہے زندگی دیتا ہے وہی اللہ ہے جو موت دیتا ہے وہی اللہ ہے جو عزت لاتا ہے وہی اللہ ہے جو ذلت لاتا ہے۔ وہی اللہ ہے جو زندگی دراز کرتا ہے۔ وہی اللہ ہے جو صحت دیتا ہے۔ وہی اللہ ہے جو بیماریاں لاتا ہے۔ وہ اللہ ہے جس نے پہاڑوں کو کھڑا کیا ان پر برف کو جمایا۔ پھر پگھلا کر گلگت کے دریا میں بہایا پھر دریائے سندھ میں ڈالا پھر اس کو پنجاب کے دریاؤں میں سے جا کر ملایا پھر اس کو سمندر میں جا کر ڈالا۔ یہ وہی اللہ ہے جو پانی کے ایک ایک قطرے کو گھڑ گھڑ کر بناتا ہے بہاتا پلاتا ہے کسی کے منہ میں جاتا ہے کسی کی جڑ میں جاتا ہے اور کوئی صدف میں جاتا ہے یہ اَحَدْ ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اکیلا سب کو کافی ہے وہ اکیلا سب کچھ ہے اس کے بغیر کوئی کچھ نہیں اور کسی کا کچھ نہیں جو پیدا ہوا ہے وہ اللہ کا محتاج ہے جو اپنے آپ میں ہے وہ اللہ کا محتاج ہے جو مرتا ہے وہ اللہ کا محتاج ہے جس اللہ نے بنایا ہے وہ اللہ کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ موت دیتا ہے وہ اللہ کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔ جو ہڈیوں سے بنا گوشت اور پوست سے بنا ماں کے پیٹ سے جس نے جنم لیا اور کھایا اور پیا پیشاب کیا اور پاخانہ کیا وہ بوڑھا بھی ہوا اور مر گیا یہ مخلوق ہے محتاج ہے۔ یہ اللہ کے بغیر نہ نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان دے سکتے ہیں نہ عزت دے سکتے ہیں نہ کسی کو ذلیل کر سکتے ہیں نہ کسی کو رزق دے

Marfat.com

سکتے ہیں نہ کسی کو اولاد دے سکتے ہیں قل ھُوَ اللّٰہ اَحَدٌ وہ اللہ احد ہے احد۔اس کا کوئی وزیر نہیں کوئی اس کا مشیر نہیں اس کو فوج کی ضرورت نہیں۔اس کو رہنے کے لیے جگہ کی ضرورت نہیں۔کتنی عجیب بات ہے اللہ موجود ہے مگر وہ جگہ کا محتاج نہیں کیوں؟اس لیے کہ وہ جسم نہیں ساتھ تو ہے مگر وہ جسم نہیں جسم کو جگہ کی ضرورت ہوتی ہے میں جسم آپ جسم میں نے جگہ گھیری ہوئی ہے آپ نے جگہ گھیری ہوئی ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہ۔ اللہ جل شانہ و عمّ نوالُہُ ذات ہے مگر جسم سے پاک ہے اللہ موجود ہے ہر جگہ سے پاک ہے۔

اللہ موجود ہے پر مشرق و مغرب شمال و جنوب سے پاک ہے۔اللہ موجود ہے پر ماضی اور حال سے پاک ہے۔اللہ موجود ہے پر مستقبل سے پاک ہے۔اللہ موجود ہے پر زمانے اور مکان کا محتاج نہیں۔اللہ موجود ہے مگر اس کی ابتداء کوئی نہیں۔اللہ موجود ہے پر اس کی انتہا کوئی نہیں۔اس کا اول کوئی نہیں اس کا آخر کوئی نہیں۔وہ اپنی ذات میں باقی ہے نہ کھانے کا محتاج نہ وہ پینے کا محتاج وہ اپنی صفات میں اکیلا اپنی ذات میں بھی اکیلا۔

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

اللہ ایک ہے قرآن کریم سے مزید توحید اور اللہ کی وحدانیت کے حوالے

﴿ اَللّٰہُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوم ﴾ (سورۃ البقرہ آیت ۲۵۵)

﴿ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اَنَا ﴾ (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۴)

﴿ فَاِنْ تَوَلَّوْ فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ ﴾ (سورۃ التوبہ آیت ۱۲۹)

﴿ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ ﴾ (سورۃ البقرہ آیت ۱۶۳)

﴿ اَللّٰہُ لاَاِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ لَہُ الاَ سْمَآءُ الْحُسْنیٰ ﴾ (سورۃ طٰہٰ آیت ۸)

﴿ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ ﴾ (سورۃ مزمل آیت ۹)

وہ رب المشرق وہ ہے رب العزت ہے ایک اکیلا ہے تو کیا کرو؟ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا اس اللہ کو دوست بنا لو تمہیں کافی ہو جائے گا ایک کو وکیل بنالو۔پکڑ لو ایک کو تم نے اس ایک کو اپنا بنالیا تو سب کچھ تمہارا ہو گیا اگر یہ ایک تمہارا نہیں تو کچھ بھی تمہارا نہیں۔بلکہ تم برباد ہو گئے۔

Marfat.com

اللہ کا تعارف

﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ﴾ (سورۃ الحشر آیت:۲۲)

اللہ ایک ہے وحدہٗ لاشریک ہے۔ سب کی بناتا ہے کوئی اس کی نہیں بناتا وہ سب کی بگاڑ دے کوئی اس کی نہیں بگاڑ سکتا سب سے وہ پوچھے گا کوئی اس سے نہیں پوچھ سکتا۔ تو یہ اللہ جو اپنی ذات میں اکیلا ہے اپنی صفات میں اکیلا ہے۔ پوری دنیا کے انسانوں کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ پوری دنیا کے جانوروں کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ پوری دنیا کو پہاڑوں کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ پوری دنیا کے جنگلوں کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ پوری دنیا کے صحراؤں کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ عرش والوں کی بھی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ فرش والوں کو بھی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ جانداروں کی ضرورتیں بھی پوری کرتا ہے۔ بے جانوں کی ضرورتیں بھی پوری کرتا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ . اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ وہ صَمَدْ ہے اپنی صفات میں بھی ایک ہے وہ اپنی ذات میں بھی اکیلا ہے اس نے جس جس کو بنایا ہے وہ اللہ کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا بلکہ وہ اس کا محتاج ہے اللہ کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔ اَللّٰهُ الصَّمَد وہ تمام خوبصورت صفات کا مالک ہے۔ بے نیاز اس کا پورا ترجمہ نہیں کوئی زبان دنیا میں ایسی نہیں ہے جو لفظ صَمَدْ کا ترجمہ ایک لفظ میں کر سکے بے نیاز اس کا چھوٹا سا مفہوم ہے اور لغات میں دو دو صفحے صمد کے ترجمے کے لکھے ہوئے کہ صَمَدْ کسے کہتے ہیں۔ صَمَدْ وہ تمام صفات میں بھی اکیلا کوئی اس کی کسی صفت میں شریک نہیں کوئی اس کے حسن میں اس کا شریک نہیں کوئی اس کی قدرت میں اس کا شریک نہیں کوئی اس کی ہیبت میں اس کا شریک نہیں کوئی اس کے خالق ہونے میں اس کا شریک نہیں کوئی اس کے رازق ہونے میں اس کا شریک نہیں کوئی اس کی کبریائی میں اس کا شریک نہیں اس کی کسی صفت میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کے وجود کے لیے جگہ درکار نہیں مخلوق میں خالق آ نہیں سکتا۔ سمجھو جگہ مخلوق ہے۔ مکان اس کو کہتے ہیں جس کی چار

Marfat.com

سمتیں ہوں اور مکان وہ ہے جسے کسی نے بنایا ہو اور اللہ پاک کو کسی نے بنایا نہیں تو اللہ پاک موجود ہو کر بھی مکان میں نہیں آتا کیونکہ مکان محدود ہے اور اللہ پاک لامحدود ہے۔ تو اس کی صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہی میں کوئی اس جیسا نہیں۔ اس کے صَمَدْ ہونے میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کے قدیر ہونے میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کے رحیم ہونے میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کی کبریائی میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کے مالک ہونے میں مُهَيمِنْ ہونے میں اس کے جَبَّارْ ہونے میں اَلْقُدُّوْس ہونے میں اَلسَّلٰم ہونے میں اَلْعَزِيز ہونے میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

﴿ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِیٔ اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ اَلْقَهَّارُ. الْوَبَّابُ اَلْفَتَّاحُ الْعِلَيمُ اَلْقَابِضُ. اَلْبَاسِطُ الرَّافِعُ الْمُعِذُّ الْمُزِلُّ سَمِيْعُ الْبَصِيرُ. الحكمُ الْعَدَلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيرُ اَلْحِلَيمِ اُلْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ اُلْعَلِیُّ الْكَبِيرُ. الْحَيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيْمُ الْمُجِيبُ الرَّقِيْبُ الْوَاسِعُ. الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُ الْوَكِيْلُ الْقَوِیُّ الْمتِيْنُ الْوَالِیُ الْحَمِيدا لَمُحصِیُ. اَلْمُبْدِیُٔ الْمُعِيْدُ اَلْمُحیِ اَلْمُمِيتُ اَلْ حَیُّ الْقُيُوْمُ. اَلْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاجِدُ الاَحَدُ الصَّمَدُ اُلْقَادِرا الْمُقْتَدِرُ. اَلْمُقَدِّمُ الْمُؤخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ اَلْاَوُلُ الاٰ خِرِ الْوالِیُ اَلْمُتَعَالُ. اَلْبَرالتَّوابُ الْمُنْتَقِمُ الْغُفُوالرَّؤفُ مَالِکُ الْمُلْکِ. ذُوالْجَلاَلِ وَالاِ كْرَامِ اَلْمُقْسِطُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ اَلْجَامِعُ اُلْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ. اَلْحَادِیُ اَلْبَدِيْعُ اَلْبَاقِیُ لَوَارِثُ اَلْرشِيْدُ الصَّبُوْرُ جَلَّ جَلاَلُهٗ. ﴾

اس کا شریک کوئی نہیں۔ ہونے میں وہ اکیلا ہے۔ ہونے میں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ ان صفات میں بھی وہ اکیلا۔ ان صفات میں بھی وہ اکیلا ہے۔ ان صفات میں اکیلا ہے۔ ان صفات میں بھی وہ اکیلا ہے۔ ان صفات میں بھی وہ اکیلا ہے۔ ان صفات میں بھی اکیلا ہے۔ ان صفات میں بھی وہ اکیلا ہے۔ ان صفات میں بھی وہ اکیلا ہے۔ ان صفات میں بھی وہ اکیلا ہے۔ ان صفات میں بھی وہ اکیلا ہے اس جیسا کوئی کہاں

Marfat.com

سے آئے گا وہ اَحَدْ اَحَدْ ہے صَمَدْ بھی وہ اکیلا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ.

اس کی ذات میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کی صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

تو تیسری بات خود بخود ثابت ہو جاتی ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ.

لہٰذا اس جیسا کوئی ہے ہی نہیں اس کا کوئی مثیل نہیں۔

تَعَالٰى عَنْ عُقُوْلِ الْعَقِلِيْنَ.

تَعَالٰى عَنْ سِمَاتِ النَّاقِصِيْنَ

تعالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْن.

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبُّ الْعِزَّتِ عَمَّا يَصِلِفُوْن.

جتنا بھی ہم بیان کریں وہ تھوڑا ہے اور اللہ اس سے بہت بہت بہت بہت آگے ہے کوئی اس جیسا ہے ہی نہیں۔

یہ لَا اِلٰهَ اللّٰهُ کا تقاضا ہے ہر عورت سے اور ہر مرد سے کہ اللہ کو اس طرح جانو اور اللہ کو اس طرح مانو کہ سب کچھ اللہ کا جب میں اللہ کی ہو جاؤں گی تو اللہ میرا ہو جائے گا۔ جب میں اللہ کا ہو جاؤں گا تو اللہ میرا ہو جائے گا تو یہ گھر میں بیٹھے تو نہیں آئے گا ناں اس کے لیے گھروں سے نکلنا پڑے گا نکل کر کمائی کرنی پڑے گی تو اس اللہ نے ایک زندگی دی ہے اس زندگی کو جو اپنائے گا وہ کامیاب ہے اور جو اس زندگی کو نہیں اپنائے گا وہ ناکام ہے۔ اس زندگی کے ماننے والے کا نام مسلمان ہے اور اس زندگی کے انکاری کا نام کافر ہے۔ زندگی کو مان کر پھر اس پر نا چلنے والے کا نام ہے نافرمان یہ دنیا تین حصوں میں تقسیم ہے۔ ایک تو کافر ہیں وہ تو جھنم میں جائیں گے سیدھے ایک مسلمان ہیں جو فرمانبردار ہیں۔ ایک مسلمان ہیں جو نافرمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد عالی ہے۔ اَهْلُ ذِكْرِىْ اَهْلُ مَجَالِسَتِىْ.

جو مجھے یاد رکھتے ہیں میں اپنی مجلسوں میں ان کو یاد رکھتا ہوں یہ فرماں برداروں کی بات بتا رہا ہوں مسلمان مرد و عورت کی۔

Marfat.com

﴿ اَهْلُ طَاعَتِیْ اَهْلُ کَرَامَتِیْ. اَهْلُ شُکْرِیْ اَهْلُ زِیَادَتِیْ. اَهْلُ مَعْصِیَتِیْ لاَ اُقَنِّتُ هُمْ مِنْ رَحْمَتِیْ. اِنْ تَابُوْا فَاَنَا حَبِیْبُهُمْ. وَاِنْ لَمْ یَتُوبُوا فَاَنَا طَبِیْبُهُمْ. رَبْتَلِیْهِمْ بِالْمَصَائِبْ لاَنِّیْ اُطَهِّرُ هُمْ مِنَ الْمَصَائِبْ. ﴾

جو میری فرمانبرداری کرتے ہیں میں انہیں عزتیں دیتا ہوں۔ جو میرا شکر ادا کرتے ہیں میں ان کو زیادہ دیتا ہوں۔ جو میری نافرمانی کرتے ہیں۔ ان کو ناامید ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ توبہ کرلیں تو وہ میرے دوست ہیں۔ اگر توبہ نہ کریں تو۔ پھر میں ان کو مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہوں تا کہ وہ پریشان ہو کر میری طرف رجوع کریں اور توبہ کریں تو میرے بھائیو اور بہنو اللہ کو راضی کرنا یہ زندگی کی کامیابی ہے اگر اللہ راضی ہو گیا تو ہم کامیاب ہیں۔ اگر اللہ ناراض ہو گیا تو ہم ناکام ہیں۔ اور اس کامیابی کا دارومدار اس جسم سے نکلنے والا عمل ہے جسم سے نکلنے والی زندگی ہے اس زندگی کے لیے نمونہ بن کر تشریف لائے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو جہانوں کی عزتیں لے کر آئے دو جہانوں کا میابیاں لے کر آئے۔ دو جہانوں کی محبتیں لے کر آئے۔ دو جہانوں کی برکتیں لے کر آئے ۔ دو جہانوں کی اللہ کے دربار میں سرخروئیاں لے کر آئے۔ وہ دنیا و آخرت کی عزتیں لے کر آئے اس کے خزانوں کو کھلوانے آئے اور ذلت کے خزانے بند کروانے آئے ان کی برکت سے عزت کے دروازے کھلے اور ذلت کے دروازے بند ہوئے۔ کامیابی کے دروازے کھلے ناکامی کے دروازے بند ہوئے۔

اُن کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جب وہ میرا نبی آئے گا تو

﴿ اَفْتَحُ بِهٖ اَعْیُنًا عُمْیًا. وَاٰذَانًا صُمًّا. وَقُلُوْبًا غُلْفًا. ﴾

اس کی برکت سے میں اندھی آنکھوں کو روشنی دوں گا۔ اس نبیؐ کی برکت سے میں بہرے کانوں کو سننے کی طاقت دوں گا۔ اور اس نبیؐ کی برکت سے میں گمراہ دلوں کو ہدایت کا نور عطا کروں گا۔ تو میرے بھائیو اور بہنو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کی کامیابی کے لیے حضرت محمدؐ کی ذات پاک کو اطاعت کے لیے نمونہ بنایا ہے مردوں کے لیے بھی اور عورتوں کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبیؐ کو بیویاں زیادہ عطا فرمائیں اس لیے نہیں

Marfat.com

کہ ہمارے نبیؐ کو بیویوں کا زیادہ شوق تھا۔ اگر آپؐ کو بیویوں کا شوق ہوتا ہے تو آپ پچیس سال کی عمر میں چالیس سالہ بیوہ سے شادی نہ کرتے 25 برس کی عمر وہ ہے جس میں جذبات جوان ہوتے ہیں۔ اور چالیس سال کی عمر وہ ہے جس میں مرد کے جذبات ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں تو عورت کے تو اس سے بھی جلدی جذبات ٹھنڈے ہو جاتے ہیں تو آپؐ نے پچیس برس کی عمر میں چالیس سالہ بیوہ سے شادی کی اور زندگی کے بہترین پچیس سال ان کے ساتھ گذار دیئے وہ خاتون جن کے پہلے بھی دو نکاح ہو چکے تھے یہ تیسرا نکاح تھا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا اور پہلے دونوں نکاحوں سے اس خاتون کی اولاد تھی۔ اب یہ تیسری جگہ شادی تھی اور دنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہ کوئی حسین آیا نہ کوئی جمیل آیا اللہ نے ایسا حسن آپ کو دیا تھا۔

اُمِّ معبد کا تعارف

اُمِّ مَعْبَدْ اَلْخُزَاعِیَہ جب آپؐ ہجرت فرما کر جا رہے تھے تو راستے میں ایک جگہ آئی اَلْقُدَیْدْ اب بھی وہ جگہ ہے بورڈ لگا ہوتا ہے وہاں سے آپ گزرے تو آپ کو بھوک لگی ہوئی تھی تو ایک خاتون بیٹھی ہوئی تھی خیمے میں کہا اماں کچھ کھانے کو ملے گا وہ کہنے لگی بیٹا کچھ بھی نہیں ہے کہا دودھ ملے گا وہ کہنے لگی دودھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا یہ بکری جو کھڑی ہوئی ہے وہ کہنے لگی اس بکری نے تو ابھی بچہ ہی کوئی نہیں دیا فرمایا وہ ہمارا کام ہے ادھر لے آؤ بکری کو عورت بولی کوشش کر لو جو کر سکتے ہو آپؐ نے بکری نزدیک کی اور اس کے تھنوں پر ایسے ہاتھ پیرا ہاتھ پھیرنا تھا کہ تھن دودھ سے بھر گئے اب وہ اُمِّ مَعْبَدْ حیران رہ گئی کہ یہ کون ہے جس کے ہاتھوں میں اتنی برکت ہے آپؐ نے دودھ دھویا اور عَلَیْہُ الرَّغْوَہ ساری جھاگ اس کے اوپر چڑھ گئی سارے برتن اماں کے گھر کے بھر گئے آپؐ نے خود پیا اپنے ساتھیوں کو پلایا اور باقی اماں کے گھر کے برتن بھر گئے آپؐ نے خود پیا اپنے ساتھیوں کو پلایا اور باقی اماں کے سارے برتن بھر کر چلے گئے اماں کو حیران چھوڑ کر بعد میں اس کا خاوند آیا کہنے لگا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا وہ کہنے لگی کہ ایک برکت والا نوجوان آیا تھا جس کے

ہاتھوں کا کرشمہ تھا کہ ہماری بکری جس نے آج تک بچہ نہیں دیا اس نے اتنا دودھ دے دیا۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے بتاؤ تو سہی کہ وہ کیسا تھا آپؐ اس قدر حسین تھے کہ عرب کی حسین ترین عورتوں سے آپ کی شادی ہو سکتی تھی پھر آپؐ نے چالیس سالہ عورت سے شادی کیوں کی؟ یہ بتانے کے لیے کہ مَالِیْ مِنْ نِسَاءِ کُمْ مِنْ رَغْبَۃٍ مجھے عورتوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے یہ فرمان نبویؐ ہے اور وہ جو فرمان ہے حُبِّبَ اِلَیَّ النِّسَاءَ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے میری بیویوں سے محبت ہے یہ مطلب نہیں کہ مجھے عورتوں سے محبت ہے۔ حُبِّبَ اِلَیَّ فِیْ دُنْیَا کُمْ ثَلَاثٌ مشہور حدیث ہے کہ مجھے دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں اَلصَّلٰوۃُ وَالطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ نماز خوشبو اور عورتیں اس حدیث پاک کا مفہوم لوگ سمجھ نہیں پاتے نِسَآء سے مراد اس حدیث پاک میں بیویاں ہیں عورتیں نہیں۔ مجھے اپنی عورتوں سے محبت ہے بیویوں سے بیویوں سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے اور بیویوں کا خاوندوں کی خدمت کرنا ایمان کا حصہ ہے اور ہمارے ہاں کیا ہو رہا ہے۔

اِدھر حاکمیت جتاتے ہیں اُدھر حق جتاتی ہے دونوں طرف سے تربیت ہے نہیں اخلاق ہے نہیں اخلاق بڑا مشکل سبق ہے تین چلے تو کیا سال لگا کر بھی اخلاق نہیں بنتے یہ تو برسہا برس ٹھوکریں کھاؤ پھر جا کر کہیں اخلاق بنتے ہیں جن سے جا کر گھر آباد ہوتے ہیں گھر آباد کرنے کے لیے جس اخلاق کی ضرورت ہے وہ سال پیدل لگانے سے نہیں آتے برس ہا برس کی محنت کے بعد اخلاق نصیب ہوتے ہیں اس لیے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے اخلاق اچھے ہونگے میں گارنٹی دوں گا کہ اُسے جنت الفردوس میں گھر لے کر دوں گا۔

کہا میں ضامن ہوں میں ضمانت دیتا ہوں۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے بچے کی شادی کے لیے منگنی کی تو حضرت رائے پوریؒ نے پوچھا بچے کے اخلاق کیسے ہیں؟ کہا جی پانچ وقت کا نمازی ہے۔ آپ نے پھر پوچھا کہ اخلاق کیسے ہیں؟ کہا جی نمازی ہے داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ حضرت رائے پوریؒ نے فرمایا شاہ صاحب نمازوں سے گھر آباد نہیں ہوتے میں پوچھ رہا ہوں بچے کے اخلاق کیسے ہیں اگر اخلاق اچھے نہیں ہونگے تو نمازی پرہیز گار تبلیغی ہو کر بھی گھر کو آگ لگا دے گا اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا گھر برباد کر لے گا۔

اخلاق سے گھر آباد ہوتے ہیں تہجد سے گھر نہیں آباد ہوتے زیادہ نہیں تو بھائی حَیَاتُ الصَّحَابۃ ہی پڑھ لو۔ جلد ثانی اُٹھا کر دیکھ کہ کیسی معاشرت اللہ کے نبی کی بتائی گئی ہے ہم تو اپنی اپنی خواہش کے غلام ہو کر زندگی بسر کر رہے ہیں اپنی اپنی مرضی و منشا پہ چل رہے ہیں جو سمجھ میں آیا اُسی کو دین بنا دیا؟ بیویوں کو گھر کو بار کو برباد کر کے کہتے ہیں میں نے بڑی قربانیاں کی ہیں۔ کیا اس کا نام قربانی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ بیویوں کو لے حضورؐ نے زندگی بسر کی ہے اور قربانی کی وہ تاریخ رقم کی ہے کہ ساری کائنات مل کر بھی اُس قربانی تک نہیں پہنچ سکتی۔ سارے انبیاء کرام کی قربانیاں جمع کی جائیں تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں ان سے زیادہ ہیں۔ سارے نبیوں کو دکھ جمع کیئے جائیں تو ہمارے نبی کے دکھ زیادہ ہیں سارے نبیوں کے فاقے جمع کیئے جائیں تو ہمارے نبیؐ کے فاقے زیادہ ہیں انہوں نے گیارہ بیویوں سے نباہ کر کے دکھا دیا۔ اور اِدھر اپنی حماقتوں سے گھر برباد کر کے گھر اُجاڑ کے کہتے ہیں کہ گھر قربان کر دیا۔ ہر جگہ یہی حال ہے کیا پنجاب کیا سندھ کیا بلوچستان کیا سرحد کیا گلگت ہر طرف یہی حال ہے کیونکہ اخلاق سیکھے ہوئے نہیں ہیں۔ سن کر سہہ جانا صبر کرنا برداشت کر جانا سنو!

حضور ﷺ کی گھریلو زندگی

حضرت میمونہؓ کے پاس حضورؐ سوئے ہوئے تھے آپؐ کو پیشاب کا تقاضا ہوا تو آپ باہر تشریف لے گئے حضرت میمونہؓ کی آنکھ کھلی دیکھا کہ نبیؐ کوئی نہیں۔ کہا اچھا مجھے چھوڑ کر دوسری بیوی کے پاس ہونگے؟ غصے میں کنڈی لگا دی۔ حضور تشریف لائے دستک دی دروازہ کھولو کہا نہیں کھولتی۔ آپ مجھے چھوڑ کر دوسری بیوی کے پاس گئے تھے۔ فرمایا اللہ کی بندی میں پیشاب کرنے گیا تھا کہنے لگیں مجھے پتہ ہے مجھے چھوڑ کر دوسری بیوی کے پاس گئے تھے فرمایا اللہ کی بندی نبی خیانت نہیں کر سکتا۔ میں کیسے تمہاری باری پہ تمہیں چھوڑ کر کسی اور کے پاس جا سکتا ہوں؟ وہ منت کر کے دروازہ کھلوا رہے ہوتے ہیں۔ ہمارا کوئی ہوتا تو

منتیں کر کے دروازہ کھلواتا؟ اور اندر آتے ہی ڈنڈا پکڑ کر ایسی کی تیسی کر دیتا۔ کتنی بڑی بات کو پیار و محبت سے حل فرمادیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھو اپنے نبیؐ کی معاشرت تمہیں پتہ چلے کہ گھر کیسے آباد کیئے جاتے ہیں اس کے برعکس یہ ہے کہ ایک خاوند سفر پہ جارہے تھے تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں جارہا ہوں میرے بعد تم گھر میں ہی رہنا باہر نہ نکلنا۔ خاتون نے کہا ٹھیک ہے۔ کچھ دنوں کے بعد ان کے والد بیمار ہو گئے پچھلی گلی میں گھر ہے انہوں نے پوچھا کسی کو بھیج کر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باپ کی خبر لے آؤں یا گھر میں ہی رہوں آپؐ نے فرمایا گھر میں ہی رہو پھر شدید بیمار ہوئے تو پھر پوچھا یا رسول اللہ خبر لینے چلی جاؤں؟ فرمایا گھر میں رہو خاوند کی اطاعت کرو۔ پھر سکرات کا عالم طاری ہوا۔ پھر پوچھا یا رسول اللہؐ چلی جاؤں؟ فرمایا گھر میں رہو خاوند کی اطاعت کر۔ پھر وہ فوت ہو گیا پوچھا۔ یا رسول اللہ اب چلی جاؤں فرمایا خاوند کی اطاعت کرو۔ جنازہ اُٹھا قبرستان میں جا کر آپؐ نے دفن کروایا اور پھر ارشاد فرمایا کہ اس بیٹی کو جا کر کہو کہ تیرے صبر کی وجہ سے اللہ نے تیرے باپ کی بخشش کر دی ہے اب باپ اس کا خود صحابی تھا لیکن اللہ کے نبیؐ نے اس کی بخشش کو بچی کی اطاعت سے جوڑا ہے۔

کہ تو نے جو خاوند کی اطاعت کی اور صبر کیا اس پر اسے بخشش ملی ہے حالانکہ میں یہ بات دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کے خاوند کی ہرگز یہ منشا نہیں تھی۔ ہرگز یہ منشا نہیں تھی۔

وہ آج کل کے نادان خاوند تھوڑا ہی تھے کہ ماں باپ سے بھی نہیں ملنے دیتے کہتے ہیں تو میری بیوی ہے مگر اپنے والدین سے نہیں مل سکتی کیا بے ذوقی اور بداخلاقی کا جہان آ گیا؟

لیکن اس خاتون نے وہ بول نبھایا تو اللہ نے اس کے باپ کی بخشش فرمائی اس بیٹی کی برکت سے تو ہم تو معاشرت بھول چکے ہیں زندگیاں بھول چکے ہیں کس اللہ نے حکم دیا؟ کس نبیؐ نے کہا؟ یاد ہی نہیں۔ خیر بات کہاں چلی گئی اللہ کا نبیؐ ایسا حسین تھا کہ دنیا کی حسین سے حسین عورت بھی اُس سے شادی کر سکتی تھی مگر آپؐ نے چالیس سال کی عورت سے شادی کی اور کہا مجھے اپنی بیویوں سے محبت ہے اور بیویوں سے محبت کر کے دکھایا اندازہ لگاؤ گیارہ بیویاں ہیں اور حضورؐ گھر میں کہتے تو روٹی پکائے گی اور آٹا میں گوندھوں گا۔ آٹا

Marfat.com

گوندھ رہے ہیں ۔گھر میں جھاڑو دے رہے ہیں ۔اپنے کپڑے خود دھو رہے ہیں بیویاں موجود ہیں یہ زندگی سکھائی باہر جانثار موجود ہیں ایک اشارے پر سینکڑوں جان قربان کرنے والے لیکن آپؐ اپنے اونٹ کا چارہ خود سر پہ اُٹھا کر لے جاتے تھے ۔اپنے اونٹ کو پانی خود پلاتے تھے یہ معاشرت اللہ کا نبیؐ ہم کو سکھا کر گیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چرخہ کات رہی تھیں اور حضورؐ اُن کے سامنے بیٹھے اپنا کپڑا ٹھیک فرما رہے تھے۔

یہ آپ نے زندگی سکھائی کہ گھر والوں کا دل لیا جاتا ہے نا کہ گالم گلوچ سے ان کے دلوں کو چکنا چور کیا جاتا ہے آخری خطبے میں حضورؐ نے عورتوں کے لیے کتنی زیادہ نصیحتیں فرمائی ہیں ۔تو حضورؐ کپڑا سی رہے ہیں اماںؓ عائشہ صدیقہؓ کی نظر پڑی حضورؐ کے ماتھے مبارک سے پسینہ آ رہا تھا اور اس پسینے سے نور نکل آ رہا تھا وہ اس کو دیکھنے میں اتنی محو ہوئیں کہ چرخہ وہیں کا وہیں پڑا ہے آپؐ نے پوچھا عائشہ کیا دیکھ رہی ہو؟

اماں جی بھی بڑی زبردست شاعرہ بھی تھیں ۔وہ بولیں

وَاِذَا انْظَرْتُ اِلٰی اَسَرَّتُ وَجْهِهٖ
بَرَکَتْ صَبَرتِ عَارِضُ الْمُتَهَلِّلِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اور جب میں اس کے حسین ماتھے پہ نظر ڈالتی ہوں۔
تو یوں چمک رہا ہوتا ہے جیسے آسمان پر بجلیاں چمکتی ہیں۔

کہا یا رسول اللہؐ آپ کے پسینے سے نور نکل رہا ہے اور مجھے اچھا لگ رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا یہ شعر مجھے اس موقع پر بہت پسند آیا یہ معاشرت سکھائی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو اُمِ معبد سے اس کے خاوند نے پوچھا کہ وہ نوجوان کیسا تھا؟

وہ کہنے لگی اللہ اکبر
تو اُمّ معبد نے کہا

﴿ رَأَیْتُ رَجُلاً ظَاهِرَ الْوَضَاحَةُ. اَبْلَحَ الْوَاجِهِ. کَالْقَمَرِ لَیْلَةَ

اَلْبَدْرِ. لَمْ تَعِبْهُ سُجْلاً. وَلَمْ تُضرِ بِهِ سُقْلاً. وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ. ﴾

بڑا صاف ستھرا نوجوان تھا۔اس کا چہرہ چمکتا تھا۔چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔وہ موٹا نہیں تھا۔اور وہ پتلا نہیں تھا۔وہ وسیم تھا اور قسیم تھا۔

عربی میں میں وَسِيْمٌ اسے کہتے ہیں جس کو جتنی زیادہ مرتبہ دیکھا جائے پہلے سے زیادہ حسین اور خوبصورت نظر آئے۔قَسِيْمٌ اسے کہتے ہیں کہ جس کو جدھر سے دیکھو سامنے سے دائیں سے بائیں سے پیچھے سے وہ خوبصورت نظر آئے۔

پھراس نے اس کی تفصیل بیان کی۔

﴿ فِيْ عَيْنَيْهِ دَعَجٌ. وَفِيْ اَشْفَارِهٖ وَطَفٌ. وَفِيْ صَوْتِهٖ اَزَجٌ. وَفِيْ صَوْتِهٖ سَهَلٌ. ﴾

اُس کی آنکھیں موٹی تھیں روشن تھیں کالی تھیں اور ان میں سرخ ڈورے تھے۔ اس کی پلکوں کے بال لمبے تھے یہ خوبصورتی کی نشانی تھیں اس کی بھویں گول اور لمبی تھی۔ اس کی آواز میں ایک کشش ایک رُعب ایک جادو تھا ایک نغمہ تھا۔

اور اس کی آواز میں ہیبت بھی تھی محبت بھی تھی یعنی دو عجیب چیزیں جمع تھیں آدمی اگر ہیبت سے بولے تو لطافت چلی جاتی ہے اور اگر لطافت سے بولے تو ہیبت چلی جاتی ہے ہمارے نبیؐ کا کلام سب پر حاوی تھا۔

﴿ فِيْ لَحْيَتِهٖ كَثَاثَةٌ. فِيْ عُنُقِهٖ سَطَةٌ. اَحْلَاهُ وَاَجْمَلُهُ وَاَبْهَاهُ مِنْ بَعِيْدٍ. وَاَحْسَنُهُ مِنْ قَرِيْنٍ. ﴾

اور اس کی داڑھی بڑی گھنی تھی اور سینے پر پھیلی ہوئی تھی۔اور اس کی گردن لمبی تھی۔جب دور سے دیکھتے تھے تو اس کی ہیبت طاری ہوتی تھی ایک جمال نظر آتا تھا۔جب اسے قریب سے دیکھتے تھے تو میٹھا نظر آتا تھا وہ سراپا مٹھاس ہی مٹھاس تھا اور حسن ہی حسن تھا۔

﴿ اِنْ تَكَلَّمَ فَصَلَيْهِ الْبَهَاءُ. اِنْ سَكَتَ عَلَاهُ الْوَقَارُ. اَشْنَا مُفَلَّجٌ. ﴾

جب وہ بولتا تھا تو نور چھا جاتا تھا۔اور جب وہ خاموش ہوتا تھا تو وقار چھا جاتا تھا۔اس کے دانت ایسے تھے جب وہ مسکراتا تھا دانتوں سے نور نکل نکل کر باہر آتا تھا۔

دانتوں سے بھی نور نکلتا تھا۔

وَكَانَّ كَلَامَهُ ذَاتِ نَظْمٍ يَتَحَدَّرُنَ.

او ہو کیا تشبیہ دی ہے اماں نے کہا جب وہ بولتا تھا تو یوں لگتا تھا جیسے موتیوں کے ہار میں سے موتی ٹوٹ ٹوٹ کے نیچے آ رہے ہیں۔

یہ ہمارے نبی کا ایک نقشہ کھینچا ہے ایک اجنبی عورت نے اتنے خوبصورت نبی کو کون بیٹی نہ دیتا؟ آپؐ نے چالیس سال کی عورت سے شادی کی اور جب آپؐ بڑھاپے میں پہنچ گئے تو باون سال کی عمر میں دوسری شادی کی اور پھر 53 سال سے 63 سال کی عمر میں آپ نے نو شادیاں کیں تو کیا شوق ہو گیا تھا آخری عمر میں شادیوں کا؟ نہیں

یہ اللہ کا امر تھا اللہ کا حکم تھا۔ اللہ کی منشاء تھی اور یہ اس لیے تھا کہ عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لیے عورتیں ہونی چاہئیں۔ اللہ کے نبیؐ نے آزادی نہیں سکھائی۔ اللہ کے نبیؐ نے مرد و عورت کا اختلاط نہیں سکھایا۔ یہ مغرب کی ننگی تہذیب آئی ہے جس نے پہاڑوں میں رہنے والی عورتوں کو بے پردگی سکھا دی ہے۔ میری بہنو! کبھی مغرب کے پیچھے نہ چلنا مغرب میں جا کر تو سورج بھی ڈوب جاتا ہے۔ کوئی چیز مغرب سے ابھرتی نہیں۔ مغرب ڈوبنے کی جگہ ہے اور مشرق اُبھرنے کی جگہ ہے روشنیاں مشرق سے ابھرتی ہیں اور اندھیرے مغرب سے آتے ہیں۔

مشرق کا تعارف

طلوع مشرق سے ہوتا ہے اور غروب مغرب میں ہوتا ہے۔ مغرب سے اندھیرے بلند ہوتے ہیں۔ مشرق سے نور بلند ہوتا ہے یہ اللہ کا نظام بھی یہ بتا رہا ہے کہ مغرب اندھیروں کی جگہ ہے اور مشرق روشنیوں کی جگہ ہے۔ ہمارا قبلہ مشرق میں ہے ہمارا قبلہ مشرق کے درمیان میں ہے مشرق وسطیٰ میں۔ ہمارا نبی مشرق میں ہے مشرق کے درمیان میں ہے یہ سعودیہ اور اس کے قریبی ملک ان کو مشرق وسطیٰ کہتے ہیں۔ مغرب کی تہذیب ننگی ہے اس نے عورت کو گھر سے نکالا پردے سے نکالا اور پھر بازار کی زینت بنایا پھر

Marfat.com

ننگا کر کے سٹیج پر نچایا۔اب وہ یہ چاہتے ہیں کہ ان کی بیٹیاں بھی ایسی ہو جائیں پھر آزادی کا نعرہ دیا میرے پاس ایک کلاسکو کے ریلوے سٹیشن کی ایک تصویر ہے 1812 کی ہے وہ غالباً اس میں ایک بھی عورت بے پردہ نہیں ہے۔1792ء میں ایک عورت آئی انگلستان میں اس کا نام تھا میری دول سٹون کران اس نے سب سے پہلے ایک کتاب لکھی آزادی نسواں۔ عورتوں کی آزادی اور اس میں یہ نظریہ پیش کیا کہ عورتوں کو آزادی دی جائے کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ مردوں کی طرح کام کریں۔ مردوں کے ساتھ کام کریں۔خود کمائیاں کریں اور مردوں کی محتاج نہ رہیں بازاروں میں کام کریں دفتروں میں کام کریں فیکٹریوں میں کام کریں۔عورتوں کو آزادی ملے اس بات میں چونکہ مردوں کے لیے لذت کا سامان تھا۔ مردوں کی تسکین کا سامان تھا اس لیے اس کی ہاں میں ہاں ملانے لگے بلکل ٹھیک ہے۔ بالکل ٹھیک ہے اس میں تباہی عورت کی تھی چھری خربوزے پر لگے یا خربوزہ چھری پر لگے کٹنا خربوزے نے ہی ہے۔عورتیں تحریک چلائیں یا مرد تحریک چلائیں تباہی عورت کی ہوگی مرد کی نہیں ہوگی عزتیں عورتوں کی نیلام ہونگیں۔مرد تو پھر اسی طرح ہوتے ہیں ظالم بن کر بھی مظلوم ظالم بن کر بھی معصوم مگر بیٹیوں پر ایک داغ بھی لگ جائے تو موت تک وہ دھلتا نہیں۔تو آزادی کا نتیجہ کیا ہوا کہ آج یورپ میں عورت آج

نہ ماں کی شکل میں قبول ہے
نہ بیٹی کی شکل میں قبول ہے
نہ بیوی کی شکل میں قبول ہے
نہ بہن کی شکل میں قبول ہے
نہ خالہ کی شکل میں قبول ہے
نہ دادی کی شکل میں قبول ہے
نہ پھوپھی کی شکل میں قبول ہے
نہ چاچی کی شکل میں قبول ہے
نہ مامی کی شکل میں قبول ہے
نہ ساس کی شکل میں قبول ہے

نہ نند کی شکل میں قبول ہے۔

وہ عورت اپنا ہر روپ مٹا چکی ہے وہ بیوی کی صورت میں بھی قبول نہیں ہے وہ صرف معشوقہ محبوبہ کی شکل میں قبول ہے۔ اور ایسے ہی مرد بھی اپنا سب کچھ کھو چکے ہیں صرف ایک عاشق کی شکل میں قبول ہے۔

وہاں مرد نہ باپ کی شکل میں قبول ہے

ہاں مرد نہ بھائی کی شکل میں قبول ہے

وہاں مرد نہ خاوند کی شکل میں قبول ہے

وہاں مرد نہ سسر کی شکل میں قبول ہے

وہاں مرد نہ دادا کی شکل میں قبول ہے

وہاں مرد نہ نانا کی شکل میں قبول ہے

وہاں پہ مرد نہ چاچا کی شکل میں قبول ہے

وہاں پہ مرد نہ ماموں کی شکل میں قبول ہے

وہاں پہ مرد نہ چچا زاد نہ ماموں زاد نہ پھوپھی زاد

مرد صرف ایک ہی صورت میں قبول ہے عاشق ہو اور عشق کی عمر کتنی ہوتی ہے صرف چند سال اس کے بعد وہاں کی عورت کو اس طرح اُٹھا کر پھینک دیا جاتا ہے جس طرح ٹشو پیپر کو یا رومال کو منہ صاف کر کے پھینک دیتے ہیں کاغذ سے ہاتھ صاف کیے اور وہ پھینک دیا۔ وہ جل جائے وہ اُڑ جائے وہ مسلا جائے پھینکنے والے کو کوئی پرواہ نہیں اس آزادی کا آخری مطلب یہ ہے کہ عورت اپنی عزت بیچ بیٹھی اور ایک تازہ ترین سروے ہوا ہے انگلینڈ کا جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ 80% اسی فیصد عورتیں یہ چاہتی ہیں کہ زندگی لوٹ جائے اور ہم گھر کی عورت بن جائیں۔

اِس آزادی کا مطلب عزت کی نیلامی ہے نہ کہ وجود کی نیلامی ہے ان عورتوں نے گھر بھی سنبھالا ہوا ہے دفتر بھی سنبھالا ہوا ہے مردوں کے ظلم بھی سہتی ہیں اور مردوں کے بے وفائیاں بھی سہتی ہیں اور در در کی ٹھوکریں کھاتی ہیں او میرے بھائیو اور بہنو! اس تہذیب سے بچو اللہ کے واسطے اللہ نے آپ کو پاک شریعت دی ہے۔ اس شریعت مُطَهَّرَة میں مرد

Marfat.com

اور عورت کا اختلاط حرام ہے حلال نہیں چاہے ہمارے چراغ بجھ جائیں۔ چاہے ہمارے گھر میں فاقے آ جائیں۔

جبھی تو اللہ کے نبیؐ نے اپنے پیٹ پر دو پتھر باندھے اور امت کو بتایا کہ حکم کے پابند بننا روٹی کے غلام نہ بن جانا۔

خرچہ کہاں سے چلے گا؟

نہیں نہیں ہم خرچے کے غلام نہیں

ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ہیں وہ جو کہے گا کر جائیں گے وہ جس سے روکے گا ہم اسے چھوڑ جائیں گے۔ ہم چند دن کے لیے تو دنیا میں آئے ہیں جب وہ کہے گا اُٹھ کر چل دیں گے۔ کون یہاں ہمیشہ رہا ہے؟ کون یہاں لمبی زندگی گزار کر گیا ہے؟ ہزار برس یا ساڑھے نو سو برس دنیا میں گزرنے والے حضرت نوح علیہ السلام بھی قیامت میں اللہ سے کہیں گے یا اللہ میں تو ایک دن یا آدھا دن دنیا میں گزار کر آیا ہوں میں نے تو اور دیکھا ہے کچھ نہیں۔ میرے بھائیو اور بہنو! یہ اُٹھ جانے کا مقام ہے یہ کوچ کا مقام ہے اس دنیا میں جو آیا ہے وہ جاتا ہے اور اس نے جانا ہی جانا ہے جو پیدا ہوتا ہے وہ مرتا بھی ہے جو اُٹھتا ہے وہ گرتا بھی ہے جو ابھرتا ہے وہ ڈوبتا بھی ہے یہ دنیا کا نظام ہے چند دن کی زندگی کے لیے اپنی آخرت کو برباد کر دینا حضرت علیؓ نے اپنی شہادت کے قریب اپنے بیٹے حضرت امام حسنؓ کو وصیت فرمائی۔

حضرت علی کی وصیت

﴿اَحْيِ قَلْبَكَ بِالْمَوْعِظَةِ. وَنَوِّرْهُ بِالْحِكْمَةِ. وَقَوِّهِ بِالزُّهْدِ. وَذَلِّلْهُ بِالْمَوْتِ. وَقَرِّرْهُ بِالْفَنَاءِ. وَحَذِّرْهُ صَوْلَةَ الدَّهْرِ. وَاَعْرِضْ عَلَيْهِ اَخْبَارَ الْمَاضِيْ. وَسِرْ فِيْ دِيَارِهِمْ. وَانْظُرْ فِيْ آثَارِهِمْ.﴾

Marfat.com

بیٹے اپنے دل کو نصیحت کی باتوں سے زندہ رکھنا۔ اور اسے نبیؐ کی سنت سے منور کرتے رہنا۔ اپنے دل کو دنیا کی بے رغبتی سے قوی اور طاقتور رکھنا۔ جب یہ ابھرنے لگے تو اس موت کی یاد کرا کے زمین پر گرا دینا۔ اور اپنے دل سے کہلوانا کہ تجھے مرنا ہے تجھے مرنا ہے تجھے مرنا ہے۔ اور اسے لوگوں کی بے وفائیاں سمجھانا۔ اور پچھلی قوموں کے قصے اسے سنانا۔ ان کے ٹوٹے ہوئے گھروں میں جانا۔ ان کی دیواروں میں پھرنا۔

ان سب گھروں میں آثار قدیمہ میں خوب گھوم پھر کر ان دیواروں سے سوال کرنا لاہور کے قلعہ سے سوال کرنا۔ سکردو کے قلعے سے سوال کرنا۔ یہاں تو بڑے زمزمے تھے بڑے نغمے تھے بڑے غلغلے تھے وہ سارے کہاں چلے گئے اَیْنَ حَلُّوْا وہ کہاں چلے گئے تو تمہیں ایک ایک اینٹ ایک ایک پتھر ایک ایک دیوار ایک ایک ستون ایک ایک کھڑکی اور ایک ایک دروازہ کہے گا۔

قَدِ انْتَقَلُوْا مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ

وَنَزَلُوْا فِیْ دَارِ الْغُرْبَۃِ

ہم دھوکے کا گھر تھے اور وہ ہمیں چھوڑ گئے وہ جا کر سو گئے قبر کی اندھیریوں میں مٹی کی تہوں میں اور کیڑوں کے گھر میں جا کر سو گئے۔

فَاِنَّکَ صِرْتَ اَحَدِھِمْ اور اے میرے بیٹے ایک دن تو بھی مرجائے گا اب آخری جملہ فَلَا تَبِعْ اٰخِرَتَکَ بِدُنْیَاکَ بَلْ بِعْ دُنْیَاکَ بِاٰخِرَتِکَ اے میرے بیٹے اگر کبھی دنیا و آخرت میں مقابلہ ہوا آخرت بچاؤ تو دنیا جاتی ہے۔ دنیا بچاؤ تو آخرت جاتی ہے تو میرے بیٹے دنیا چھوڑ دینا آخرت نہ چھوڑنا۔ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے والد گرامی کی وصیت کو نبھا گئے دنیا کو ٹھوکر ماردی اور آخرت کو بچالیا۔ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَسَتُصْلِحُ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ یہ مسلمانوں کی دو جماعتوں کو آپس میں ملا دے گا اور اُن کی صلح کرادے گا تو میرے بھائیو اور بہنو! ہم سودہ نہیں کرتے آخرت کو بچائیں گے اِنْشَاءَ اللّٰہُ۔ یہ جو آزادی کا کھوکھلا نعرہ ہے اس میں عورت کے لیے آگ ہی آگ ہے بربادیاں ہیں اور تباہیاں ہیں اور کچھ نہیں ہے۔ اللہ نے ہمیں پاک زندگی عطا فرمائی ہے۔ بیٹی کے روپ میں

Marfat.com

ماں نے گود لیا باپ نے سایہ دیا بہن کے روپ میں بھائیوں نے اس کی عزت کے گرد حصار قائم کیا پھر ماں باپ نے بھائیوں نے ڈولی میں بٹھا کر عزت کے ساتھ پردے کے ساتھ اس کے خاوند کے حوالے کیا۔ عزت کے ساتھ ایک خاوند ایک غیرت مند انسان کے حوالے کیا اس نے اُس کو عزت کی جگہ دی اس کی حفاظت کا بندوبست کیا اور بیوی کو گھر میں بٹھا کر اس کے لیے کھپ کھپ کر کمائیاں کر کے لایا۔ پھر جب وہ خود ماں بنی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت اور بھی بڑھا دی اور اللہ تعالیٰ نے اُس کے قدموں میں جنت کو دکھا دیا۔ اور جب وہ دادی بنی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت اور بڑھا دی پھر جب وہ ساس بنی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت اور بڑھا دی وہ نانی بنی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت اور بڑھا دی جب وہ مرتی ہے تو اس پر ہزاروں رونے والے اور رونے والیاں ہیں اور یورپ کی عورت جب مرتی ہے تو کوئی اس پر رونے والا نہیں ہوتا کوئی اس کو پوچھنے والا نہیں ہوتا دائیں بائیں کے پڑوسیوں کو پتہ چلتا ہے وہ بڑھیا مرگئی کیونکہ دروازہ نہیں کھلتا پھر دروازہ توڑ کر دیکھا جاتا ہے اندر بوڑھی مری پڑی ہے۔ تو میرے بھائیو اور بہنو! یورپ کی ننگی تہذیب کے پیچھے مت چلو اللہ تبارک وتعالیٰ نے پورے قرآن پاک میں کسی عورت کا نام تک نہیں لیا کسی کا سوائے حضرت مریم کے حضرت مریم کا نام بھی خاص وجہ سے آیا ہے کہ لوگوں نے حضرت مریم کے بیٹے کو اللہ کا بیٹا بنا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات سمجھائی ہے کہ عیسیٰ مریم کا بیٹا ہے میرا بیٹا نہیں ہے۔

حضرت مریم علیہ السلام

ذٰلِکَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ

وَاذۡقَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ

اس کے علاوہ جس عورت کا نام آیا ہے وہ اس کے خاوند کی نسبت سے

اِمۡرَاَتِ فِرۡعَوۡنَ. فرعون کی بیوی اللہ آسیہ بھی کہہ سکتا تھا

اِمۡرَاَتُ الۡعَزِیۡزِ. گورنر کی بیوی اللہ زلیخا بھی کہہ سکتا تھا

Marfat.com

ان میں غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اچھی عورت کا نام بھی چھپایا ہے اور بری عورت کا نام بھی چھپایا ہے۔

اِمْرَأَتِ نُوحٌ کو بھی چھپایا

اِمْرَأَتِ لُوط کو بھی چھپایا

اِمْرَأَتُهُ ابراہیمؑ کی بیوی آئی اللہ تعالیٰ سارہ بھی کہہ سکتا تھا حاجرہ بھی کہہ سکتا ہے۔ یہ کتنی مقدس خاتون ہیں اللہ نے کسی عورت کا نام نہیں لیا ہر ایک کے نام پر پردہ ڈالا ہے یہ بات بتانے اور سمجھانے کے لیے کہ اللہ تعالیٰ کو عورت کا نام کھولنا بھی پسند نہیں ہے تو چہرہ کھولنا کیسے پسند ہوگا؟ یہ شیطان کا سبق ہے کہ چہرے کا پردہ نہیں ہوتا دل کا پردہ ہوتا ہے ارے اب تو پہاڑوں میں بھی بے پردگی آ گئی۔ میں نے صبح سیر کرتے دیکھا کہ پہاڑوں پر ڈشیں لگی ہوئی تھیں۔ میں نے کہا میرے مولیٰ کدھر جائیں؟ ہمارے تو پہاڑ بھی گندے ہو گئے۔ کن غاروں میں جائیں؟ باطل کی محنت نے پہاڑوں میں بھی غلاظت کو پہنچا دیا۔ ایسی پاکیزہ زندگی ہوتی تھی؟ وہ کہاں گئی؟ اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد میں فرق رکھا ہے عورت کے لیے گھر کی زندگی ہے اور مرد کے لیے باہر کی زندگی ہے اللہ نے عورت کا نظام ایسا بنایا ہے کہ یہ گھر کی زندگی سنبھال کر صحیح چلے گی اور مرد کا نظام ایسا بنایا ہے کہ یہ باہر کی زندگی سنبھال کر صحیح چلے گا دونوں کی ترتیب الگ ہے اور اسلام سے پہلے تو عورت کو جانتا ہی کوئی نہیں تھا۔ یہودی عورت کو ڈائن کہتے تھے۔ عیسائی عورت کو شہوتوں کی تسکین کہتے تھے۔ اور عرب عورت کو منحوس کہتے تھے پیدا ہوتے ہی دفن کر کے ختم کر دیتے تھے اور جائیداد میں عورت کا کوئی حصہ نہ تھا اللہ تعالیٰ نے عورت کو مقام بخشا عزت بخشی اور ایک مقام بخشا اور عورت کو مرد کے شانہ بشانہ عزت بخشی۔

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ. وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ. وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقَاتِ. وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ. وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرَاتِ. وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ. وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّالِمَاتِ. وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظَاتِ. وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرَاتِ. اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

Marfat.com

مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيمًا ﴾ سورۃ احزاب آیت: ۳۵

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ۔ اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ۔ اور قناعت کرنے والے مرد اور قناعت کرنے والی عورتیں ۔ اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں ۔ اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں ۔ اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں ۔ اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں ۔ اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں ۔ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں ۔ اور ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں ۔ اللہ نے ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

اللہ رب العزت نے اس گری ہوئی عورت کو نہ صرف عزت بخشی اور مقام بخشا بلکہ عورتوں کو لا کر مردوں کے برابر کھڑا کر دیا ہے۔ آخرت کی دوڑ میں تقسیم کار الگ الگ اور آخرت کی محنت میں برابر محنت کرو دوڑ لگاؤ جو آگے بڑھ جائے گا وہ ہمارا بن جائے گا۔ رابعہ بصری کو مرے ہوئے تیرہ سو سال گزر گئے آج بھی اس کا نام گلگت کے پہاڑوں میں گونج رہا ہے میں بتاؤں۔

وہ حبشی تھی بدصورت تھی مال و دولت والی نہ تھی ۔ وہ بانجھ عورت تھی کہ وہ اللہ کی ہوگئی اللہ کے رسول کی ہوگئی ان پر اپنے آپ کو فدا کر بیٹھی تھی کھانا پکانے لگی تھی کہ یاد آیا پیاز ختم ہے کہنے لگی او ہو پیاز کہاں سے لاؤں؟ اُدھر پتہ نہیں ایک چیل کہاں سے پنجے میں پیاز پکڑ کر لائی تھی اس کے پنجے کھلے تو پیاز سیدھا رابعہ کے گھر رابعہ کی گود میں آ کر گرا۔

اور جب ان کا انتقال ہوا تو خادمہ کو خواب میں ملی کہنے لگی منکر نکیر نے پوچھا کہ مَنْ رَّبُّکَ تیرا رب کون ہے؟ تو جواب دیا کہ جس رب کو چالیس سال نہ بھولی اس کو اب چار فٹ زمین کے اندر آ کر بھول جاؤں گی؟ وہ کہنے لگے چلو یہاں پوچھنے کی ضرورت نہیں فرشتے چلے گئے میرے بھائیو اور بہنو! اللہ اور اس کے رسولؐ کی غلامی میں آ جاؤ ہم نے وہ کرنا ہے جو اللہ ہم سے کہتا ہے اللہ کا رسولؐ ہم سے کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے ذریعے عورت کو عزت دی اور عورت کا مقام بلند کیا ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

عورت کا حق

﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ (سورۃ النساء آیت:۱۱)

عرب لڑکی کو جائیداد میں حصہ نہیں دیتے تھے۔ ہندو بھی نہیں دیتے تھے آج بھی ہمارے ملک میں بھی تاجر زمیندار ملازم اپنی بیٹی کو حصہ نہیں دیتے اور خود جا کر جہنم میں جلتے ہیں اُن کو جو جہیز دے دیا اُسے ہی کافی سمجھ لیتے ہیں؟ یہ ظلم ہر کوئی کر رہا ہے۔ کوئی لاکھوں میں ایک ملتا ہے جو بیٹیوں کو حصہ دے رہا ہے ورنہ سب ظالم ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مرد کو عورت کے حصے سے دوگنا ملے گا عورت کے حق کو ثابت کیا اور مرد کے حق کو قیاس کیا۔ جتنا دو بیٹوں کو ملے گا اتنا ایک بیٹے کو ملے گا۔ پھر کچھ بیوی کے حق ہیں خاوند پر اور کچھ خاوند کے حق ہیں بیوی پر تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۸) مردوں کی فوقیت کو بھی ثابت کیا اور عوت کے حق کو بھی ثابت کیا فرمایا جیسے عورتوں کا مردوں پر حق ہے ایسے ہی مردوں کا عورتوں پر حق ہے آزادی تو عورت کو اسلام نے دی ہے حق تو عورت کو اسلام نے دیئے ہیں ہاں! اسلام بے حیائی کو آزادی نہیں کہتا اسلام فحاشی کو آزادی نہیں کہتا۔

بے حیاؤں کی طرح مرد اور عورتیں آزاد بیٹھے ہیں اور مل کے کھا رہے ہیں اور گپیں لگا رہے ہیں اس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ سیدہ حفصہؓ اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ یہ امت کی مائیں ہیں یہ وہ عورتیں ہیں جن کو اللہ نے کہا ہے اے نبیؐ کی عورتو! تم جیسا دنیا میں ہے ہی کوئی نہیں اور اماں عائشہ صدیقہؓ جن کی برکت سے ہمیں تیمم ملا جن کی پاکی کے لیے قرآن میں سورۂ نور اُتری حضورؐ کا سر کسی بیوی کی گود میں ہوتا تو وحی نہیں آتی تھی اماں عائشہ کی گودمین سر ہوتا تو وحی آجاتی تھی جب آپؐ نے رحلت فرمائی ہے تو آپ کا سر مبارک اماں عائشہؓ کی گود مبارک میں تھا۔ یہ وہ ماں ہے اور حضرت حفصہؓ وہ ماں ہے کہ حضورؐ نے کسی موقع پر ناراضگی میں طلاق کا ارادہ کیا تو اللہ نے حضرت جبرائیل کو بھیج کر خبر دی کہ آپ اس

Marfat.com

کو طلاق نہیں دے سکتے یہ آپ کی جنت کی بیوی ہے یہ دو مائیں اماں عائشہ صدیقہؓ اور اماں حفصہؓ۔

عبداللہ ابن مکتوم یہ وہ صحابی ہیں جن کی شان میں آیات اتریں اور اپنے نبیؐ کو تنبیہ فرمائی۔ عَبَسَ وَتَوَلّٰی ٥ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ٥ (سورہ عبس آیت: ۱،۲) یہ وہ شخص ہیں جن کی وجہ سے اللہ کے قرآن پاک میں ایک عجیب انداز اختیار کیا۔ آیت آئی۔ ﴿لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ٥﴾ (سورۃ النساء آیت ۹۵)

مجاہد اور گھر میں رہنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ عبداللہ ابن ام مکتومؓ بول پڑے کہا اللہ میاں میری تو کوئی رعایت کر میں نابینا ہوں میں کیسے نکلوں تیری راہ میں تو فوراً جبرائیل ایک لفظ لائے غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ کا اضافہ فرمادیا اللہ تعالیٰ نے وہ مسلمان جو گھروں میں بیٹھے ہیں اور انہیں کوئی عذر نہیں معذور نہیں وہ اور مجاہدین برابر نہیں ہو سکتے اور یہ وہ شخص ہیں جو آخری حج میں رسول اللہؐ کی اونٹنی کی لگام پکڑے ہوئے تھے طواف زیارت کر رہے تھے یہ داخل ہوئے تو حضورؐ نے اماں عائشہ اور اماں حفصہؓ سے فرمایا پردے میں چلی جاؤ۔ نہ اُدھر کوئی خطرہ تھا اور نہ اِدھر کوئی خطرہ تھا آنے والی امت کو سبق دینا تھا کہ وہ دیوانے کہیں گے دل کا پردہ ہوتا ہے ہماری نیتیں ٹھیک ہیں ہمارا کردار مضبوط ہے کوئی پرواہ نہیں۔

میرے بھائیو اور میری بہنو! اس دھوکے میں کبھی نہ آنا کبھی نہ آنا۔ ایک آدمی کو خواب میں شیطان ملا اس آدمی نے کہا مجھے کوئی نصیحت تو کرو شیطان بولا کبھی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ اکیلے نہ بیٹھنا مرد ہو حسن بصری جیسا اور عورت ہو رابعہ بصری جیسی اگر یہ دونوں اکٹھے بیٹھیں گے تو میں اُن کو گمراہ کرنے کے لیے آجاؤں گا۔

تو حضورؐ نے فرمایا ہماری ماؤں سے کہ پردے میں چلی جاؤ اُمہات المومنین نے کہا یا رسول اللہؐ یہ تو اندھا ہے؟ تو حضورؐ نے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو؟ یہ پاک زندگی ہمیں ملی ہے حضرت فاطمہؓ حضورؐ کی بیٹیوں میں سے سب سے زیادہ محبوب بیٹی تھی۔ فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا تھا جس نے اسے تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے

Marfat.com

اسے راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا۔ آپؐ جب جہاد کے لیے تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے ازواج مطہرات سے ملتے اور سب سے آخر میں حضرت فاطمہؓ سے ملتے اور واپس آ کر سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ سے ملتے پھر ازدواج مطہرات سے ملتے اتنا زیادہ پیار تھا ان سے سب سے چھوٹی تھیں سب سے لاڈلی تھیں سب سے پیاری تھیں دنیا ہی میں بشارت دی کہا ایک فرشتہ آیا ہے اور مجھے خبر دے کر گیا ہے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے اور میرا بیٹا حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ایک مرتبہ آپؐ رات کو حضرت فاطمہؓ کے گھر میں تھے تو حضرت حسن کو پیاس لگی انہوں نے پانی مانگا اور پانی لینے لگی تو آپؐ نے روک دیا فرمایا ٹھہر جاؤ بٹھا دیا باہر گئے ایک بکری تھی اس کے تھنوں میں دودھ نہیں تھا آپؐ نے ہاتھ لگایا اس نے دودھ دے دیا آپ نے برتن لیا اور اتنے میں حضرت حسینؓ بھی اُٹھ گئے تھے۔ دونوں کو پلایا۔ اور فرمایا اے فاطمہ تو اور میں اور یہ دونوں بچے اور یہ جو سویا ہوا ہے حضرت علیؓ سوئے ہوئے تھے جنت میں اکٹھے ہونگے۔ اماں فاطمۃ الزہراءؓ جب ان کا دنیا سے جانے کا وقت آیا تو انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس سے فرمایا کوئی میرے پردے کا انتظام کرو کہ میرے مرنے کے بعد بھی مجھ پر تبصرہ نہ ہو کہ لمبی تھی چھوٹی تھی وغیرہ وغیرہ میں ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں اپنی بہنوں سے کہ فاطمۃ الزہراءؓ کی بیٹیاں بنو۔ مغرب کی بیٹیاں نہ بنو۔

مغرب کی بیٹی بن کر کسی نے سکھ نہیں پایا اور فاطمہؓ کی بیٹیاں کر مر گئیں تو حضرت فاطمہؓ کے ساتھ اُٹھائی جاؤ گی سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کی بیٹیاں بنو سیدہ زینبؓ کی بیٹیاں بنو اُمِ کلثوم کی بیٹیاں بنو ان کے ساتھ حشر کرانے کی تمنا رکھو تو وہ پاکیزہ زندگی اپناؤ جس پر چل کر اللہ راضی ہوتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں جب ہجرت کر کے حبشہ کے ملک گئی تھی وہاں میں نے دیکھا تھا کہ میت کی چارپائی کے دائیں بائیں لکڑیاں دُھری کر کے رکھ دیتے تھے اور اوپر چادر ڈال دیتے تھے پردے کے لیے تو اندر پتہ نہیں چلتا تھا کہ عورت چھوٹی ہے یا موٹی ہے یا کیسی ہے ایسا پردہ تھا تو اماں فاطمہؓ نے فرمایا اسماء بس ٹھیک ہے میرے لیے ایسا ہی کرنا۔ اور عرب کی بیٹیوں نے اماں فاطمہؓ کا یہ سبق ایسا سیکھا کہ آج تک اہل عرب یہی طریقہ اختیار کئے ہوئے ہیں آپ حرم شریف میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح حیا کا دامن تھا

کہ مرنے کے بعد کفن پر بھی کسی کی نظر نہ پڑی اور آپ کی سب سے محبوب بیٹی ہے اور جنت کی عورتوں کی سردار ہیں آپؐ ان کے گھر تشریف لے جاتے اور حضرت حسن وحسین کے ساتھ کھیلتے کبھی آپ ان بچوں کو اپنے اوپر سوار کر لیتے یہ وہ پاک گھرانہ ہے۔ ہاں یہ وہ گھر ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کی بشارتیں سنائی ہیں ان کو تو اتنی پابندیاں کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی مگر انہوں نے پھر بھی پابندیاں کر کے امت کی بیٹیوں کی لیے مثال چھوڑی ہے تو ہم ان کی پیروی کریں ان کی بیٹیاں بنیں۔ مغرب بیٹیاں نہ بنو۔

آج ساری دنیا بے حیائی کی طرف جا رہی ہے اور بے حیا معاشرے پر اللہ کی پکڑ جلد آتی ہے حضرت محمدؐ ایک کامل اور اکمل پاکیزہ زندگی لے کر آئے ان کی زندگی کی ہر ہر چیز واضح ہے روز روشن کی طرح کوئی چیز ان کی زندگی کی چھپی ہوئی نہیں ہے۔ آپ اپنی زات میں سب سے بلند۔ آپؐ اپنی صفات میں سب سے بلند۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حسب ونسب میں سب سے بلند۔

وہ حضرت حلیمہ سعدیہ آئی ناں آپ کو لینے یعنی مکے میں بچہ لینے کے لیے تو ایک مرتبہ آپ کو وہ بھی چھوڑ کر چلی گئیں کہ یتیم ہے مجھے کیا ملے گا پھر جب دیکھا کہ مکے میں بچہ ہی کوئی نہیں رہا سب دائیاں لے گئی ہیں تو پھر آئیں۔ اور اپنے خاوند کو کہنے لگیں خالی گود جانا ٹھیک نہیں چلو یتیم کو ہی لے لیتے ہیں۔ تو آپ گدھی پر سوار تھیں اور ساتھ اونٹنی تھی اس پر سامان لدا ہوا تھا۔ زادِ راہ تو اس گدھی کا نام بھی حدیث میں لکھا ہوا ہے اس کا نام ہے قمراء ہمارے نبیؐ کی زندگی ایسی پاکیزہ ہے کہ جس جس چیز کو اللہ کے نبی نے استعمال کیا انگلی بھی لگائی تو وہ بھی اللہ نے محفوظ کر دی روزِ روشن کی طرح عیاں کر دی۔

جس گدھی پر مکے سے قبیلہ بنو سعد تک سفر کیا اس کا نام بھی محفوظ ہے اور حضرت حلیمہ اپنے گھر پہنچی تو کیا دیکھتی ہے کہ جس اونٹنی کے ہاں دودھ نہیں تھا اس کے دونوں تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے اور حضرت حلیمہؓ کی اپنی چھاتیاں بھی خشک تھیں گھر پہنچ کر دیکھتی ہیں کہ ان کی اپنی چھاتیاں دودھ سے بھر گئی ہیں۔ ایک اپنا بچہ بھی تھا اُن کا۔ انہوں نے حضورؐ کو ایک طرف سے دودھ پلایا دوسری طرف سے پلانے لگیں تو حضورؐ نے اپنا منہ بند کر لیا۔ اتنا انصاف تھا حضورؐ کے اندر پیدا ہوتے ہی کہ ایک دودھ میرے لیے اور ایک

Marfat.com

میرے بھائی کے لیے حضرت عباسؓ نے ایک مرتبہ فرمایا یارسول اللہؐ مجھے بچپن سے ہی پتہ چل گیا تھا کہ آپ کی شان بڑی بلند ہے آپؐ نے پوچھا وہ کیسے کہنے لگے کہ آپ ایک مرتبہ چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اوپر چودھویں کا چاند تھا اور آپؐ اپنے دست مبارک کو دائیں اور بائیں ہلا رہے تھے تو میں دیکھ رہا تھا کہ جس طرف آپ کا ہاتھ جاتا تھا اس کے ساتھ ساتھ چاند بھی دائیں اور بائیں حرکت کر رہا تھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

كَانَ الْقَمَرُ يُنَا دُوْلِيُ وَيُحَاتِيْنِيُ وَيَمْنَعُنِيُ مِنَ الْبُكَاءِ ۔

چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا اور میرا جی لگاتا تھا اور مجھے رونے سے روکتا تھا اور مجھے کہانیاں سناتا تھا ہم اس نبی کے ماننے والے ہیں جس کو چاند نیچے اتر کر کھلاتا ہو۔

میرے بھائیو اور بہنو جس کو ایسے نبیؐ جیسا رہبر ملے پھر وہ مغرب کی ننگی تہذیب کے پیچھے چلیں تو پھر آسمان ہمارا دشمن نہ ہو تو کیا ہو بیشک ہمیں درد ہے دکھ ہے ہم لٹ گئے ہم پٹ گئے ہم اللہ سے ضرور مانگیں گے لیکن اصل میں اپنے ہی گناہوں کی سزا ہے۔ اپنا ہی کیا ہوا یہ کھاتے ہے تو زندگی وہ لاؤ جو حضرت محمد مصطفیٰؐ کو پسند ہے۔ آپ کے گھر میں آپ کی معاشرت نبیؐ والی ہو آپ کے اخلاق نبیؐ والے ہوں۔ پردہ امہات المؤمنین والا ہو اور آپ کا پردہ نبیؐ کی بیٹیوں والا ہو۔ اللہ ہمارے نبی کی عورتوں کی تعریف فرمائی۔ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (سورۃ احزاب آیت:۳۲) اے ازواج مطہرات! تمہاری جیسی عورت اس ساری کائنات میں کوئی نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے عورت کے لیے قرآن میں اِمْرَاَة کا لفظ استعمال کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہماری ماؤں کے لیے امہات المؤمنین کے لیے اِمْرَاَة کا لفظ استعمال نہیں کیا لفظ زَوْج مرد کے لیے استعمال ہوتا ہے اور عورت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا. (سورۃ التحریم آیت ۱،۳) وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ.

اِمْرَاَة کہتے ہیں عورت کو جس سے ضرور پوری ہوتی ہو۔

زَوْج کہتے ہیں جو اپنے ساتھی کے ساتھ شریک زندگی بھی ہو۔ جو اپنے ساتھی کے ساتھ شریک غم بھی ہو۔ جو اپنے ساتھی کے ساتھ شریک خوشی بھی ہو۔

جب ہم سفر بن جائیں ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی بنے اور ایک کا غم دوسرے

Marfat.com

کا غم بنے ایک کا کام دسرے کا کام بنے اس کو زَوْج کہتے ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیویوں کو یہ عزت بخشی کہ ان کے لیے زَوْج کا لفظ استعمال فرمایا۔تو میری بہنوان کی بیٹیاں بن کر زندگی گزارنے کی نیت کرو آزادی۔آزادی آزادی۔کونسی آزادی کیا آزادی یہ دنیا کا نعرہ جھوٹ ہے اس سے بڑا جھوٹ کوئی نہیں آزادی کا نعرہ صرف اتنا ہے کہ مرد اور عورت جانور بن جائیں اس سے بچ جاؤ بچ جاؤ بچ جاؤ بے حیائی کی آگ آرہی ہے جو پھیلتی چلی جارہی ہے اور اُدھر اللہ کا کوڑا برسنے کو تیار ہے۔
اس کی تلوار بھی نیام سے باہر آچکی ہے تو حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے علاوہ کہیں جائے پناہ نہیں آپ کی زندگی اس قدر محفوظ ہے کہ جس گدھی پر سفر کیا تھا اس کا نام بھی محفوظ ہے۔دو اونٹوں پر سفر کیا تھا ان کا نام بھی محفوظ ہے۔ایک اونٹ کا نام اَسۡکَرۡ تھا۔ایک اونٹ کا نام ثَعلَبۡ تھا۔

چند بکریوں کا دودھ ہمارے نبی کے گھر جاتا تھا۔

ان میں سے ایک بکری کا نام تھا — عَجْوَہْ
ان میں سے ایک بکری کا نام تھا — سُقْیَا
ان میں سے ایک بکری کا نام تھا — زَمْزَمْ
ان میں سے ایک بکری کا نام تھا — بَرَکَتُه
ان میں سے ایک بکری کا نام تھا — وَرَثَهْ
ان میں سے ایک بکری کا نام تھا — اِطْلَالْ
ان میں سے ایک بکری کا نام تھا — اِطْرَافْ
ان میں سے ایک بکری کا نام تھا — غَیْثَهْ
ان میں سے ایک بکری کا نام تھا — قَمْرَاءَهْ
اور ایک بکرا تھا آپؐ کا اس کا نام تھا — یَیَمنْ

یہاں تک لکھا ہوا ہے کہ جو بکری قمراء تھی وہ آپ کی زندگی میں ہی مرگئی تھی کسی نبی کا نسب محفوظ نہیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نسب نامہ سارا محفوظ ہے۔حضورؐ کے نسب میں آدمؑ تک دس ہزار سال کا سفر ہے اور کسی ایک جگہ بھی ابہام نہیں محمدؐ بن عبداللہ بن

عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قُصَیٰ بن کلاب بن کَعْب بن مُرّہ بن لُوَیٰ بن غَالِب بن فہر بن مالک بن نذر بن کنانہ بن خزیمہ بن مُدرکہ بن الیاس بن مُضَرْ بن نزار ابن معد بن عدنان بن ہَمَیْسع بن سَلْمَان بن عَوْث بن بوس بن قموال بن ابی بن عوام بن ناشر بن حزاء بن بلدان بن بدلان بن طایق بن جاھم بن ماخی بن عیقی بن عبقرین عبید بن الدعاء بن حمدان بن سَمْبَرْ بن یثربی بن یَحْزَان بن یَلْجَنْ بن اِرْعَوَابن عَیْوِیْ بن ذِیْشَانْ بن عِیسسراابن اقنَاد بن اِیْھَامْ بن مُقَطّربن الفَاحْ بن زارح بن سَمِیْع بن مزی بن عِوَضْ بن عِرَامْ بن قِیْدارْ بن اسمٰعیلؑ بن ابراہیمؑ بن آذر بن النَاحُورْ بن سَرُوجِ بن رَعَوْجْ بن فَاعِرْ بن عَارِجْ بن عابر بن افاش بن سام بن نوحؑ بن لَامِسْ بن مَستوُشَالِح بن ادریسؑ یَارُدْ بن مَلْحِ الایُلْ بن قِیْنَان بن آنُوش بن شِیْثْ بن آدم علیہ السلام کوئی نبی ایسی کامل اکمل شریعت لے کر نہیں آیا تو اس کی سنتوں میں ڈھلو کم ازم محمدی تو نظر آؤ ارے دیکھو یہ فوج والے نظر نہیں آتے وہ فوجی بیٹھا ہوا ہے۔ وہ پولیس والا بیٹھا ہوا ہے تو ہم کم از کم اتنا تو کریں کہ دور سے نظر آئے کہ یہ غلام محمدؐ بیٹھا ہوا ہے۔ یہ نبی کی روحانی بیٹی بیٹھی ہوئی ہے کم از کم غلام رسول بن کر نظر آؤ آج بھی ہم نے اگر توبہ نہ کی تو پھر کب کریں گے پوری دنیا کا باطل آج ہم پر آگ اور خون برسا رہا ہے پوری دنیا کا باطل تمام کا فرقوتوں کو آج ساتھ لے کرامت کو ذبح کرنے کے لیے دنیا پر اتر چکا ہے اور سوائے اللہ پاک کی ذات کے کوئی جائے پناہ نہیں ہے ایک اللہ ہی ہے جو آج ہمیں بچائے گا۔ اس وقت کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ ہم فوراً توبہ کریں مرد بھی توبہ کریں عورتیں بھی توبہ کریں اور پوری دنیا کے مسلمانوں سے توبہ کرائیں آپس میں محبت کر کے زندگی بسر کریں۔ نفرتوں کو ختم کر کے دفن کر دیں آپ مختلف لوگ رہتے ہیں اس وادی میں اللہ کے واسطے نفرتوں کی ختم کر دو یہ آخر پر چھوڑ دو قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ ھُوَ اَھْدٰی سَبِیْلاً۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۴) اللہ نے ہمیں سبق دیا ہے کہ ہر ایک کو اپنی ترتیب پہ چلنے دو کون کھرا ہے کون کھوٹا ہے یہ فیصلہ تو اللہ نے کرنا ہے کون سچا ہے کون جھوٹا ہے۔ اے وادی والو! اپنے نبیؐ کی زندگی سے سبق لو کہ جس نبیؐ نے منافقوں کا معلوم ہو جانے کے باوجود ان کو اپنے دربار سے الگ اور جدا نہیں کیا عبداللہ ابن

Marfat.com

ابی جیسے منافق کا جنازہ پڑھانے کے لیے تیار ہو گئے۔ قریشی قوم آخر وقت تک آپ کی مخالف رہی لیکن آپ نے قریش کے ساتھ آخر وقت تک نبھا کے دکھا دیا۔

تیرہ برس آپ نے مار کھائی اور حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد آپ کو پتھر پڑے دھکے پڑے گھسیٹے گئے اور گھر کے آگے گندگیاں ڈالی گئیں۔ گھر کے آگے اُوجڑی ڈالی گئی۔ آپ کی کمر مبارک پر اوجھڑی ڈالی گئی گلے میں کپڑا ڈال کر گھسیٹا گیا آپ کے دروازے کی گندگی آپ اپنے دستِ مبارک سے صاف کیا کرتے اور فرماتے۔

مَا وَجَدْنَا فَقَدَکَ یَاعَمْ.

اے میرے چچا کتنی جدائیاں دے کے تو چلا گیا۔ اور تیری جدائی کو کتنی شدت میں محسوس کر رہا ہوں۔ اور تیری جدائی کی کمی کتنی جلدی محسوس ہونے لگی یہ سب کچھ اپنی قوم کا برداشت کیا ہے اور کبھی اپنی قوم کی بدخواہی نہیں چاہی اور کبھی کوئی اس منظر کو محسوس کرے کہ کفار مکہ جان کے دشمن ہیں قتل کے سارے سامان گھر کا محاصرہ ہے پھر بھی آپ رات کو خاموشی سے اُٹھ کر مکے سے چلے گئے اس وقت بھی کسی کے لیے بددعا نہیں فرمائی اور آپ کے سینے پہ اتنا بوجھ تھا کہ جب آپ نکلے غار سے تو فرمایا۔

مکہ کی یاد

یَامَکَّۃُ مَا اَطْیَبَکَ مِنْ بَلْدَان.

اے مکہ مجھے تجھ سے محبوب کوئی شہر نہیں ہے

پھر وہ وقت آیا کہ ابوسفیان اُوپر کھڑے تھے اور جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ کے ہاتھ میں تھا انہوں نے ابوسفیان کو دیکھ کر فرمایا۔

اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْمَلْحَمَۃْ اَلْیَوْمَ تُسْعٰی کُل الْحُرمَۃْ.

اے ابوسفیان آج بڑا گرم دن ہے آج بدلے کا دن ہے آج عزتیں قربان ہو جائیں گیں پیچھے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری گزاری تو ابوسفیان نے پکارا

Marfat.com

یارسول اللہؐ

وَاصَبَاحاً لِقُرَیْشٍ اَلْیَوْمَ یَومُ الْمَلْحَمَۃ۔

قریش کے لیے ہلاکت و بربادی ہے کیا آج کا دن خون بہانے کا دن ہے۔

توحضور اکرم رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْمَرْحَمَۃِ آج تو رحمتوں کا دن ہے۔رحم کا دن ہے۔

تو ابوسفیان بولا آپ کا جھنڈے والا تو کہہ رہا ہے اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْمَلْحَمَہ'

تو ابوبکرؓ نے کہا یارسول اللہؐ سعد ابن عبادہ سے جھنڈا واپس لے لیں گے وہ گرم طبیعت والے ہیں تو حضورؐ نے اُسی وقت جھنڈا اُنؓ سے واپس لے لیا لیکن حکمت ایسی اختیار فرمائی کہ دل آزاری نہ ہوئی ہاں دل رکھنا بڑی بات ہے اگر کسی اور کو پکڑاتے تو دل آزاری ہوتی ناں اسی کے بیٹے کے ہاتھ میں جھنڈا پکڑا دیا۔باپ کا جھنڈا اس کے بیٹے کو مل جائے تو دل آزاری نہیں ہوتی اتنی رعایت فرمائی اپنے ساتھی کی حالانکہ وہ نبی ہیں اور یہ صحابی ہیں میرے بھائیو اور بہنو آپس میں ترس کھاؤ اور رحم کرو ایک دوسرے پر یہ وقت آپس میں لڑنے کا نہیں ہے۔

محبت کرو

یہ فیصلے اللہ پر چھوڑ دو کون سچا کون جھوٹا آپس میں لڑنا چھوڑ دو اور محبتوں کو پروان چڑھاؤ ورنہ اللہ کی قسم برباد ہو جاؤ گے نشان تک مٹ جائے گا۔ ہلاکو نے جب بغداد پر حملہ کیا ہے تو بغداد میں شیعہ سنی آپس میں لڑ رہے تھے اور ایک دوسرے کے محلے اجاڑ رہے تھے۔آگ لگا رہے تھے اور انہیں یہ نہیں پتہ تھا کہ اللہ کی تلوار نیلام سے باہر آچکی ہے وہ اُسی ضلالت میں رہے اور اللہ نے ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا اللہ کے واسطے محبتیں پیدا کرو اور نفرتیں دلوں سے نکال دو۔نفرتیں پھیلانے والوں کی بات مت سنو یہ وقت نہیں ہے نفرتوں کا۔دیکھتے نہیں ہو کہ امت پہ کیسی اندھیری رات چھا چکی ہے۔دیکھتے نہیں ہو کہ کیسے معصوم بچوں کے گوشت کے چیتھڑے فضاؤں میں اُڑ رہے ہیں تمہیں اب بھی سمجھ نہ آئی تو پتہ نہیں

کب تم سمجھو گے۔ پہاڑ رو رہے ہیں پتھر رو رہے ہیں یہ زمین رو رہی ہے آسمان رو رہا ہے کوئی چارہ کار ہوتا کوئی غم گسار ہوتا۔

رحم کھانے کا وقت ہے۔ رونے دھونے کا وقت ہے۔ معاف کر دینے کا وقت ہے۔ یہ نفرتوں کا وقت نہیں ہے۔ یاد رکھو! داستان مٹ جائے گی۔ کہانی مٹ جائے گی تاریخ اس لیے لکھی جاتی ہے کہ اس سے سبق سیکھا جائے نہ اس لیے کہ آنکھوں پر پٹی باندھ کر اندھوں کی طرح چلا جائے اس وقت امت بن کر زندہ رہنے کی ضرورت ہے امت بن کر دیکھو۔

فتح مکہ

حضورؐ نے حضرت سعد سے جھنڈا لیا حضرت سعد ابن عبادہؓ سے تو اس طرح نہیں کہ نفرتیں پیدا ہوں بلکہ فرمایا بیٹے کو دے دو۔ وہ بولے جاؤ بیٹا کوئی نشانی لے کر آؤ۔ یہ جھنڈا اسلام کی عزت تھی کوئی دنیاوی چیز نہیں تھی۔ وہ واپس گئے یا رسول اللہؐ میرا باپ تو نشانی مانگ رہا ہے کہ کوئی نشانی لاؤ کہ واقعی آپؐ کا حکم ہے کہ جھنڈا اسے دیں حضور اکرمؐ نے اپنی پگڑی مبارک اسے دی اور فرمایا تمہارے والد نے ٹھیک کہا ہے یہ میری نشانی لے جاؤ۔

انہوں نے حضور کی پگڑی دیکھی تو ان کا سر جھک گیا اور جھنڈا بیٹے کے حوالے کر دیا اور فرمایا اے بیٹے تجھے یہ جھنڈا مبارک ہو۔ دیکھو حضورؐ نے قریش والوں کے ساتھ کیسی نبھائی۔ دیکھو عبداللہ ابن ابی کا جنازہ پڑھانے چل پڑے ہیں۔ ایک مرتبہ اسی منافق کا بیٹا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ مجھے حکم فرمائیں میں اپنے والد کو قتل کرتا ہوں۔ فرمایا نہیں۔ یہ میں نہیں کہلوانا چاہتا محمدؐ اپنے ساتھیوں کو قتل کرواتا تھا۔ حضرت علیؓ نے یمن سے سونا بھیجا کان سے نکلا تھا تو حضورؐ نے چار آدمیوں میں تقسیم فرمایا۔ عُیینہ بن بدر۔ عقر ابن جالس زَیدابن خیر عامر ابن ابی الطفیل۔

یہ نئے نئے مسلمان تھے ان کی دل جوئی کے لیے ان کو دیا تھا۔ ایک آدمی کہنے لگا اس کے حق دار تو ہم تھے ان کو کیسے مل گیا حضورؐ نے فرمایا اللہ کے بندو میں اللہ کا نبی ہوں میں

امین ہوں کبھی خیانت نہیں کرسکتا ایک آدمی کھڑا ہوا اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں تھیں گردن موٹی تھی اور مضبوط ہاتھ تھے کہنے لگا اِتَّقِ اللّٰـهَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اللہ سے ڈرو یا رسول اللہ تو آپؐ کا رنگ ایک دم بدل گیا غم اور صدمے سے آپؐ نے فرمایا اگر میں اللہ سے نہیں ڈرتا تو پھر کون ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے؟ وہ آدمی اُٹھ کر چلا گیا تو خالد ابن ولیدؓ نے کہا یا رسولؐ اجازت دیں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں نہیں نماز پڑھتا ہے میں یہ حکم نہیں دے سکتا۔ خالد بولے یا رسول اللہؐ وہ منافق ہے بے ایمان ہے اس کے دل میں رتی ایمان کی نہیں ہے دیکھتے نہیں کہ کیسی بکواس کر کے گیا ہے۔ اس کی نماز کا کیا فائدہ حضورؐ نے فرمایا میرے رب نے مجھے یہ نہیں کہا کہ دوربین لگا کر ان کے دلوں کو دیکھوں کہ ایمان ہے کہ نہیں ہے۔

﴿ مَا اُمِرْتُ اَنْقُبَ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ وَلَا اَنْ اَشُقَّ فِیْ بُطُوْنِهٖ﴾

ایسے منافقوں سے بھی نبھا کر دکھادی۔ تو میرے بھائیو اور بہنو! فیصلے اللہ پر چھوڑ و کھرے اور کھوٹے کے اُمت بن کر رہو کوئی اس وادی میں بے نمازی نہ ہو کوئی عورت اس وادی میں بے پردہ نہ ہو۔ کسی کی دکان پہ جھوٹ نہ بولا جارہا ہو۔ کوئی ناپ تول میں کمی نہ کر رہا ہو۔ کوئی بینک میں پیسے رکھ کر سود نہ کھا رہا ہوں کوئی رشوت نہ لے رہا ہے کوئی کسی کا مال ہڑپ نہ کر رہا ہو اگر اب بھی توبہ نہ کی تو کونسا وقت آئے گا۔ اب بھی اگر اللہ کی راہوں میں نہ نکلے تو پھر کونسا وقت آئے گا اللہ کی راہوں میں نکلنے کا۔ اپنے گھروں کو نمونہ بناؤ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک اور پاکیزہ زندگی کا۔

اللہ عورتوں کو کہلا رہا ہے۔

﴿ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ. وَذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ آیَاتِ اللّٰهِ وَالْحِکْمَةِo﴾ (سورۃ احزاب آیت ۳۳، ۳۴)

اللہ عورتوں کو کام دے رہا ہے کہ گھروں میں بیٹھ کر تلاوت کرو ذکر کرو اور اللہ کے نبیؐ کی باتوں کو سیکھو اور سکھاؤ۔ تو میرے بھائیو اور بہنو خود توبہ کرو اور دوسروں سے توبہ کراؤ پہلی امتوں کے ذمے صرف اپنا آپ تھا ہمیں اللہ نے اس شان سے یہ کام دیا ہے کہ کسی اور امت کو اس شان سے نہیں دیا گیا اپنے آپ کو بھی سنوارنا ہے دیکھو اس امت کی بنیاد ایک

Marfat.com

ماں نے رکھی ہے حضرت ہاجرہؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ ان تین کی قربانی دیکھو؟ ان تینوں کی قربانی پر اللہ تعالیٰ نے دو تین ہزار سال بعد اس امت کو وجود بخشا ہے۔ اس امت کے خمیر میں گھروں کو چھوڑنا رکھا ہوا ہے دیکھو معصوم بچہ اور ماں وادی بے آباد میں مکہ مکرمہ میں یہ کس لیے قربانی دلائی جارہی ہے۔ اس لیے کہ اس ماں کی گود سے ایک ایسی امت تیار کروانی ہے آنے والے وقتوں میں جو گھروں کو چھوڑیں گے اور دین کا کام لے کر پھریں گے اور یہ امت مسجد کے زیر سایہ پروان چڑھی ہے یہ مسجدوں کو آباد کرنے والی امت ہوگی یہ مسجدوں میں اللہ کے نام کو بلند کرنے والے ہونگے۔

چراغِ مسجد

مجھے ایک حدیث یاد آئی۔ سن 9 ہجری تک مسجدوں میں چراغ نہیں تھا لکڑی کو جلاتے تھے کبھی جلتی تھی اور کبھی بجھتی تھی اس سے کچھ روشنی ہوتی تھی سن 9 ہجری میں حضرت تمیم داریؓ مسلمان ہوئے یہ شام کی تہذیب جانتے تھے وہ ایک قندیل لائے اس میں چراغ رکھ کر جلایا مسجد روشن ہوگئی مغرب کی نماز کے لیے حضورؐ تشریف لائے تو مسجد کو منور دیکھ کر بڑے ہی خوش ہوئے اور فرمایا کس نے میری مسجد کو منور کیا ہے بتایا گیا تمیم داریؓ نے

ارے سنو حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر میری بیٹی ہوتی تو میں اس کے نکاح میں دے دیتا۔

خالی شمع جلانے پر اللہ کا نبی اتنا خوش ہو رہا ہے اور اگر یہاں علم کے حلقے لگ جائیں ذکر کے حلقے لگ جائیں۔ تعلیم و تعلم شروع ہو جائے دعوت کے حلقے لگ جائیں۔ سیکھنے سکھانے کے حلقے لگ جائیں اور مسجدیں چوبیس گھنٹے آباد ہوں تو مسجد آباد کرنے والے لوگوں پر اللہ کا رسولؐ کتنا خوش ہوگا نوفل بن حارث کھڑے تھے یہ حضورؐ کے چچا کے بیٹے تھے عبدالمطلب کا بڑا بیٹا حارث سب سے بڑا بیٹا ان کے بیٹے نوفل۔ یہ مسلمان تھے نوفل بن حارث بولے یارسول اللہؐ میری بیٹی بھی آپ کی بیٹی ہے میں ابھی تمیم داری کے نکاح میں دیتا ہوں۔ چراغ جلانے پر آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں شادی ہوگئی۔

Marfat.com

تو جو لوگ مسجدوں کو واقعتاً آباد کر رہے ہیں مذکورہ بالا حلقوں سے وہ کہاں سے کہاں چلے جائیں گے؟ سبحان اللہ تو مرد بھی نکلیں۔عورتیں بھی نکلیں۔عورتیں اپنے خاوندں کو تیار کریں اور دین اسلام کے لیے قربانی دیں۔

یہ وہ سبق ہے جو پانچ ہزار سال پہلے خلیل اللہ علیہ السلام کے ذریعے ہمیں دیا گیا ہے۔چھری چلوانے کا کوئی مقصد نہیں تھا۔صرف یہ مقصد تھا کہ یہ قربانیاں دینی ہونگی دین کے لیے میری بھائیو اور بہنو۔اللہ ہم سے ایسی قربانی نہیں مانگ رہا ہم سے تو صرف یہ کہا جا رہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ؐ کے حکموں پہ آ جاؤ محبتیں سیکھو عورتیں اپنے خاوندوں کا احترام کریں۔ان کی اطاعت کریں ہماری معاشرت اسلامی بنے ہماری معیشت اسلامی بنے اس کا نام اسلام ہے اور یاد رکھو سب سے پہلے جو عمل تولا جائے گا وہ بیوی اور بچوں کے ساتھ اچھا سلوک تولا جائے گا پچھلی زندگی سے توبہ کرو اور اپنی راہیں بدلو اللہ اور اس کے رسول ؐ کی اطاعت پر آ جاؤ اور ساری دنیا میں اس پیغام کو لے کر پھرو یہ ہماری محنت ہے اور یہ ہمارا کام ہے اس کے لیے جلدی جلدی نام لکھواؤ۔اور اپنی زندگی کو سادگی پر لے آئیں دوسروں کے حقوق کی رعایت کر کے چلیں اور ایسے اخلاق اختیار کرو کہ آپ کے گھر والے خود آپ کو تیار کر کے اللہ کے راستے میں بھیجیں ان کے ساتھ بہترین سلوک کرو یہ بڑی نادانی ہے کہ ہم غیروں کی خیر خواہی کر رہے ہوں اور اپنے گھر والوں کو دھکے دے رہے ہوں۔لوگوں کی ہدایت کی محنت کر رہے ہوں اور اپنے ماں باپ کی آخرت کا فکر ہی نہ ہو یہ کوئی عقلمندی نہیں کہ والدین بیوی بچے ناراض ہوں اور آپ ان کو ناراض کر کے اللہ کے راستے میں نکلیں۔کمال تو یہ ہے کہ ان کی ایسی خدمت کرو کہ آپ کے والدین دعائیں دے کر آپ کو اللہ کے راستے میں رخصت کریں آپ کی بیوی اور بچے خوش دلی سے آپ کو تیار کر کے اللہ راستے میں بھیجیں ایسے اخلاق اپناؤ کہ اللہ تعالیٰ بھی آپ سے خوش ہو اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ سے خوش ہوں بد اخلاقی پہ آ جانا اور عورتوں کا بدزبان ہو جانا نافرمان ہو جانا یہ دونوں طرف سے اللہ کی نافرمانی ہے اس لیے میں گزارش کروں گا کہ ایک دوسرے کو معاف کرنا سیکھو محبتیں پھیلاؤ الفتیں پھیلاؤ کہ جیسے گلاب کا پھول کوئی لے کر چلتا ہے تو اس سے سارا چمن مہکتا ہے آپ لوگ چلو تو ہر طرف خیر ہی خیر پھیلتی چلی جائے۔

Marfat.com

دُعاء

﴿ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّد کَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّکَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. ﴾

اے مولیٰ یہ تیرے بندے اور تیری بندیاں اے مولیٰ تیرے غلام اور تیری باندیاں تیرے دربار میں حاضر ہیں سوالی بن کر تیرے در پہ پہنچے ہوئے ہیں اے مولائے کریم اے بادشاہوں کے بادشاہ اے دونوں جہانوں کے سردار جس کے چاہے کوئی روکتا نہیں اور ہمارا چاہا تو جب چاہے توڑ پھوڑ کے رکھ دے ہم سب کو معاف فرمادے اور ہماری توبہ کو قبول فرمالے ہم سب سے راضی ہو اس پوری وادی والوں سے راضی ہو جا۔ پوری وادی والوں کو یا اللہ تو اپنا تعلق نصیب فرمادے یا اللہ اپنی محبت نصیب فرمادے اپنی معرفت نصیب فرمادے۔ اے مولا انہیں آپس میں محبت سے رہنے کی توفیق نصیب فرمادے یا اللہ ان کی عداوتیں ختم فرمادے یا اللہ ان کی نفرتوں کو ختم فرمادے یا اللہ ان کے اندر بغض کو ختم فرمادے یا اللہ ساری وادی کو تو نے خوبصورت بنایا ہے یہاں کے رہنے والوں کے اخلاق کو بھی خوبصورت بنادے یا اللہ جیسے جیسے تو نے ان اونچے اونچے پہاڑوں کو بلند فرمایا ہے یا اللہ ان لوگوں کے عزائم کو بھی ایسا بلند فرمادے یا اللہ تو نے پہاڑوں کو گاڑا ہے یا اللہ ان کی ہمتوں کو بھی استقامت دے دے یا اللہ ہم سب سے راضی ہو جا اور پوری امت سے راضی ہو جا اے مولائے کریم ہم تیرے دربار میں توبہ کرتے ہیں ہماری توبہ کو قبول فرمالے یا اللہ عرب وعجم کی توبہ قبول فرمالے اور یا اللہ جن گناہوں کی وجہ سے تو ناراض ہو چکا ہے اور یا اللہ زمین و آسمان کے تیور بدل چکے ہیں اور یا اللہ تیری مدد رکی پڑی ہے یا اللہ اے ہمارے مولا ہمارے وہ گناہ معاف فرمادے ہم عاجز آ گئے یا اللہ میرے مولا ہم پٹ پٹ کر برباد ہو گئے

Marfat.com

ہمارے معصوم بچوں کے جسم کے ٹکڑے بکھر گئے میرے مولا در و دیوار پر ہمارے ہی خون کے چھینٹے ہیں میرے مولا یہ فضاؤں میں بکھرا ہوا دھواں تیرے محبوبؐ کی امت کے گھروں سے اُٹھ رہا ہے میرے مولا یا اللہ جو یہ دنیا میں تجھے آہ و بکا ء سنائی دے رہی ہے یہ تیری محبوب کی امت کی آہ و بکاء ہے یہ چاروں طرف جو تو لاشے دیکھتا ہے یا اللہ تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لاشے پڑے ہیں میرے مالک معصوم بچے جل بھن کر کوئلہ ہو گئے راکھ ہو گئے یا اللہ کسی کو ایک بوٹی بھی نہ ملی میرے مولا جس کو آگے رکھ کر کوئی جنازہ پڑھ لیتا۔ اس بوٹی کو کوئی اُٹھا کر کپڑے میں ڈال کر دفن کر دیتا۔ میرے مولا ماؤں کی گودیں خالی ہو گئیں یا اللہ مائیں قربان ہو رہی ہیں۔ یا اللہ بیٹیاں قربان ہو رہی ہیں معصوم بچے قربان ہو رہے ہیں۔ اب تو مدد کر دے یا اللہ یا اللہ تیری مدد اب بھی نہ آئی تو پھر کب آئے گی میرے مولا۔ اے مولیٰ ہم سب ان آنکھوں سے تیری مدد دیکھنا چاہتے ہیں مولےٰ مدت ہو گئی ذلتیں دیکھتے ہوئے۔ اس امت کو پٹتے ہوئے تباہ ہوئے ہوئے میرے مالک ہم تیری تقدیر پر ایمان لائے ہم تیری حکمتوں پہ ایمان لائے۔ تو سزا دے تو پھر بھی حق پر ہے تو جزاء دے تو پھر بھی حق پر ہے اور تو معاف نہ کرے تو پھر بھی حق پر ہے تو معاف کر دے تو پھر بھی حق پر ہے تو ہماری بوٹی بوٹی بکھیر دے تو پھر بھی تیرا حق بنتا ہے یا اللہ ہم پھر بھی تجھ پر ہی ایمان لائیں گے تجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے یا اللہ تو بیشک ہمیں تار تار کر دے ہم پھر بھی تجھ پر ہی ایمان لائیں گے یا اللہ ہم تجھ پر اپنا احسان نہیں جتلا رہے بلکہ یہ تیرا ہی احسان ہے ہم پر یا اللہ ہم تجھے مان کر تجھے کہہ رہے ہیں کہ تو نے ہمیں ایمان کی دولت بخشی یا اللہ مَا کُنَّا نَدْرِیْ مَا الْکِتَابُ وَلَا یْمَانُ ہمیں کب پتہ تھا تو کہاں ہے ہمیں کہاں پتہ تھا کہ تیرا نبیؐ کیا ہے تیرا قرآن کیا ہے یا اللہ تو نے ہمیں بتایا تو نے ہمیں اُن ماؤں کی گود میں پیدا کیا جو کلمہ پڑھنے والی تھیں تو نے ان کو ایمان بخشا ان کی نسلوں کو ایمان بخشا تو نے ہمیں ایمان بخشا میرے مولیٰ ہمیں پتہ ہے کہ تو ہمارا ہے تو اگر ہمیں سزا دے پھر بھی ہمیں پتہ ہے کہ تو ہمارا ہی ہے اے اللہ تیرے سامنے نہ روئیں تو کس کے سامنے روئیں۔ تیرے سامنے ضد نہ کریں تو کس کے سامنے ضد کریں میرے مولا بچہ ماں کو ضد کر کے منا لیا کرتا ہے اور تو تو ماؤں سے ستر گنا زیادہ پیار کرتا ہے اے اللہ تیرے پیار کی کوئی حد نہیں یا اللہ ہماری ضد بڑی

Marfat.com

جائز ہے یا اللہ ہم ناجائز ضد نہیں کر رہے میرے مولا اب ہم اور کتنا پٹیں گے اور کتنا خون بہے گا یا اللہ اب تو زمین بھی رو رہی ہے اب تو درخت رو رہے ہیں یا اللہ اب تو پہاڑ رو رہے ہیں یا اللہ یا اللہ یہ فضائیں سوگوار ہیں یا اللہ یا اللہ اب تو مدد کر دے اب تو مدد کو آ جا آ جا ناں یا اللہ اب تو بڑی دیر ہو گئی آ جا میرے اللہ بڑی دیر ہو گئی آ جا تو آ جا نہیں آنا تو پھر بھی آ جا میرے مولیٰ آ جا یا اللہ اپنے قانون کے خلاف کر دے تجھے کوئی نہیں پوچھے گا یا اللہ بیشک تیرا قانون تقوے والوں کے لیے ہے یا اللہ تیرا قانون پاک دامنوں کے لیے ہے اطاعت والوں کے لیے ہے ہم بندے ہیں ہمیں پتہ ہے ہم گندے ہیں ہمیں پتہ ہے ہم نافرمان ہیں ہمیں پتہ ہے ہم بالکل ذلیل ہیں ہمیں پتہ ہے ہم نے تیری زمین کو گندہ کر دیا ہے گناہوں سے ہم نے ہی زنیٰ کے اڈے بنائے ہم نے ہی شرابیں پیں اور شرابوں کو بیچا ہم آپس میں باہم دست و گریبان ہوئے۔ ایک دوسرے کے گلے ہم نے کاٹے بیشک ہم مجرم ہیں اے اللہ تو نے ہمیشہ تقوے والوں کی مدد کی ایک دفعہ نافرمانوں کی کر دے یا اللہ اے اللہ کر دے ناں یا اللہ اب کہاں سے ابوبکر آئے گا اب کہاں سے عمر فاروق آئے گا کہاں سے لائیں یا اللہ عثمان کو کہاں سے علی لائیں کہاں سے طلحہ و زبیر لائیں کہاں سے حسن و حسینؓ لائیں کہاں سے خدیجہ اور عائشہ جیسی مائیں لائیں ہمارے پاس کچھ نہیں ہے ہم فقیر ہیں ذلیل ہیں مولےٰ کسی کا رونا تو پسند کر لے اب تو الفاظ بھی ختم ہو گئے دل چاہتا ہے تیرے سامنے روتے روتے رہیں ہائے ہائے کرتے رہیں اے مولیٰ ہماری فریاد بھی سن ہماری ہچکیاں بھی سن ہمارے پاس کچھ نہیں بچا سوائے رونے کے یا اللہ معصوم بچہ روتے روتے جب تھک جاتا ہے تو وہ ہچکیوں پہ آ جاتا ہے ہمارا بھی یہی حال ہو چکا ہے یا اللہ یا اللہ ہم بول بول کے بھی تھک چکے رو رو کے بھی تھک چکے اب ہماری ہچکیاں ہیں میرے مولا سن لے یا اللہ یا اللہ یا غیاث المستغیثین یا غیاث المستغیثین یا غیاث المستغیثین انثنا انثنا انثنا یا اللہ مصر کے فرعون نے صرف ستر ہزار ذبح کیے تھے تو نے اُسے مٹا دیا تھا یا اللہ دیکھ تو سہی ہمارے زمانے کے فرعونوں نے کتنے لاکھوں ذبح کر دیے ہیں پھر بھی ان کی فرعونیت میں کوئی خم نہیں آیا یا اللہ بابل کے نمرود سے تو نے اپنے خلیل کو تو بچا لیا تھا یا اللہ یا اللہ معصوم بچے اور بچیاں خلیل ہی ہوتے ہیں یا اللہ وہ توتلی زبان سے تجھے پکارتے ہیں یا اللہ وہ توتلی زبان سے

Marfat.com

لا الہ الا اللہ کہتے ہیں یا اللہ۔ وہ تیرے خلیل ہیں یا اللہ تو دیکھ آج کتنے ذبح ہو گئے یا اللہ یا مولیٰ تیرے در کے سوا در نہیں تیرے گھر کے سوا کوئی اور گھر نہیں یا اللہ تیرے سامنے فریاد کے سوا ہم کسی کے پاس جائیں گے نہیں ہماری کسی اور پہ امید نہیں ہم کسی بادشاہ کے در پہ نہیں جائیں گے کسی فوج والے کے در پہ نہیں جائیں گے ہم تیرے در پہ آئیں گے فریاد کریں گے تیرے سامنے روئیں گے تیرے پاؤں پڑیں گے میرے مولیٰ۔ مولا تو ہمارے سامنے ہوتا تو ہم لپٹ جائے چمٹ جائے تجھے منانے کے لیے یا اللہ ہم اپنا پورا زور لگاتے یا اللہ تو اپنے فضل کا معاملہ فرما اپنے کرم کا معاملہ فرما ہمارے پاس عمل کوئی نہیں جو تجھے دکھائیں یا اللہ بن عملوں کے مدد کر دے یا اللہ آخری زمانہ ہے تیرے نبی کی ہجرت کو چودہ سو تیس چوبیس سال گزر چکے ہیں یا اللہ ہم کہاں سے صدیقی ایمان لائیں کہاں سے فاروقی ایمان لائیں کہاں سے حسینؓ جیسی قربانیاں لائیں۔ کربلا تیرے حسین کو سجتی تھیں یا اللہ ہمارے لیے کربلائیں قائم نہ فرمایا اللہ تجھے تیری عزتوں کا واسطہ تجھے تیرے بلندیوں کا واسطہ تجھے تیرے رحم و کرم کا واسطہ یا اللہ یا اللہ یا کریم ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ آمین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْكَرِيمْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيمِ وَبِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.﴾

جنت کی حور اللہ اکبر مسجد ڈیفنس میں خطاب

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ بِقُدْرَتِهٖ وَوَضَعَ الْاَرْضَ بِمَشِیَّتِهٖ وَاسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ بِقُوَّتِهٖ لَیْسَ لَهٗ شَرِیْکٌ وَلَا مَشَارِکٌ وَلَا مُشِیْرٌ وَلَا بَدِیْعٌ وَاَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَفَعَ ذِکْرَهٗ وَشَرَحَ صَدْرَهٗ وَجَعَلَهٗ خَاتِمًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْراً کَثِیْراً. ﴾

﴿ امابعد فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥ ﴾

﴿ قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ٥ ﴾ سورۃ یوسف آیت:۱۰۸)

کہہ دیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں بصیرت کے ساتھ میں اور جو میری اتباع کرنے والے ہیں۔ اے اللہ تو پاک ذات ہے اور میں تیرا ہی ماننے والا ہوں مشرکوں میں سے نہیں ہوں (مفہوم)

﴿ وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ مَّعْرُوْضُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِکُمْ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ. ﴾ اوکما قال صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یاد رکھو تم سب کے اعمال پیش کیئے جائیں گے تو جس کے اعمال صالح بھاری ہو گئے رائی کے دانے کے برابر بھی وہ دیکھ لے گا اور جس کے اعمال رائی کے دانے کے برابر بھی ہلکے ہو گئے وہ بھی انجام دیکھ لے گا (مفہوم) میرے بھائیو اور دوستو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس امت کے کندھوں پر ایک مثقال عظیم ایک عظیم بوجھ ڈالا ہے یہ وہ امانت ہے جس کو زمین وآسمان اٹھانے سے انکاری ہوئے اور اس امانت

کوانسان نے اٹھایا ﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا﴾ (سورۃ الاحزاب آیت ۷۲) اس بوجھ کو اس امانت کو اس توحید کی امانت کو رسالت کی امانت کو انبیاء اکرام نے اُٹھایا اس کو کندھا دیا پھر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے بن مانگے اللہ تعالیٰ نے یہ امانت یہ ذمہ داری یہ بوجھ ہم پہ ڈالا اس اُمت میں پیدا ہونے کا یہی مطلب ہے کہ اس امت کا ہر فرد پوری دنیا کے انسانوں تک اللہ کے پیغام کو پہنچانے کی استعداد رکھتا ہے۔ھُوَاجْتَبٰکُمْ اللہ نے تمہیں چنا ہے۔ میرے بھائیو اور بہنو! یہ ذمہ داری بہت نازک ہے اور بہت حساس اور عظیم الشان ہے۔ اس کا موضوع دنیا نہیں آخرت ہے دنیا تابع ہے ۔دنیا کی بھوک پیاس ہم برداشت نہیں کر سکتے اگر آخرت کی بھوک پیاس لگ گئی تو انسان برباد ہو گیا ہلاک ہو گیا۔ مسئلہ آخرت کا ہے جو بڑا سنگین ہے اس سے خبر دار کرنا اب اس امت کے ذمے ہے پہلے یہ کام انبیاء کرام کیا کرتے تھے۔ اُمتوں کو یہ کام کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ سلسلہ ختم ہو گیا اب اس کام کو کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو منتخب فرمایا ہم اس پیغام حق کو لوگوں تک پہنچانے کے ذمہ دار بنے اس اُمت میں پیدا ہونے کی وجہ سے کوئی اُمت اپنے نبی کی نائب نہیں تھی متبع تھی ہم حضورؐ کے پیچھے بھی چلنے والے ہیں اور ان کے نائب بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اُمت کی تعریف کر رہا ہے۔

اُمت کی ذمہ داری

﴿کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ (سورہ ال عمران آیت ۱۱۰)
تم بڑی اچھی امت ہو لوگوں کی فلاح کے لیے اپنے گھروں سے نکلتے ہو۔

یہ تعریف کوئی صدر وزیر اعظم نہیں کر رہا اللہ کر رہا ہے ہمیں صدر یا وزیر اعظم کے تعریف کرنے پر کتنی خوشی ہوتی ہے پھولے نہیں سماتے آج ہمیں اللہ کی تعریف پر اس لیے خوش نہیں ہو رہے کہ ہم اللہ کو جانتے ہی نہیں ہمارا اللہ سے تعارف ہی نہیں یہ اللہ پاک جو

ہماری تعریف فرما رہا ہے اگر ہمیں پتہ ہوتا کہ اللہ کون ہے تو ہم تو خوشی سے پاگل ہو جاتے۔

کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ

تم بہت اچھے ہو سب سے اچھے ہو بڑے ہی اچھے ہو تعریف اللہ کر رہا ہے جو جھوٹ سے پاک ہے جس میں خوشامد نہیں مبالغہ نہیں ایسی تعریف ہے وہ غنی ہے کہتا ہے شاباش تم بہت اچھے ہو سب سے اچھے ہو کس وجہ سے کہا اُخرِجتْ نکال دیئے گئے ہو یہاں ایک اور تعریف چھپی ہوئی پڑی ہے جو ترجمے سے سمجھ نہیں آتی لیکن عربی محاورے سے اس کا پتہ چلتا ہے نکال دیئے گئے ہو اُخــرِجَــتْ اللہ ہم پر اعتماد کر رہا ہے اعتماد اور اس اعتماد کو ماضی کے صیغے سے استعمال کر رہا ہے یوں نہیں کہہ رہا کہ تم بڑے اچھے ہو نکلو گے بلکہ فرمایا نکال دیئے گئے ہو میں کسی کے پاس جاتا ہوں اور اس کے پاس جا کر کہہ رہا ہوں بھائی میرا یہ کام ہے اور آپ کے ذریعے سے ہو سکتا ہے تو وہ یہ نہیں کہہ رہا کہ کوشش کروں گا بلکہ وہ مجھ سے کہہ رہا ہے مولوی صاحب آپ کا یہ کام ہو گیا بس کہہ دیا ناں کہ آپ کا کام ہو گیا اعتماد گویا وہ کہہ رہا ہے آپ نے مجھ پر اعتماد کیا جائیے آپ کا یہ کام ہو گیا یہ اس کی قیمت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس امت پر اعتماد فرما کر دنیا کو سنا رہا ہے کہ یہ امت بڑی اچھی یہ میری راہوں پر نکل پڑے۔ ابھی کتنے نکلے ہیں؟ آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کی تعریف؟

آگے تفصیل بتائی تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ کے ساتھ عشق و محبت میں یہ سارا کچھ کرتے ہو تمہارا مطمح نظر اللہ ہوتا ہے کیا مطلب؟ مطلب یہ ہے کہ تمہاری ساری بھاگ دوڑ اللہ ہی کے لیے ہوتی ہے اور کوئی تمہارا مطلوب مقصود نہیں ہوتا۔ نہ آہ نہ واہ

حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے تھے جب میں تقریر کرتا ہوں لوگ کہتے ہیں واہ شاہ جی اور جب میں جیل میں جاتا ہوں تو کہتے ہیں آہ شاہ جی اور مین جب ووٹ مانگتا ہوں تو کہتے ہیں ناں شاہ جی۔ اس آہ اور واہ میں ہو گئے تباہ شاہ جی تو بھائی اور بہنو ہمیں نہ واہ چاہئے نہ آہ چاہئے تُؤمِنُونَ بِاللّٰہِ اسی طرف اشارہ ہے۔

Marfat.com

آخرت کی تیاری

تو اس بھاگ دوڑ کا جو محور ہے وہ آخرت ہے بھائیو اور بہنو! آخرت کا مسئلہ بڑا سنگین ہے ہم اس لیے لوگوں کی طرف محنت کر رہے ہیں کہ لوگ اللہ کی طرف متوجہ ہو جائیں اور ہم بھی اللہ کی طرف متوجہ ہو جائیں! اپنی ذات سے غافل ہو جانا بہت بڑی نادانی ہے۔

﴿ قُمْ فَاَنْذِرْ o وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ o وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ o وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ o وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ ﴾ (سورۃ المدثر آیت ۲، ۷)

دو حکم اُدھر متوجہ ہو رہے ہیں قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ اور اپنی طرف تین حکم دو حکم انہیں ڈراؤ اور انہیں بتاؤ کہ اللہ بہت بڑا ہے اور اپنی ذات سے اپنا ظاہر بناؤ اپنا باطن بناؤ۔ دنیا طلبی چھوڑ دو اور صبر کا جام پیو۔ تو اس وقت دنیا وآخرت سے غافل ہے ہم بھی آخرت کے تذکرے نہیں کرتے قرآن کریم کی ایک ہزار آیات جنت اور جھنم پر مشتمل ہیں شریعت کا 1/6 حصہ آخرت کو کھولتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دعوت دینے کا انداز بھی یہ ہے کہ ترغیب اتنی لاتا ہے تشکیل کتنی لاتا ہے پانچ سو آیات پر .... تیار کرنے کے لیے اللہ نے ساڑھے پانچ ہزار آیات سنائیں اب ہم ترغیب تھوڑی کرتے ہیں اور حکم زیادہ سناتے ہیں تو مجمعے کے اندر جو لہر اُٹھتی ہے ایمان کی وہ ٹھنڈی ہوتی جا رہی ہے اب میں آپ کو قرآن سے مثال دیتا ہوں۔ ﴿ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ o هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ o لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ o یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَهُوَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ

الصُّدُوْرِ (سورۃ الحدید آیت:۱تا۶)

جو چیز بھی آسمان یا زمین میں ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے آسمانوں اور زمینوں میں اس کی بادشاہی ہے وہ زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی اول ہے وہی آخر ہے وہ ظاہر بھی ہے باطن بھی ہے وہ ہر چیز کو جانتا ہے اسی نے آسمانوں اور زمینوں کی چھ دن میں بنایا پھر متوجہ ہوا عرش کی طرف وہ جانتا ہے جو زمین کے اندر ہے اور جو زمین سے نکل رہا ہے اور جو کچھ آسمان سے اُتر رہا ہے یا جو چڑھ رہا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور وہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اس کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمینوں میں امور سب اسی کی طرف لوٹتا ہے وہ دن سے رات نکالتا ہے رات سے دن وہ دلوں کے بھیدوں کو بھی جانتا ہے یہ کتنا لمبا کلام ہوگیا۔صرف اللہ نے اپنا تعارف کرا دیا کہ میں کون ہوں؟ ارے میرے بندے کائنات ساری تیرے رب کی تسبیح کر رہی ہے پتہ پتہ ذرہ ذرہ آفتاب کی ہر کرن سورج کی ہر کرن چاند کی ہر ہر کرن درختوں کا ایک ایک پتہ پتے کی ایک ایک رگ رگ میں چلنے والا پانی بھی پانی کا ایک ایک قطرہ ہوا کا ایک ایک جھونکا پہاڑوں کی چوٹیاں پہاڑوں کی غار اور غاروں کے پتھر پانی کی موجیں پانی کی طغیانی اور زمین زمین کے ڈھیلے زمین کے صحرا اور صحرا کے ذرے پتھر کا ہر ایک سنگریزہ سنگریزے کی ایک ایک نوک۔آسمان والے زمین والے مشرق والے مغرب والے شمال والے جنوب والے اوپر والے ارے میرے بندے یہ سارے ہی تیرے رب کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں اتنا بڑا ہے تیرا رب اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ (سورۃ بنی اسرائیل آیت:۴۴) ہر چیز تیرے رب کی تسبیح پڑھنے میں لگی ہوئی ہے۔ارے بھائیو اور بہنو اللہ کے تذکرے کیا کرو تاکہ اللہ سے عشق ہو اور اللہ سے محبت کرو اور محبت تذکروں سے زندہ ہوتی ہے۔بازار سونے ہیں منڈیاں ویران ہیں اللہ کا تعارف ختم ہوگیا۔تو کہا کہا ساری کائنات اس کی تسبیح کرتی ہے وہ زمین وآسمان کا مالک وہ اول وہ آخر وہ ظاہر وہ باطن وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا عرشوں پہ تخت بچھانے والا زمین سے لیکر آسمان تک کا راج کرنے والا مہاراج سارے راجوں کا راجہ سارے شہنشاہوں کا شہنشاہ وہ شاہ جس کی شاہی کی حد نہیں وہ شہنشاہ جس کی شہنشاہی کی حد نہیں وہ ایک مالک جس کے ملک کی حد نہیں وہ عالم جس کے علم

Marfat.com

کی حد نہیں۔

وہ سخی کہ جس کی سخاوت کی حد نہیں
وہ کبیر کہ جس کی کبریائی کی کوئی حد نہیں
وہ جبار کہ جس کی جباری کی حد نہیں
وہ جبروت کہ جس کے جبروت کی حد نہیں
وہ ایسا قدیر کہ جس کی قدرت کی حد نہیں
وہ زمین کو بھی جانتا ہے
جو اس کے اندر چھپا ہوا ہے اسے بھی وہ جانتا ہے
جو آسمان سے اوپر ہے اسے بھی وہ جانتا ہے
جو کچھ آسمان کے نیچے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے

تمہارے سانس کو نکلتا دیکھے اور سنے تمہارے دل کی دھڑکن کو وہ سنے خون رگوں کے اندر چلنے والے خون تک کی آواز کو سنے پتے کے گرنے ٹوٹنے کی آواز سنے چیونٹی کی فریاد سنے تہہ خاک چلنے اولے کیڑے کی آواز سنے اور سات سمندر کی تہہ میں چلنے والی مچھلی کی آواز سنے اور اس کی صدا سنے جو اس طرح کامل اور قادر ہے ہے وہ رات کو لمبا کرے یا چھوٹا کرے ہر چیز پر قدرت کامل اس ساری ترغیب کے بعد ایک جملہ بولا تشکیل والا

﴿ آ مِنُوا بِا اللّٰه وَرَسُوْلِهٖ ﴾ (سورۃ الحدید آیت ۷)

قبر کی تیاری

جب تمہارا اللہ ایسا ہے تو اس پر ایمان لے آؤ ناں ایک جملہ صرف ایک جملہ اس کے رسول پر ایمان لے آؤ ناں لوگو! جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ سے لوگوں کو بچانے کے لیے محنت کرنا جنت کی ابدی نعمتوں تک پہنچانے کے لیے محنت کرنا (پہنچائے گا تو اللہ ہم کہاں پہنچائیں گے) لیکن ہمارا موضوع سب سے زیادہ الگ ہے نتیجے کے لحاظ سے انتہائی سنگین

Marfat.com

اور انتہائی خوبصورت تو جن کے مسئلے حل ہو گئے تھے ناں وہ بھی اس دنیا سے روتے ہوئے گئے یہ اتنا سنگین مسئلہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر موت کا وقت ہے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب بیویؓ ہے خود اللہ کے نبیؐ نے اقرار کیا اے اللہ تو نے انصاف کا حکم دیا ہے میں ساری بیویوں کے ساتھ انصاف کرتا ہوں مگر میرا دل عائشہؓ کے ساتھ ہے اس پر میرا مواخذہ نہ فرمانا ایسی بیوی جن کی برکت سے ہمیں تیمم کا حکم ملا وہ ایسی بیوی تھی کہ جن کی گود میں حضورؐ کا سر ہوتا تھا تو وحی اترتی تھی اور کسی بھی بیوی کی گود میں سر ہوتا تھا تو وحی نہیں آتی تھی۔ ایسی بیوی کہ جس کے آپؐ نے ناز اُٹھائے لاڈ اُٹھائے اگر آپؐ کے ساتھ شریک سفر ہیں تو عائشہؓ دوڑ لگاؤ گی؟ جی ہاں لگاؤں گی کیسی پیاری زندگی ہے حضورؐ نے صحابہ کو آگے بھیج دیا اور خود اپنی بیوی کے ساتھ دوڑ لگا رہے ہیں حضرت عائشہؓ آگے نکل گئیں۔ پھر ایک مرتبہ سفر ہی تھا حضورؐ نے پوچھا دوڑ لگاؤ گی؟ عرض کیا دوڑ لگاؤں گی صحابہؓ کو آگے بھیج دیا اور حضور آگے نکل گئے فرمایا تِـلْـکَ بِتِـلْـکَ برابر ہو گیا۔ ایک مرتبہ تم جیتی تھی ایک مرتبہ میں جیت گیا ایسی محبت تھی حضورؐ کو اپنی اس بیوی سے اور ان کی پاکدامنی بیان کرنے کے لیے اللہ پاک نے قرآن اتارا ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُ وْبِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ﴾ (سورۃ النور آیت ۱۱) اس ماں کی پاک دامنی کے لیے یہ دو رکوع اترے ہیں سورہ نور کے حضرت خدیجہؓ کے بعد اس اماں جیسی محبت حضورؐ سے کوئی نہیں لے سکا۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا مجھے اپنی زندہ سوکنوں پہ اتنا ابال نہیں اُٹھتا تھا جتنا اماں خدیجہؓ پر اُٹھتا تھا حالانکہ وہ انتقال فرما گئی تھیں ایک دن اماں عائشہؓ نے عرض کیا یہ کیا بوڑھی عورت کا قصہ لے کر بیٹھ جاتے ہیں بار بار اللہ نے آپ کو جوان کنواری بیوی دے دی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ غصے سے سرخ ہو گیا فرمایا اے عائشہ خبردار آئندہ خدیجہ کے بارے میں کچھ نہ کہنا۔ لوگوں نے مجھے جھٹلایا اس نے میری تصدیق کی لوگوں نے مجھے ٹھکرایا اور اس نے مجھے ٹھکانہ دیا لوگوں نے ہاتھ کھینچ لیے اس نے مجھ پر خرچ کیا۔

﴿صَدَّقَتْنِیْ حِیْنَ كَذَّبَنِیَ النَّاسُ. آمَنَتْ بِیْ حِیْنَ كَفَرَبِیَ النَّاسُ.
وَوَسَتْنِیْ بِمَا لِهَا اِذَا حَرَمَنِیَ النَّاسُ.﴾

Marfat.com

یہ اماں عائشہؓ ہے ان کا دنیا سے رخصت ہو جانے کا وقت ہے اور رو رو کر اوڑھنی تر ہو چکی ہے عبداللہ ابن عباسؓ اجازت لینے کے لیے آئے دیکھا تو وہ زار و قطار رو رہی تھیں۔ کہا اماں جی آپ کیوں روتی ہیں حالانکہ تو اللہ کے رسولؐ کی محبوب بیوی ہیں آپ کی برکت سے امت کو تیمم کا تحفہ ملا آپ کی پاک دامنی کے لیے آیات اتریں آپ کی گود میں قرآن کریم نازل ہوا۔

آپ کو کیا غم ہے

فرمایا عبداللہ مجھے دھوکہ نہ دے کاش میں پیدا نہ ہوئی ہوتی۔ کاش میں نَسیًا مَنسِیًا ہوتی میرا بھولنا بھلا دیا جاتا۔ یہ حضرت عمر فاروقؓ ہیں جو مرادِ پیغمبر ہیں دعاء کی گئی ان کے لیے تمنا کی گئی۔

﴿ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الاِ سْلَامَ بَاحَدِ الْعُمَرَیْنِ وَلعُمَر ابنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً ﴾

یا اللہ ان دو عمروں میں سے ایک مجھے دے۔ اور اگر مجھے پوچھے تو میں عمر ابن الخطاب چاہتا ہوں۔

مانگے گئے بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات کو یہ دعاء مانگی گئی اور جمعرات کے دن حضرت عمرؓ اسلام میں داخل ہو گئے۔

حضرت عمر کا قبول اسلام

جب یہ مسلمان ہوئے تو مسلمانوں نے تکبیر پڑھی نعرہ لگایا ادھر جبرائیل امین آ گئے یا رسول اللہؐ آپ بڑے خوش ہو رہے ہیں عمر کے ایمان لانے پر فرمایا ہاں جبرائیل بولے تو آسمان کے فرشتے بھی خوش ہو رہے ہیں عمرؓ کے ایمان لانے پر حضور عرفات کے میدان میں ہیں اور سوال و جواب کی نشست ہو رہی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ میرے صحابہ پر فخر کر رہا ہے خاص طور پر عمر ابن الخطابؓ پر فخر ہو رہا ہے یہ وہ عمر ہیں جن کی بادشاہی اور خلافت میں بائیس لاکھ مربع میل پر کلمہ حق بلند ہوا یہ وہ عمر ہیں جدھر سے گزرتے تھے شیطان راستہ چھوڑ دیتا تھا یہ وہ عمر ہیں فرمایا لَوْ کَانَ مِنْ بَعْدِیْ نَبِیًّا لَکَانَ عُمَرُؓ اگر

Marfat.com

میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا اور پھر عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

﴿ ابُو بکر فی الْجَنَّةِ عُمَرُ فی الْجَنَّةِ عُثْمَانِ فِی الْجَنَّةِ عَلِیُّ فِی الْجَنَّةِ طَلْحَهُ فِی الْجَنَّةِ زُبَیر فِی الْجَنَّةِ عَبْدُالرَّحْمٰن بِنْ عَوْف فِی الْجَنَّةِ سَعِید فِی الْجَنَّةِ وَسَعْد فِی الْجَنَّةِ. ابی عبیدہؓ بن جراح فی الجنۃ ﴾

فرمایا میں نے جنت میں محل دیکھا پتا چلا عمر ابن الخطاب کا ہے میں اس کے اندر جانے لگا۔ ٹھیک ہوگئی بات۔ حضرت عمرؓ کو خنجر مارا گیا نماز کی حالت میں کسی مسلمان نے نہیں مارا ایک مجوسی نے مارا تو شہادت کا اعلیٰ مرتبہ ملا۔ جب ان کے در پہ موت نے دستک دی آثارِ موت کے نظر آئے تو اپنے بیٹے عبداللہ کو بلایا اور کہا جاؤ اماں عائشہؓ سے پوچھو کہ عمر اپنے ساتھیوں کے پڑوس میں دفن کی اجازت چاہتا ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے بقیع کے قبرستان میں دفن کرنا۔ اور کہا بیٹے یہ کہنا کہ عمر نے پوچھا ہے یہ مت کہنا کہ امیر المؤمنین نے پوچھا ہے جب عبداللہ پوچھنے گئے تو اماں عائشہ رو رہی تھیں درخواست سن کر فرمانے لگی یہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی لیکن اگر عمر چاہتا ہے تو مَرحبًا لِعُمر ؓ اجازت مل گئی۔ بیٹے نے آکر اطلاع دی مبارک ہو اجازت مل گئی کہا بیٹا جب میرا جنازہ پڑھ چکو تو چارپائی رکھ کر ایک مرتبہ پھر اجازت لے لینا اگر اجازت مل گئی تو دفن کرنا ورنہ بقیع میں دفنا دینا۔ جب دیکھا آخری سانس ہے تو کہا بیٹا میرا سر زمین پہ رکھ دے میرا سر زمین پہ رکھ دے۔ انہوں نے سر مٹی پہ رکھ دیا تو اپنی گالوں کو مٹی سے مل رہے ہیں۔

وَیْلُ لَّکَ یَاعُمَر اِنْ لَّمْ تَغْفِرَلَکَ رَبُّکَ.

اے عمر اگر تیرے رب نے تجھے نہ بخش دیا تو تو ہلاک ہو گیا۔

اور زار و قطار رونے لگے ارے ان کا مسئلہ تو حل ہوا پڑا تھا جنت کی ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ بشارت سن چکے تھے بھائیو اور بہنو بڑا سنگین مسئلہ ہے ہم غفلت میں پڑ کر اپنے آپ کو ختم کرتے چلے جا رہے ہیں مسئلہ آتو آگے آرہا ہے مرنے کے بعد کا مسئلہ حضرت صحیب رومیؓ نے جنازہ پڑھایا اور جنازہ دروازے کے باہر رکھ کر عبداللہ ابن عمرؓ نے دروازے پر دستک دی اماں جان میرا باپ دروازے کے باہر پڑا ہے اندر آنے کی اجازت

Marfat.com

چاہتا ہے اماں جی نے اجازت دی اور چادر لے کر باہر چلی گئیں اور لوگ اندر آئے قبر کھودی جارہی تھی عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں میرے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے تھے۔ اور رورہے تھے اور فرمارہے تھے اے عمر مجھے یقین تھا اس جگہ تیرے علاوہ کوئی اور دفن نہیں ہوگا۔ اور وہ عمر مرتے وقت کس قدر فکرمند ہیں اور ہم چار ماہ تبلیغ کا سرٹیفکیٹ لے کے مطمئن جیسے جنت تو تبلیغ کے راستے کی گری پڑی چیز ہے۔ یہ کیا جہالت کی انتہا ہے۔ بھائیو اور بہنو ہوش کرو اللہ کے واسطے کیا نادانی ہے جن کو جنت مل گئی اور جن سے اللہ راضی ہوگیا وہ کہہ رہے ہیں عمر ہلاک ہوگیا اگر اللہ نے اسے معاف نہ کیا اور ہم نے تو آخرت کو کبھی سنگین مسئلہ سمجھا ہی نہیں اس خوفناک عذاب سے لوگوں کو کھینچا یہ ہمارے سروں پہ بوجھ آیا ہوا ہے۔

آخرت کی فکر

یہ علی المرتضیٰ ہیں

﴿ خَیْرُ مَنْ تَقَوَّمَ وَارْتَدٰی. یَتَفَجَّرُ الْعِلْمُ مِنْ جَوَانِبِہٖ. وَتَنْطِقُ الْحِکْمَۃُ مِنْ نَوَاحِیْہِ. یَسْتَوْحِشُ مِنَ الدُّنْیَا وَ طَھْرَتِھَا. وَیَسْتَأْ لِیْسُ بِالَّیْلِ وَظُلْمَتِہٖ. بَعِیْدَ الْمَرٰی شَدِیْدَ الْقُوٰی غَزِیْرًا الَا بَرَہ طَوِیْلَ اُفْقَرِ. ﴾

یہ وہ الفاظ ہیں جو عبداللہ ابن عباسؓ اور ضرار ابن زمرہ کنانیؓ نے حضرت علیؓ کے بارے میں فرمائے کیا پوچھتے ہو علی کون تھا۔ علم اس کے روئیں روئیں سے چھوٹتا تھا حکمت کا وہ چلتا پھرتا پیکر تھا راتوں کے اندھیروں سے اس کا جی لگتا تھا اور دن کے اجالوں سے اور دنیا کی رونق سے وہ بیزار رہتا تھا اس کی آنکھوں کا چشمہ ہر وقت رواں دواں رہتا تھا۔ وہاں ہر وقت ہی برسات تھی۔ وہاں ہر وقت ہی رم جھم تھا۔ وہاں آنسو خشک نہیں ہوتے تھے۔

ارے میرے بھائیو اور بہنو۔ یہ وہ علی ہیں جن کو اللہ کے نبیؐ نے ہاتھ پکڑ کر کہا تھا

Marfat.com

علی مبارک ہو جنت میں تیرا گھر میرے گھر کے سامنے ہے یہ وہ علیؓ جن کے بیٹوں کو خوشخبری ملی سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّةِ الْحَسنؓ وَالْحُسَین۔

یہ وہ شخص ہے رات کا عالم ہے ایک ہی جگہ حضورؐ سوئے ہوئے ہیں علیؓ بھی فاطمہؓ بھی حسنؓ وحسینؓ بھی حسنؓ کو پیاس لگی اس نے اماں کو اُٹھایا۔اماں پانی پیتا ہے ماں کے اُٹھنے سے پہلے حضور تڑپ کر اُٹھے اور خشک بکری سے دودھ لیا اتنے میں حسینؓ بھی اُٹھ پڑے وہ آگے بڑھے دوددھ کے لیے حضورؐ نے فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ۔حضرت فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کو حسینؓ کی نسبت حسنؓ سے زیادہ پیار ہے فرمایا نہیں نہیں جو پہلے مانگے گا اسے پہلے ملے گا اور جو بعد میں مانگے گا اسے بعد میں ملے گا۔حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر سے لیکر کمر تک حضورؐ کے مشابہہ تھے اور حضرت حسینؓ کمر سے لیکر پاؤں تک حضورؐ کے مشابہہ تھے ان دونوں کا باقی آدھا دھڑ حضرت علیؓ کے مشابہ تھا تو آپؐ نے فرمایا اے فاطمہ تو میں اور یہ دونوں بچے اور یہ جو سویا ہوا ہے ہم قیامت کے دن اکٹھے ہی ہونگے۔ ان کی رات کی مناجات کیا ہے۔

یَتَمَلْمَلُ کَتَمَلْمَلُ الَّمِیْن. وَیَکْبِیُ بُکَاءَ الْخَزِیْنُ.

ایسے روتے ہیں جیسے سانپ کا ڈسا ہوا روتا ہے اور کیسے روتے ہیں جیسے غموں اور دکھوں کا مارا ہوا انسان روتا ہے۔یہ ایسا تڑپتے ہیں جیسے سانپ کا ڈسا ہوا تڑپتا ہو۔بچپن میں میں نے ایک آدمی دیکھا تھا جس کو سانپ نے ڈسا تھا اس کی تڑپ میں آج تک نہیں بھلا سکا حالانکہ میری عمر اس وقت 8 یا 10 برس تھی۔علیؓ کو سانپ نے نہیں ڈسا پھر یہ کس بات پہ رو رہے ہیں اللہ کے سامنے

﴿ آهِ آهِ مِنْ قِلَّةِ الزَّادِ وَبُعْدِ السَّفرَ وَوَ حُشَةِ الطَّرِیْقِ. ﴾

میرے مولا سفر بڑا لمبا ہے اور عمل بڑا تھوڑا ہے اور تنہا چل کے جانا ہے اے میرے مولا۔

اب بتاؤ میرے بھائیو اور بہنوان کا عمل تھوڑا ہے؟

نبی کے گھر کے سامنے جس کا گھر ہو اس کا عمل تھوڑا ہے؟

بھائیو اور بہنو! وہ آخرت کو جانتے تھے ہم آخرت کو جانتے نہیں ہیں وہ آخرت کا علم رکھتے تھے ہمارے پاس آخرت کا علم نہیں ہے اس لیے حضرت علیؓ کا فرمان ہے

لَوْ کُشِفَ الْغِطَاءُ مَازَدْتُ اِیْمَانًا.

اگر میری آنکھوں سے پردہ ہٹا بھی دو تو میرے ایمان میں زیادتی نہیں ہوگی بن دیکھے یقین اس حد تک چلا گیا تھا۔

مکے کا جگر

یہ حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ فاتح مصر فاتح فلسطین جب وہ آئے تھے ایمان لائے تو حضرت عثمان ابن طلحہ خالد ابن ولیدؓ عمرو ابن العاصؓ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور خوشی سے جگمگا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا آج مکے نے اپنے جگر نکال کر دے دیئے ہیں مجھے اور دین اسلام کو جب ان کے انتقال کا وقت آیا تو انہوں نے دیوار کی طرف منہ کر لیا فَبَکیٰ طَوِیْلاً ایسا روئے ایسا روئے کہ رونا بند ہی نہیں ہو رہا تھا۔ ان کا بیٹا عبداللہ ان سے بھی بڑا صحابی ہے مقام میں بھی علم میں بھی کیونکہ وہ اَسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں سے تھے۔ تو بیٹے نے کہا کہ۔

﴿اَمَا بَشَّرَکَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ کَذَا. اَمَا بَشَّرَکَ بِرَسُوْلِ اللّٰہ کَذَا﴾

کیا رسول اللہؐ نے آپ کو یہ خوشخبری نہیں دی۔ کیا رسول اللہؐ نے آپ کو فلاں خوشخبری نہیں سنائی۔

ابا آپ کیوں رو رہے ہیں آپ کو تو اللہ کے نبیؐ کی زبان مبارک سے کئی مرتبہ خوشخبریاں مل چکی ہیں۔ تو آپ کے آنسو خشک ہو گئے اور منہ موڑ لیا اور ارشاد فرمایا۔

اِنِّیْ قُمْتُ عَلٰی اَبْوَابٍ ثَلَاثٍ.

میں نے زندگی تین حصوں میں گزاری ہے۔

ایک وہ حصہ تھا جب میں کافر تھا اور میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش تھی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کروں (نعوذ باللہ)

پھر دوسرا دور آیا جب دین اسلام کی حقانیت میرے دل میں اتر گئی اور میں

Marfat.com

مسلمان ہو کر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے بیعت کے لیے ہاتھ بڑھایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا دستِ مبارک آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا حضورؐ نے فرمایا عَمرَوْ مَالَکَ کیا ہوا اُرِیْدُ اَشْطَرَتْ میں آپ شرط لگانا چاہتا ہوں آپؐ نے پوچھا کیا شرط لگانا چاہتے ہو تَشْطَرِتْ مَاذَا کیا شرط ہے میں نے کہا یہ شرط لگانا چاہتا ہوں اِغْفِرْلِیْ مَاسَلَفَ میں جو پہلے کر چکا ہوں وہ معاف ہو جائے آپؐ نے فرمایا اِنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَاکَانَ قَبْلَهٗ تجھے پتا نہیں ہے کہ دین اسلام پچھلے سارے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ پھر فرمایا اے کاش پچھلے گناہوں کا مسئلہ طے کروالیا تھا اگلے گناہوں کا بھی طے کروالیتا۔ اس وقت میرا یہ حال تھا کہ میں اللہ کے نبی کی محفل میں نظریں جھکا کر بیٹھتا تھا مجھے اپنی پچھلی لڑائیاں شرمندہ کرتی تھیں۔ مَامَلَئْتُ عَيْنِيْ مِنْهُ حَيَاءً پچھلی لڑائیاں یاد آتیں اور شرمندگی کے باعث میں نے کبھی آپ کے چہرہ انور کو آنکھ بھر کر نہ دیکھا نظریں جھکا کر بیٹھتا تھا آج اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ حضورؐ کا حلیہ مبارک کیا تھا تو میں بتا نہیں سکتا۔ اگر میں اس وقت مر جاتا تو مجھے یقین ہے کہ میں جنت میں بھی جاتا اس کے بعد ایک تیسرا دور آیا۔

جب دنیا کے دروازے کھل گئے تھے پھر مجھے نہیں پتا کہ میں نے کیا کیا اور کیا نہیں کیا پھر انہوں نے آسمان کی طرف اپنے ہاتھ بلند کر دیئے اور فرمایا اے مولا اے میرے مولے مولا۔ میں اپنی پاکدامنی کا دعویٰ نہیں کر رہا میں بیشک مجرم ہوں میرا دامن داغدار ہے میں کوئی عذر پیش نہیں کر سکتا میں طاقتور نہیں ہوں کہ تجھ سے لڑسکوں اور میں اپنے جرموں کا انکاری نہیں ہوں اقراری ہوں پھر کہا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پھر کہا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه یہ تین مرتبہ کہا اور کہتے کہتے ہاتھ یوں نیچے ڈھلک گئے وہ نبیؐ کے صحبت یافتہ لوگ تھے ان کا حال دیکھا؟ آج سارے ہی جنت کے ٹھیکے دار بنے بیٹھے ہیں۔ تو اگر ہم نے حضور کے امتی ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو ہماری نیندیں حرام ہیں ہمارے عیش حرام ہیں۔

پورا انسانیت کا ریلا ہے جو جہنم کی طرف جا رہا ہے ان کو پکارنا درد کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ آہ و بکاء کے ساتھ اور ان پر اپنے آپ کو جھونکنا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ درد کو اللہ کے نبی نے لیا ہے ان کی نیابت کے صدقے کے صدقے ہمیں یہ ملا وہ آہیں تڑپنا

Marfat.com

وہ سکیاں یہ سب ہمیں وراثت میں ملے ہیں یہ چار ماہ چلہ یہ چوبیس گھنٹے یا ڈھائی گھنٹے یہ تو ایک نظام ہے اس لیے کہ احساس ذمہ داری پیدا ہو۔ نافرمان کو دیکھ کر ہائے نکلے یہ اتنا سنگین مسئلہ ہے کہ جنت کے وارث جو تھے وہ لرزتے گئے کانپتے گئے ابوبکر صدیقؓ جیسا جس کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا میرے بعد سب سے پہلا جنتی ابوبکر ہوگا جنت کے آٹھوں دروازے جسے پکاریں گے وہ ابوبکرؓ ہوگا سب کے احسان چکا ہوں جس کے احسان اللہ چکائے گا وہ ابوبکر ہے کیا کہہ رہے ہیں۔ کہہ رہے ہیں یا اللہ میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا میں یا اللہ درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا یا اللہ میں کسی مؤمن کے بدن کا بال ہوتا جو اکھاڑ کے پھینک دیا جاتا جہالت آخرت سے غفلت کا سبب ہے ایک آدمی ناکام ہوگیا تو کیا مطلب ہے وہ جیل چلا گیا آگ ہے بھائیو اور بہنو آگ ہے

جہنم کی جھلک

﴿ اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴾ (سورۃ المعارج آیت ۱۵،۱۶)

﴿ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ﴾ (سورۃ المؤمن آیت آیت ۷۱)

﴿ قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ﴾ (سورۃ الحج آیت ۱۹)

﴿ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ. ﴾ (سورۃ ابراہیم آیت ۵۰)

بڑھکتی ہوئی۔ کھال کو کھینچتی ہوئی۔ گردنوں میں طوق پڑ گئے۔ آگ کا کرتہ پہنادیا گیا۔ ان کو تارکول کی شلواریں چڑھادی گئیں۔

موسیقی سنتے سنتے مرجانے والوں کے کانوں میں سیسہ پگھلا کے ڈال دیا جائے گا ہمیں کیسے قرار آئے ہماری تو ساری نسل ہی موسیقی میں ڈوب گئی ہے ہم کس طرح مسکرائیں ہمیں کیسے ہنسی آئے کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ چاروں طرف ایک طوفان ہے موسیقی کا اور ایک منصوبے کے تحت نسل کو برباد کیا جارہا ہے بھائیو اور بہنو! اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو مرتے ہی وہ خوفناک لاوا ان کے کانوں میں ڈال دیا جائے گا پھر کون ہے جو ان کو ٹھنڈا کرے گا جس

Marfat.com

کی نظر کا پردہ اُٹھ گیا ہے جس کی نظر بے حیا ہو گئی اور آنکھوں سے حیا رخصت ہو گئی مرتے ہی اس کی آنکھوں میں گرم سلاخیں ڈال دی جائیں گیں۔

ارے آنکھ میں تو تنکا بھی پڑ جائے تو آدمی بے قرار ہو جاتا ہے جب گرم سلاخیں ڈالی جائیں گیں تو کون ہے جوان کو نکالے کوئی ہے؟

دیکھتے نہیں ہو کہ کیا ہو رہا ہے اس حال میں مر رہے ہیں کہ آنکھیں بے حیا ہیں جھنم کی سلاخیں گڑ گئی ہونگیں قبر کے اندر جاتے ہی؟

تو میرے بھائیو اور بہنو! آخرت کے تذکرے کرو گے تو یہ درد اُٹھے گا ناں ایک یہودی بچہ حضورؐ کی خدمت میں آتا تھا فَصَلَ فُلَانً وہ بچہ کیوں نہیں آرہا جی وہ بیمار ہے چلو حال پوچھنے چلیں کتنی دور ہے سات میل دور بنو قریضہ کے قبیلے میں کس کو پوچھنے جا رہے ہیں ایک یہودی بچہ کا حال پوچھنے جا رہے ہیں اور کچھ نہیں تو حیات الصحابہ ہی پڑھو وہاں پہنچے تو وہ آخری دموں پر تھا۔ حضورؐ نے فرمایا بیٹا پڑھو لَاۤاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو اس نے اپنے باپ کو دیکھا۔ وہ تو جانتا تھا کہ یہ دین دین حق ہے اس نے سوچا مر تو رہا ہے چلو سچائی پر جاتا ہے تو جائے تو باپ بولا مان لے ابوالقاسم کی بچہ بولا لَاۤاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کے ساتھ ہی اس کی جان نکل گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنے خوش ہوئے اتنے خوش ہوئے جس کی حد نہیں فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَلْفَقَضَه' مِنَ النَّارِ یا اللہ تیرا شکر ہے تو نے اسے میری وجہ سے میرے ذریعے سے دوزخ سے بچالیا ایک بچے کو بچانے کے لیے۔

حضرت حمزہؓ کی شہادت

بھائیو اور بہنو! وحشی حضرت حمزہ سید الشہداء کا قاتل ہے یہ وہ چچا ہے جو رضاعی بھائی بھی ہے حضورؐ کا ان کے اسلام لانے پر پہلی نماز پڑھی گئی حرم شریف میں وہ شیر نر اُحد کی لڑائی میں شہید ہوئے ناک کاٹ دیا گیا کان کاٹ دیئے گئے۔ ہونٹ چیر دیئے گئے آنکھیں نکال دی گئیں کلیجہ ہندہ نے چبا دیا جب آپؐ نے دیکھا تو آپؐ ایسا روئے کہ آپ کی ہچکی بندھ ہو گئی ہچکیاں نہ رکیں جب تک جبرائیلؑ نہ آ گئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

آپ نہ روئیں ہم نے عرش پر لکھ دیا ہے۔ حَمْزَۃُ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ ہاں قیامت کے دن پہلا شہید ہابیل قابیل کے ہاتھوں مرنے والا۔ پہلے شہید سے لے کر آخری شہید تک سب کے سب حضرت حمزہؓ کے جھنڈے کے نیچے ہونگے۔ سَیِّدُ الشُّھَدَاءِ حَمْزَۃؓ آپؐ نے ستر مرتبہ اس چچا پر نماز جنازہ پڑھی ستر مرتبہ ایسا غم اور بے قراری اندر تھی اور جب مدینے پہنچے تو چونسٹھ (64) کے قریب انصار شہید ہوئے تھے اور چھ مہاجر شہید ہوئے تھے۔

تو مدینے میں چاروں طرف سے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں تو حضورؐ پھر رونے لگے اور فرمایا سب کے رونے والے ہیں حمزہ کا رونے والا ہی کوئی نہیں۔

اَمَّا حَمْزَۃُ فَلَا بَوَ کِیا لَہٗ.

سعد بن عبادہؓ ساتھ تھے انہوں نے حضورؐ کی یہ حالت دیکھی تو مدینے کی عورتوں کو اکٹھا کیا اور کہا جاؤ جا کر حضورؐ کے در پہ روؤ ابھی بین کرنا منع نہیں ہوا تھا۔ وہ حضورؐ کے گھر جمع ہوئیں روئیں تو حضورؐ باہر تشریف لائے کیوں آئی ہو کہنے لگیں اَبْکِیْ عَلٰی حَمْزَۃؓ۔ حمزہؓ پر رونے کے لیے فرمایا نہیں نہیں جاؤ گھر کو لوٹ جاؤ۔ عبداللہ ابن رواحہؓ کا یہاں فی البدیہہ ایک قصیدہ ہے۔

بَکَتْ عَیْنِیْ وَحَقَّ لَہٗ الْبُکَاءُ

یہ قاتل وحشی جب مسلمان ہو کر مدینے پہنچا تو منہ چھپایا ہوا تھا اور حضورؐ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے اپنی سوچ میں تھے۔ یہ وحشی حضورؐ کے سامنے آیا اور سامنے آ کر اس نے یوں کپڑا ہٹایا اور بولا اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

صحابہ ایک دم اُٹھے اس کو قتل کرنے کے لیے یا رسول اللہ یہ وحشی ہے یہ آ گیا ہے حمزہ کا قاتل۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ۔ تَعَوْذُوْا لِاِ سْلَامِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ قَتْلِ اَلْفِ کافر

ایک آدمی کا اسلام لے آنا مجھے ہزار کافر کے قتل سے زیادہ محبوب ہے ہمدری۔ پھر آپؐ نے اس کو بغور دیکھا فرمایا اَوَحْشِیُّ اَنْتَ کیا تو ہی وحشی ہے؟ اس نے کہا ہاں فرمایا اِدھر آؤ اور بیٹھو اَخْبِرْنِیْ کَیْفَ اُقْتُلَ الْحَمْزَہ مجھے بتا تو نے میرا چچا کیسے قتل کیا؟ میرا چچا تو بڑا شیر تھا تیرے جیسے منہی نے سے اُسے قتل کیسے کر دیا؟

Marfat.com

وہ بیٹھ گیا اور کہنے لگا میں حمزہ کو قتل کرنے نہیں نکلا تھا مجھے کہا تھا اُمیہ نے اگر تو محمدؐ کو قتل کر دے یا علیؓ کو یا حمزہ کو تو تو آزاد ہے تو وہ کہنے لگا کہ آپ تک میں ویسے ہی نہیں آسکتا تھا۔ حمزہ سوئے ہوئے بھی ہوتے تو میں ان پر حملہ نہیں کر سکتا تھا میں تو علیؓ کو قتل کرنے نکلا تھا۔ میں نے علیؓ کو دیکھا کہ وہ لڑنے کے ساتھ ساتھ چاروں طرف اپنی نگاہ دوڑا رہے تھے چوکنا تھے غافل نہیں تھے تو میں نے سوچا ان پر وار نہیں چل سکتا کیونکہ میں نے چھپ کر وار کرنا تھا۔ تو پھر میں نے حمزہ کو تلاش کیا اور دیکھا کہ وہ دونوں ہاتھ میں تلوار لیے اندھادھند لڑ رہے تھے میں نے سوچا ان کو اِدھر اُدھر کا ہوش نہیں ہے ان پر میرا وار چل جائے گا میں پہاڑ کے پیچھے چھپ کر بیٹھا ہوا تھا۔ ایک کافر کہہ رہا تھا ان کو باندھ باندھ کر مارو یہ اُس وقت کی بات ہے جب دوبارہ حملہ ہوا تھا تو حضرت حمزہؓ نے اس کافر کو کہا آگے آ میں تجھے بتاؤں کیسے باندھ کر مارا جاتا ہے۔ تو اس کافر نے دیکھا یہ تو حمزہؓ ہیں تو وہ بھاگا تو حضرت حمزہ اس کے پیچھے بھاگے اور میری زد میں آ گئے اتنے میں حضرت حمزہؓ نے اپنی تلوار ماری اور کافر کے دو ٹکڑے ہو گئے میں نے بھی اپنا برچھا مارا تو حضرت حمزہؓ کی آنتوں اور کلیجے کو چیرتا ہوا نکل گیا تو میری طرف انہوں نے دیکھا۔ میں یوں سمجھا جیسے میری جان نکل گئی ہے وہ چند قدم میری طرف چلے اور چکرا کر گر گئے تو حضرت حمزہؓ نے پکارا اَبَا عَمَارَہْ اَبَا عَمَارَہْ تو میں ڈر کر بھاگ گیا یہ سارا قصہ جب حضورؐ نے سنا تو آپ کی آنکھوں سے پھر آنسو جاری ہو گئے۔ سات برس گزر چکے ہیں اور ابھی بھی زخم تازہ ہے پھر آپؐ نے فرمایا وَیْهَکَ غَیِّبْ عَنِّیْ وَجْهَکَ تیرا بھلا ہو میرے سامنے سے اُٹھ جا اور اپنا منہ غائب کر لے تجھے دیکھ کر میرا زخم تازہ ہو جاتا ہے تو میرے بھائیو اور بہنو اللہ تعالیٰ نے ایک ایک انسان پر رونا ہمارے سپرد کیا ہے۔ ایک ایک انسان کے پیچھے پھرنا یہ ہمارا کام بنا دیا ہے ایک درد کے ساتھ ایک غم کے ساتھ ایک بے قراری کے ساتھ کہ اگر یہ مر گیا کفر پر تو کہاں گیا؟ کس آگ میں جا گرا؟

Marfat.com

جہنم کی جھلک

﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيمَا هُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَ قْدَامِo﴾
(سورہ رحمٰن آیت ۴۱)

جیسے لکڑی مڑوڑ کر آپس میں ملادی جاتی ہے ایسے جھنمی کے پاؤں اور گردن کو فرشتے پکڑ کر آپس میں یوں ملادیں گے اور پھر زنجیروں سے باندھ دیں گے

﴿وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيهَا. يُغَاثُوْا بِمَاءٍ.﴾ (سورہ فاطر آیت:۳۷)
ان کی وہاں چیخ وپکار ہوگی۔ یہ پانی مانگیں گے۔

ایسا پیالا دیا جائے گا جب پینے کے لیے منہ کے قریب لائیں گے تو چہرے کی کھال اُدھڑ کر اس پیالے میں گر جائے گی۔ يَشْوِیْ الْوُجُوْهُ۔ اس کے باوجود وہ پئیں گے پیاس ایسی لگی ہوگی کہ چارہ نہیں اور وہ پانی آنتوں کو چیرتا ہوا معدے کو چیرتا ہوا پاخانے کے راستے معدے اور آنتوں کو باہر نکال دے گا فرشتے پھر اندر کردیں گے پھر اللہ ان پر خارش مسلط کر دے اور جسم یہ نہیں ہوگا یہ چھاتی تقریباً چار ہزار کلومیٹر لمبی ہوگی ایک دانت دس میل لمبا ہوگا اور وہ خارش کر رہا ہے ناخنوں کے ساتھ جسم اُدھڑ ا پھر بوٹیاں اُدھڑتی گئیں حتی کہ اپنے سارے وجود کو اپنے ناخنوں سے اُدھیڑ کر پھینک دے گا اور ہڈیاں اور ڈھانچا ہوگا اور ان کو بھی خاش کر رہا ہوگا اللہ پوچھے گا تکلیف ہورہی ہے وہ کہے گا ہاں تکلیف ہورہی ہے۔ اللہ فرمائے گا ہاں یہ بدلہ ہے اس کا جو تو دنیا میں میرے بندوں کو تکلیف دیا کرتا تھا۔

﴿وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِo﴾ (سورہ البروج آیت:۳)

اس لیے تو میرے بندوں کو تکلیف دیتا تھا میرے بندوں کو برباد کرتا تھا کہ وہ مجھ پر ایمان لائے۔ یہ سزا ہے

Marfat.com

مسلمان کی ذمہ داری

ہمیں دعوت الی اللہ کی ذمہ داری ملنے کے بعد ہماری وہ کیفیت ہونی چاہیے تھی جو اللہ نے اپنے نبی سے فرمایا تھاقُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ (سورہ المدثر آیت ۲،۳) تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمان سن کر فرمایا اے خدیجہ میرے آرام کے دن گئے خَدِیْجَۃُ اِنْقَطَعَ اَیَّامَ النَّوْمِ وَالرَّاحَۃ میرے سونے کے دن گئے۔ میرے رب نے کہا ہے کہ میں لوگوں کو اللہ کی طرف بلاؤں خَدِیْجَۃُ مَنْ اَدْرُ مَنْ یَسْتَجِیْرُ کس کو سناؤں ؟ کون میری سنے گا حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ تَدْعُوْا وَاَنَا اَوَّلُ من اَسْتَجِیرُ آپ دعوت دینے میں پہل کریں میں لَبَّیْکَ کہنے میں پہل کرتی ہوں۔ ہاں یہ عمل مسلسل یہ جہد مسلسل یہ عمل پیہم اس کا مسلسل اس میں دن رات کی قید نہیں اس میں صبح و شام کی قید نہیں۔

﴿رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلاً وَّنَھَاراً. فَلَمْ یَزِدْھُمْ دُعَائِیْ اِلَّا فِرَاراً o﴾ نوحؑ کی پکار سنو دن کو بھی پکارا رات کو بھی پکارا۔ (سورہ نوح آیت: ۵،۶)

﴿ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُھُمْ جِھَارًا o ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَھُمْ وَاَسْرَرْتُ لَھُمْ اِسْرَاراً o﴾ (سورہ نوح آیت ۸،۹)

یا اللہ دن کو بھی پکارا رات کو بھی پکارا چھپ چھپ کے بھی پکارا اعلانیہ بھی پکارا مجمعوں کے اندر بھی پکارا الگ الگ بھی سمجھایا۔

یہ اللہ نوحؑ کی کہانی سنا رہا ہے کہ میرے نبی کس بے قراری سے تڑپتے تھے پکارتے تھے دعوت الی اللہ دیتے تھے۔

اوہو! نبی دعوت کیا دیتے تھے۔

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا o یُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَاراً. وَیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَل لَّکُم جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھَارًا. ﴾ (سورۃ نوح آیت ۱۱،۱۲)

دنیا کی بھی خوشخبری سناتے تھے اللہ تمہیں رزق دے گا پھل دے گا باغات دے گا اولاد دے گا نیک۔ اور پھر آخرت کی زندگی بتاتے اور استغفار کی دعوت توبہ کراتے اور اللہ کی رحمت اور مغفرت کا تذکرہ سناتے۔

سنو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنو! حیات الصحابہ کی جلد اول میں حضورؐ منٰاء کی وادی میں ہیں۔ کیوں بھائی تم چاہتے ہو کہ ایران کی شہزادیاں تمہارے بستر بچھائیں اور اس کے خزانے ٹوٹ کر تمہاری جھولیوں میں آ کر گریں۔ تو وہ حیران ہو کر دیکھ رہے ہیں۔ آپ چلے گئے تو پیچھے سے ابولہب آیا کہنے لگا کہ اس کی نہ سننا یہ تو پاگل ہے وہ کہنے لگا کہ ہمیں پہلے ہی پتہ چل گیا تھا کہ یہ پاگل کہہ رہا تھا ایران کی شہزادیاں تمہارے بستر بچھائیں گے۔ بھلا یہ بھی کبھی ہوا ہے۔ تو انبیاء کرام کی بے قراری اور دعوت الی اللہ پھر اِنَّ لَکَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا۔ (سورۃ المزمل آیت ۷)

دعوت الی اللہ

اے میرے نبی تجھے دن میں لمبا تیرنا ہے۔ یہ اللہ بتانا چاہتا ہے کہ دعوت کا کام کرنے والے کے پاس فرصت کوئی نہیں ہے۔ اس کے لیے عمل مسلسل ہے اللہ تعالیٰ اس کی تعبیر کے لیے کیسا شاندار جملہ لائے قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيلًا نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا رات میرے لیے ہے اُٹھا کرو۔ (سورۃ المزمل آیت ۲،۳،۴)

دیکھو مجھے اس آیت مبارکہ سے ایک عجیب منظر سا سمجھ آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبؐ سے کہہ رہا ہے حبیب کسے کہتے ہیں جس کی محبت کی انتہا نہ ہو خلیل اسے کہتے ہیں جس کی محبت دل میں گڑ جائے خلیل خَلَّکَ خَلَلٌ سے ہے۔ تم کیا خلل ڈال رہے ہو خلل کا مطلب ہے چیر کر آتا۔ خَلَلٌ سے ہے خُلَّتٌ اور خُلَّتٌ سے ہے خلیل وہ محبت جو دل کے پردوں کو چیر کر اندر جا کر جم جائے۔

Marfat.com

اور حبیب حَبّ سے ہے حَبّ دانے کو کہتے ہیں جیسے اِنَّ اللّٰہ خَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّویٰ (سورہ الانعام آیت: ۹۵) حبیب حب سے ہے دانہ اس کی کیا خاصیت ہے؟ کاشت کرتے جاؤ بڑھتا جائے گا کاشت کرتے جاؤ بڑھتا جائے گا۔ زمین و آسمان کا خلا بھر سکتا ہے دانے کی کاشت کا نظام نہیں ختم ہوسکتا تو حبیب اس کو کہتے ہیں جس کی محبت بڑھتی جائے بڑھتی جائے کبھی ختم نہ ہو کہیں اس کا مقام نہ آئے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمار ہے کہ تورات کو میرے سامنے کھڑا ہوا راز و نیاز ہوں تو میرے سامنے اور میں تیرے سامنے لیکن پھر جیسے خیال آگیا۔ یہ محبت غالب آگئی اور شفقت غالب آگئی کہ ساری رات کھڑا ہونا تو مشکل ہے تو فرمایا

قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً

اچھا تھوڑا سو جایا کر پھر خیال آیا انسان ہے تو فرمایا۔

نِصْفَہٗ' اچھا آدھی رات میرے سامنے اور آدھی رات سو جایا کرو۔ پھر خیال آیا آدھی رات بھی زیادہ ہے اُمت کو بھی تو نمونہ دینا ہے تو فرمایا

اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلاً۔

یہ عشق و مشقت میں جنگ ہو رہی ہے۔

کام کیا کرنا ہے

حضور ﷺ کا تیرنا

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلاً۔

دن کو اللہ کی بات سنانی ہے تو رات کو اُٹھو۔ اپنی بات لوگوں کو سمجھانی ہو تو رات کو اُٹھو۔

ایک بابا جی تھے بابا جی مجھ سے کہنے لگے مولوی صاحب امداد خان نام تھا اُن کا کہنے لگے مولوی صاحب اپنی بات لوگوں کو سمجھانی ہے تو رات کو اُٹھا کر میں نے عرض کیا بابا جی مجھ سے تو رات کو اُٹھا ہی نہیں جاتا۔ کہا یہ تو اُٹھنا پڑے گا اس کے بغیر تو کام نہیں بن سکتا۔ اچھا چل دو نفل تو پڑھ لیا کر رات کو اُٹھے بغیر کام نہیں چلتا۔ فرمایا قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً پہلے رات کو اُٹھا کر پھر فرمایا۔

Marfat.com

اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلاً۔

تجھے دن کو بڑا لمبا تیرنا ہے کس بات میں تیرنا ہے مکے میں کہاں تیرنے کی جگہ ہے ایک زمزم کا کنواں ہے اور بس تیرنا کہاں ہے۔ دن کی ملاقاتیں دن کی دعوت دن کی تعلیم و تعلم کو یہ کیوں نہیں کیا کہ مَشۡیًا طَوِیۡلاً۔ تجھے بڑا پیدل چلنا ہے تیرنا کیوں کہا۔ ہاں پیدل چلنے والا اگر بیٹھ جائے تو کیا حرج ہے؟ چلنے والا اگر لیٹ جائے تو کیا حرج ہے؟ دوڑنے والا اگر رک جائے یا بیٹھ جائے تو کیا حرج ہے۔ چلنے والا اگر چائے پینے لگ جائے تو کیا حرج ہے۔ صرف تاخیر ہوگی تھوڑی سی چلنے والا بیٹھ سکتا ہے لیٹ سکتا ہے سو سکتا ہے کل تک اپنا چلنا ملتوی کر سکتا ہے۔ ممکن ہے اچھا تیرنے والا اتر گیا دریائے راوی میں۔ راستے میں خیال آیا کہ تھک گیا ہوں تھوڑا سا آرام کرلوں یا تھوڑا سا بیٹھ جاؤں تھوڑا سستا لوں تھوڑی سی چائے پی لوں تو اب کیا ہوگا؟ یہ ہوگا کہ پھر اس کا ناشتہ مچھلیاں کریں گیں پھر اس کا سوپ مچھلیاں پئیں گیں اس کا آرام مچھلی کے پیٹ میں ہوگا اس کا بستر مچھلی کا پیٹ ہوگا راوی کا تیرنے والا جب پانی میں اترتا ہے تو جب تک دوسرا کنارہ نہ آجائے وہ نہیں رک سکتا۔ وہ نہیں آرام کر سکتا وہ نہیں سستا سکتا۔ وہ رفتار بھی اگر توڑے گا تو موجوں کی طغیانی اسے بہا کر لے جائے گی ہمارا اپنا ایک شاگرد تھا دورۂ حدیث کا طالب علم تھا بڑا تیراک تھا تلمبے کا تھا چترال میں یا پتہ نہیں سوات میں امیر بن کر گیا تھا نہانے دریا میں اتر گیا تھا دیوانہ۔ خیر وہ تو موت آئی ہوئی تھی دیوانگی کیا ہے۔ پانی ٹھنڈا تھا اسے ٹھنڈے پانی کی عادت نہیں تھی ہاتھ پاؤں شل ہو گئے جسم نے جواب دے دیا اور پانی کی موجیں اُسے بہا کر لے گئیں تیرنے والا بھی کبھی سستا سکتا ہے تیرنے والا بھی کبھی آرام کر سکتا ہے تیرنے والا بھی کبھی سکتا ہے تیرنے والا بھی کبھی کہہ سکتا ہے باقی کل نہیں نہیں نہیں۔ چلنا ہوگا اور چلنا ہی ہوگا اور یعنی تیرنا ہوگا اور تیرنا ہی ہوگا جب کنارہ نہ ہاتھ لگ جائے۔

اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلاً۔

اے میرے محبوبؐ تجھے تیرنا ہے تجھے تیرنا ہے کب تک؟ حَتّٰی یَاۡتِیَکَ الۡیَقِیۡنُ تیرا دوسرا کنارہ موت ہے۔ موت تک تیرنا ہے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتنے تیرے 23 برس آٹھ ہزار ایک سو چھپن دن تیرتے چلے گئے۔ ٹوٹل زندگی تریسٹھ برس اور

چار دن بائیس ہزار تین سوتیس دن اور چھ گھنٹے ٹوٹل زندگی اور وہ جو آپ ؐ نے کہا تھا آرام کے دن چلے گئے۔ آج آرام کا دن آ گیا۔

پیر کا دن ہے درد کی شدت ہے اور حضرت فاطمہ ؓ کو جو بلایا تو وہ روئیں وَاکَرْبَالاَبِیْ ہائے میرے باپ کا درد ہائے میرے باپ کا درد تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لَیْسَ عَلٰی اَبِیْکَ الْکَرْبَ لَبَعْدِالْیَوْمْ بٹی آج تیرے باپ کے درد کا آخری دن ہے آج گھاٹ پر کشتی لگ گئی۔ آج کشتی کنارے پہنچ گئی تیئس برس کے بعد لمبے سفر کے بعد بھپری موجوں سے طیانیوں سے ٹکراتی ہوئی چٹانوں سے بچتی ہوئی آج کشتی گھاٹ پہ آ پہنچی ہے آج تیرے باپ کے دکھ کا آخری دن ہے آج کے بعد تیرے باپ کا کوئی کرب نہ رہا تو عمل مسلسل کا ثبوت تو ہے تبلیغ ڈھائی گھنٹے کا تو ثبوت ہے ہی کوئی نہیں۔ یہ تو عمل مسلسل ہے ورنہ ہم نے تو 2½ گھنٹے یا 12 گھنٹے یا 8 گھنٹے اپنی آسانی کے لیے ترتیب بنائی ہوئی ہے۔

اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلاً.

تیرے لیے مسلسل چلنا ہے۔

ہماری منزل موت پر جا کر آتی ہے اس درد کے ساتھ پھرنا اس غم کے ساتھ پھرنا جو غم لے کر ہمارا نبی پھرا ہے تب جا کر ہمیں مشابہت ہوگی جن اخلاق کے ساتھ رسول اللہ ؐ پھرتے ان اخلاق کو سیکھ کر ان اخلاق کے ساتھ چلیں گے تو پھر مشابہت ہوگی۔ جس نیت کے ساتھ ہمارا نبی چلا اس نیت کے ساتھ چلیں گے تو پھر مشابہت ہوگی ساری دنیا تک دعوت کا پیغام پہنچے اس کے لیے سرمایہ باہر سے نہیں چاہیے اندر ہے سرمایہ (زادِراہ)

﴿قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o﴾ (سورۃ یوسف آیت: ۱۰۸)

آپ ان سے کہیے کہ یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں بصیرت کے ساتھ صرف میں ہی نہیں میں اور میری امت کا بھی یہی کام ہے کہ ہم لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ نے دعوت کے کام کو راستے سے تشبیہ دی ہے سبیل راستہ دَاعِیْ اِلَی اللّٰہ کو راستے کے مسافر سے تشبیہ دی ہے اور اس راستے

Marfat.com

کی آخری منزل خود اپنی ذات کو بنایا ہے۔

تو یہ آیت ہمارے سامنے ایک خوبصورت کام کی شکل پیش کرتی ہے کہ اس راہ پر چلا ہوا مسافر منزل تک پہنچے گا وہ منزل اللہ ہے۔ اس راہ کا مسافر بڑی روشن شاہراہ پر چل رہا ہے اور اس شاہراہ کا زادِ راہ پیسہ نہیں ڈگری نہیں عہدہ نہیں سلطنت نہیں حکومت نہیں اس راستے کا جو زادِ سفر ہے زادِ راہ ہے وہ بصیرت ہے لفظِ علٰی کے ساتھ اللہ نے بصیرت کو سواری سے تشبیہ دی ہے اور سَبِیۡلِیۡ کے ساتھ اللہ نے دین کے کام کو راستے سے تشبیہ دی ہے اِلَی اللّٰہِ کے ساتھ اللہ نے اس راستے کی منزل کو بتایا ہے کہ اس راستے کی منزل کیا ہے اختتام کیا ہے۔

اس راہ پہ چلنے والے کے لیے سواری کیا چاہیے؟ اسلام آباد جانا ہے ویگن تلاش کرو کونسی ویگن جاتی ہے؟

بھائیو اور بہنو اللہ تک پہنچنا ہے پیغام حق لوگوں تک پہنچانا ہے ساری دنیا کے انسانوں تک کلمے کو پہنچانا ہے زادِ راہ کیا ہے بصیرت ہے بصیرت کہاں سے آتی ہے اندر سے اٹھتی ہے۔ بصیرت کسے کہتے ہیں؟ بے شمار معانی پر مشتمل یقین فَرَاسَتْ عِلْمْ تَقْوٰی تَوَکُّلْ وہ ہر صفت جو اس راستے کی ضرورت ہے وہ اس لفظ کے اندر پنہاں ہے اس کے اندر پوشیدہ ہے۔ ہمیں باہر سے کچھ نہیں چاہیے اس راہ کو طے کرنے کے لیے اندر کا رزادِ راہ چاہئے ان راہوں کو طے کرنے کے لیے جو یقین ہے پہلی دولت اعتماد ہے توکل ہے اللہ پر بھروسہ ہے۔ دنیا میں پیغام حق پہنچانا ہے پیسے نہیں یقین چاہئے۔ دولت نہیں ایمان چاہیے۔ حکومت نہیں توکل چاہیے۔

حضرت علیؓ کی بات سنو!

﴿مَنْ اِعْتَمَدَ عَلٰی مَالِہٖ فَقَدْ قَلَّ.﴾

﴿مَنْ اِعْتَمَدَ عَلٰی سُلْطَانِہٖ فَقَدْ ضَلَّ.﴾

﴿مَنْ اِعْتَمَدَ عَلٰی عِلْمِہٖ فَقَدْ ضَلَّ.﴾

﴿مَنْ اِعْتَمَدَ عَلٰی عَقْلِہٖ فَقَدْ اخِلَّ.﴾

﴿مَنْ اِعْتَمَدَ عَلَی اللّٰہِ فَلاَ قَلَّ وَلاَ ضِلَّ وَلاَ اِضَلَّ.﴾

Marfat.com

جو کہتا ہے پیسے سے کام بنتے ہیں اس کے کام کبھی نہ بنے اس کا پیسہ کم ہو۔
جو کہتا ہے سلطنت سے کام بنے وہ جس نے سلطنت پہ بھروسہ کیا وہ ذلیل وخوار ہوا۔
جو کہتا ہے میرا علم قابل اعتماد ہے وہ گمراہ ہوا
اور جس نے اپنی عقل پہ بھروسہ کیا وہ بے عقل ہوا
اور جس نے کہا کہ میرا اللہ میرے لیے کافی ہے

﴿ كَفٰى بِااللّٰهِ وَكِيلاً. ﴾
﴿ كَفٰى بِااللّٰهِ شَهِيداً. ﴾
﴿ كَفٰى بِااللّٰهِ رَقِيبًا. ﴾
﴿ كَفٰى بِااللّٰهِ حَسِيبًا. ﴾
﴿ كَفٰى بِااللّٰهِ وَلِيًّا. ﴾
﴿ كَفٰى بِااللّٰه نَصيرًا. ﴾
﴿ كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيَاوَّ نَصِيْرًا. ﴾
﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ. ﴾
﴿ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهو السَّمِيْعُ الْعَلِيْمo ﴾

جس نے کہا میرا اللہ کافی ہے نہ اس کا پیسہ کم ہوگا نہ وہ ذلیل ہوگا نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ اس کی عقل ماری جائے گی۔

ہمارا کام ہے ساری دنیا میں اسلام پھیلانا۔ اس کے لیے کیا چاہیے؟ پیسہ نہیں کیا چاہیے یقین اعتماد ایمان توکل۔ پر مشکل یہ ہے کہ یقین کا سودا بازار میں بہت تھوڑا ہے۔ بازار میں یہ سودا ہے ہی بڑا تھوڑا ہے۔ ابن ابی الدنیا ؒ نے اپنی کتاب کتاب التوکل میں ایک روایت نقل کی ہے اثر ہے صحابی کا قول ہے لیکن مضمون سے یہ خوشبو آتی ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ سے سنا ہوگا لیکن روایت متصل نہیں ہے اس لیے صحابیؓ کا قول۔ مَا نُزِّلَ مِنَ السَّمَآءِ شَيْئٌ اَقَلَّ مِنَ الْيَقِيْنِ ۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے یقین کا خزانہ بہت تھوڑا اتارا ہے منڈی میں جو چیز زیادہ ہو جائے اس کی قیمت گھٹ جاتی ہے اور جو چیز کم ہو اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔

اس کی راہ کی پہلی دولت یقین ہے توکل ہے اس کی ذات پر نظر ہوا اس کے خزانوں پر نظر ہو مخلوق سے نظر ہٹ جائے اللہ کی طاقت پر نظر ہو مخلوق مچھر کا پر نظر آئے دھوکے کا گھر نظر آئے۔ مکڑی کا جالا نظر آئے بے بس اور بے حیثیت نظر آئے دنیا فانی نظر آئی مٹتی ہوئی نظر آئے پانی کا بلبلا نظر آئے۔ بے قیمت نظر آئے بے حیثیت نظر آئے۔

اللہ کا تعارف

اللہ سب کچھ اللہ کا سب کچھ زمین و آسمان کا اکیلا بادشاہ عرش و فرش کا اکیلا بادشاہ مشرق و مغرب کا اکیلا شہنشاہ شمال و جنوب کا اکیلا شہنشاہ

وہ اللہ جس کی ذات کی حد نہیں۔
وہ اللہ جس کے خزانوں کی حد نہیں۔
وہ اللہ جس کے علم کی حد نہیں۔
وہ اللہ جس کے کبریائی کی حد نہیں۔
وہ اللہ جس کے جبروت کی حد نہیں۔
وہ اللہ جس کی وہ اللہ جس کی ہیبت کی حد نہیں۔
وہ اللہ جس کے سلطان کی حد نہیں۔
وہ اللہ جس کے جس کے لشکروں کی حد نہیں۔
وہ اللہ جس کی طاقت کی حد نہیں۔
وہ اللہ جس کی قدرت کی حد نہیں۔
وہ اللہ جس کی قوت کی حد نہیں۔

وہ اللہ جو اپنی ذات میں بے مثال اپنی صفات میں بے مثال۔ وہ اللہ اپنی ذات میں باکمال اور اپنی صفات میں باکمال۔ وہ اللہ اپنی ذات میں لامحدود اور پنی صفات میں لامحدود۔ وہ اللہ زمان سے پاک مکان سے پاک قیود و حدود سے پاک مشرق و مغرب سے

Marfat.com

پاک شمال و جنوب سے پاک وہ بیوی سے پاک بچوں سے پاک وہ کھانے سے پاک پینے سے پاک وہ ساتھی سے پاک وہ اونگھنے سے پاک سونے سے پاک وہ تھکن سے پاک وہ غفلت سے پاک وہ ظلم سے پاک وہ جہل سے پاک وہ ہر چیز سے پاک ذات

﴿ لا تاه العیون. وَلا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ. لا یَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنُ. ﴾

آنکھ اسے نہ دیکھ سکے۔ خیالات سے بھی آگے۔ کوئی اس کی تعریف نہ کر سکے)

سمندروں کو سیاہی بناؤ۔ فلموڈا اور فلپائن کے پاس بحرالکاہل گیارہ گیارہ کلومیٹر گہرا ہے۔

اب لاؤ بھائی لاؤ۔

ادیب آؤ خطیب آؤ فصیح آؤ بلیغ آؤ شاعر آؤ مصنف آؤ سارے آؤ اول بھی آؤ آخر بھی آؤ انسان بھی آؤ جن بھی آؤ ملائکہ بھی بشر بھی حشر بھی سب کے سب حشرات بھی لاؤ جبرائیل بھی لاؤ میکائیل بھی لاؤ عزرائیل بھی اتارو اور اسرافیل بھی اتارو اور عرش کے فرشتے بھی اُتارو اور آسمان کے فرشتے بھی اتارا اور انسانوں کو بھی بٹھاؤ ہر ایک کے ہاتھ میں دھرتی کے سینے کی چوڑائی کے اوراق پکڑاؤ اور تقدیر کی لمبائی کا قلم کا پکڑاؤ اور پھر ہر ایک کو اللہ کہے لکھو اللہ پاک کی تعریف لکھو اور اللہ جل شانہ اپنے علم کا فیضان بھی عام کر دے اور ہر ایک نے لکھا میں نے لکھا آپ نے لکھا اس نے لکھا ہر لکھا پہلے سے خوبصورت ہر جملہ پہلے سے خوبصورت ہر لفظ پہلے سے حسین ہر جملہ پہلے سے حسین ہر تعبیر پہلے سے حسین ہر پیرا گراف نئے خوبصورت رنگ میں ہوا اور پھر لکھنے والے آدمؑ بھی ہوں نوحؑ بھی ہوں خلیل اللہؑ بھی ہوں حبیب اللہؐ بھی ہوں جن پر فصاحت کی انتہاء بلاغت کی بھی انتہا آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی لکھ رہے ہیں آج جبرائیل بھی لکھ رہا ہے میکائیل بھی لکھ رہا ہے اسرافیل بھی لکھ رہا ہے اور عزرائیل بھی لکھ رہا ہے عرش کے فرشتے بھی لکھ رہے ہیں اور سارے مؤمن اور کافر لکھ رہے ہیں لکھتے جاؤ لکھتے جاؤ۔ ایک دن آئے گا

﴿ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا. ﴾

(سورۃ الکہف آیت:۱۰۹)

بحرالکاہل کی تہہ نظر آ جائے گی پر تیرے رب کی تعریف کی تہہ نہیں نظر آ سکتی

Marfat.com

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ.﴾

وہ خالق وہ مالک ہے سب اس کی مخلوق ہیں بڑے زمانے کے بعد اچانک ایک روایت سامنے آئی اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا اللہ کا فرشتہ ایسا ہے ایک نہیں ایسے کئی فرشتے ہیں کہ وہ ایک فرشتہ اپنا انگوٹھا آگے کر دے اور ساتوں سمندر اس کے انگوٹھے پر انڈھیل دیئے جائیں تو ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرے۔ اس کا نام ہے صَدْلُقَنْ.

یہ فرشتہ اپنی قد وقامت میں کیسا ہوگا؟

اور اس فرشتے کو بنانے والا خالق کیسا ہوگا؟

ہمارا زادِ راہ اللہ پر یقین اللہ کے خزانوں پر نظریہ ہمیں عَلٰى بَصِيْرَةٍ ہمیں یہ راستے بصیرت کے ساتھ طے کرنے ہیں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں۔ اس کام کے لیے کتنا پیسہ چاہیے؟

نہیں پیسہ نہیں چاہیے یقین بناؤ۔ یقین کیسے آئے گا اللہ کا ذکر کرتے کرتے ہم دیوانے ہو جائیں سوئے ہوں پھر بھی اللہ منہ سے نکلے بوٹی بوٹی سے رگ رگ سے اللہ اللہ کی پکار سنائی دے خون میں اور جسم کے ذرات میں اللہ سرایت کر جائے اس طرح اللہ کی قدرت اور کبریائی کا تذکرہ کیا جائے اتنے بڑے نظام کائنات کو بنا کر نہ تھکا چلا کر نہ تھکا اتنی نعمتیں دے کر نہ تھکا۔

اللہ کی مخلوقات

پیدا ہونے والے الگ	مرنے والے الگ
نطفے سے بچہ بننے والے الگ	انسانوں کا نظام الگ
کلیوں کا نظام الگ	پھولوں کا نظام الگ
پتیوں کا نظام الگ	خوشوں کا نظام الگ
پھلوں کا نظام الگ	رس بھرنے کا نظام الگ
رنگ بھرنے کا نظام الگ	مچھر بنانے کا نظام الگ

Marfat.com

مکھی بنانے کا نظام الگ — شہد بنانے کا نظام الگ
مچھلی بنانے کی قدرت الگ — سوج نکالنے کی قدرت الگ
چاند کو چمکانے کا نظام الگ — ستاروں کی رونق کا نظام الگ
ہواؤں کا نظام الگ — برگ و بہار کا نظام الگ
بارش کا نظام الگ — زمین پہ چلنے کا نظام الگ
پہاڑوں پر برف کے گرنے کا نظام الگ' پگھلنے کا نظام الگ
پتھروں میں سفید رگوں کا نظام الگ
ہیرے موتی جواہرات موتی — ہر ایک کا نظام الگ
کڑوے پانی کا نظام الگ — میٹھے پانی کا نظام الگ
زمین کی تہہ میں چلنے والوں کا نظام الگ
پانی میں رہنے والوں کا نظام الگ
اُڑنے والوں کا نظام الگ — جھپٹنے والوں کا نظام الگ
بے حرز جانورں کا نظام الگ — اور خونخوار جانوروں کا نظام الگ
بکریوں کا نظام الگ — بھیڑیوں کا نظام الگ
چیتے کا نظام الگ — ہرن کا مقام الگ
شیر کا نظام الگ — ہاتھیوں کا نظام الگ
شیر کی الگ شکل بنائی — ہاتھی کی الگ شکل بنائی
ہرن کی الگ شکل بنائی — چیتے کی الگ شکل بنائی
مچھر کی الگ شکل بنائی — مکھیوں کی الگ شکل بنائی
پروانے کی شکل الگ بنائی — پتنگے کی شکل الگ بنائی

مور کو الگ رنگ دو ایک ایک پر میں ہزار ہزار رنگ بھرو نئی نویلی شکل بناؤ سر پہ تاج سجاؤ اور خوبصورت پروں کا ایک جال بناؤ یہ نظام اس کا الگ زمین پر پیدا ہونے والے پھل ان کا نظام الگ درختوں سے لٹکنے والے پھلوں کا نظام الگ زیر زمین پیدا ہونے والوں کا نظام الگ ان کے رنگ الگ ذائقے الگ گاجر کو سرخ رنگ دو

مولی کو سفید رنگ دو   آم کو سبز رنگ دو پھر پیلا رنگ دو
کسی کے بیج اندر ڈالو   اور کسی کے بیج بکھیر دو
کسی میں ایک بیج رکھو اور کسی میں دس بیج رکھو اور کسی میں ہزاروں بیج رکھو
کسی کے اندر سفیدی بھرو   کسی کے اندر سرخی بھرو
کسی کو میٹھا کرو   کسی کو کڑوا کرو
کسی کو ترش کرو   کسی کو نمکین کرو

اس کے اندر پانی بھر اور اسے پچاس فٹ اونچا ناریل پر لگا دو اور پھل پیدا کہیں ہو رہا ہے اس کا کھانے والا کہیں اور دوسرے ملک میں بیٹھا ہوا ہے ہر ایک کا مقدر اس کے منہ تک پہنچ رہا ہے میرا رب وہ ہے جو ان سارے نظاموں میں ایک پل کے لیے بھی خطا نہیں کھاتا ہم ایک ٹرین میں سفر کر رہے تھے ایک پٹھان فیملی ساتھ میں تھی میں ان خاں صاحب کو دعوت دے رہا تھا اس کا بیٹا اوپر سویا ہوا تھا تو اچانک اس کا بیٹا اوپر سے دھڑم نیچے گرا قریب تھا کہ میری ٹانگیں ٹوٹ جاتیں خاں صاحب نے پہلے بیٹے کو ڈانٹا او خوچہ پاگل ہو گیا ہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے مولوی صاحب آپ کی کو خوچہ بڑی تکلیف ہوئی ہو گی اور فوراً اپنا بیگ کھولا اور اس میں خرمانیاں نکالیں او خوچہ تم یہ کھاؤ' میں نے کہا خاں صاحب یہ خرمانیاں میری قسمت کی تھیں تم کنجوسی کر رہے تھے اور مجھے کھلا نہیں رہے تھے اس لیے اللہ نے تیرے بیٹے کو ایک دم نیچے گرا دیا اور تم نے فوراً خرمانیاں مجھے کھلا دیں یہ دیکھو میں جو کھا رہا ہوں ان پر میرا نام لکھا ہوا تھا اگر تم پہلے کھلا دیتے سخاوت کرتے تو تیرا بیٹا نیچے نہ گرتا۔ کابل سے ایک عورت نے بنایا خرماد ہاں سے ایک خان چلا ٹرین پہ بیٹھا ادھر سے طارق جمیل کو چڑھایا سامنے بٹھایا تا کہ کھلا دے جب اس نے بخل کیا اور میرا رزق مجھے نہیں کھلایا تو اس کے بیٹے کو نیچے گرا دیا۔

توکل علی اللہ

وہ رَب ہے رب ہے یہ ہمارا زادِ راہ ہے یقین بناؤ ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا﴾ (سورۃ الفرقان آیت:۵۸) اس رب پہ یقین کرو جو زندہ ہے مرتا نہیں عَلیٰ بَصِیرَۃٍ ہماری سواری جاری ہے کیا؟ یقین ہماری سواری ہے۔ عبارات ہماری سواری ہیں سارے عالم کو اللہ سے جوڑنا ہے تو پہلے اپنی نماز کے ذریعے اللہ جل شانہ سے جڑنا تو سیکھو نماز ہمارا زادِ راہ ہے کونسی نماز؟ جو ہم پڑھتے ہیں وہ نہیں کونسی نماز؟ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (سورہ طٰہٰ)

مبلغ اسلام کا پہلا زیور اور پہلا سامان یقین دوسرا سامان اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ موسیٰ کو فرمایا گیا نماز میری یاد والی ہونی چاہیے۔ جب تو اللہ اکبر کہدے تو پھر کوئی تیسرا نہ آنے دینا اے موسیٰ صرف تم اور میں ہوں نماز میں۔ وہ نماز جو اللہ اکبر کے بعد اللہ کا بنادے ابن القیمؒ نے اپنی کتاب مدارج السالکین میں ارشاد فرمایا نمازی پانچ طرح کے ہیں ایک نمازی وہ ہے جو نماز میں سستی کرتا ہے یہ مُعَقَبْ جہنم میں جائے گا کبھی پڑھتا ہے کبھی نہیں پڑھتا یہ جہنمی ہے۔ ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾ (سورۃ الماعون آیت ۴،۵) جو نمازوں میں سستی کرتے ہیں ان کے لیے ویل ہے اور ویل کی ایک تفسیر یہ ہے کہ یہ جہنم کی ایک وادی ہے جس کا ایک ایک بچھو خچر کے برابر بڑا ہے جب وہ ایک مرتبہ ڈستا ہے تو آدمی چالیس سال تک تڑپتا ہے یہ سستی کرنے والوں کا انجام ہے تو جو بے نمازی ہے وہ کہاں جائے گا۔

2: دوسری قسم نمازی کی مُوَاظِبْ جو پانچ وقت نماز پڑھتا ہے با قاعدہ با جماعت لیکن کسی ایک نماز میں بھی اسے اللہ کا دھیان نہیں آتا یہ کون ہے مُحَاسَبْ اس کی کان کھچائی ہوگی ڈانٹ ڈپٹ ہوگی کیوں؟ میں آپ کی طرف دیکھوں اور متوجہ ہوں اور آپ

Marfat.com

کھڑکیاں دیکھنا شروع کر دیں تو مجھے تکلیف تو ہو گی۔ توجہ ہٹ گئی یہ بے ادبی ہے مولانا جمشید صاحب کے پاس ہم بہت محتاط ہو کر بیٹھتے تھے کیونکہ اگر کسی لڑکے کی توجہ دوسری طرف چلی جاتی تو فوراً اسے کان پکڑا دیتے۔ فرماتے تھے کہ جدھر آدمی کی نظر جاتی ہے اُدھر ہی توجہ چلی جاتی ہے کتاب سامنے کھلی ہوئی ہے اور تم باہر دیکھ رہے ہو؟ بے ادب ہو یہ علم کی بھی ادبی ہے اور استاد کی بھی بے ادبی ہے جب اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر توجہ دوسری طرف ہو تو یہ کتنی بڑی بے ادبی ہے پچاس سال میں جسے ایک سجدہ یاد اللہ والا نصیب نہ ہو یہ کیسے دین کے فکر والے ہیں؟ یہ کیسے مسلمان ہیں؟ یہ کیسے نمازی ہیں؟ تو ان کی ڈانٹ ڈپٹ ہو گی عذاب نہیں ہو گا۔

3: تیسرے درجے کا نمازی جو کوشش کرتا ہے اللہ کی طرف توجہ کرنے کی اور کبھی توجہ اللہ کی طرف اور کبھی گھر یا دکان کی طرف تو اس کو اللہ تینتیس نمبر پر پاس کر دے گا رعایتی پاس کہ چلو کوشش تو کرتا رہا ہے۔

4: چوتھے درجے کا نمازی وہ ہے جو اللہ اکبر کہتا ہے تو پھر سب سے کٹ جاتا ہے اور صرف اللہ کا ہو جاتا ہے اور اللہ میں کھو جاتا ہے یہ ہے ماجور یہ وہ ہے جسے اجر ملے گا یہ وہ نماز ہے جس سے فیصلے بدلیں گے نظام بدلے۔

5: پانچویں درجے کا نمازی وہ ہے کہ جب وہ نماز میں اللہ اکبر کہہ کر داخل ہوتا ہے تو نماز اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے۔ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ پانچویں درجے کی نیت سے ہم کمر بستہ ہونگے تو پھر شاید تیسرے درجے پہ پہنچ پائیں۔

تو بھائیو اور بہنو! یہ ہمارا زادِ راہ ہے تبلیغ کرنے والوں کا زادِ راہ کونسی نماز؟

یاد اللہ

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي.

جو ہمیں اللہ جل شانہ سے جوڑ دے وہ نماز

میں جب کالج میں پڑھتا تھا تو نعیم الدین ایک بنگلہ دیشی ساتھی تھا ہم کئی مرتبہ

Marfat.com

اس سے ناراض ہوئے اور کبھی اس کی بات کو ہم نے غور سے نہیں سنا تھا ایک دن میں نے گزرتے گزرتے اس کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ بھائیو اور بہنو اس کی نماز نے مجھ پر وہ اثر کیا جو ہزاروں خطاب نہیں کر سکتے تھے۔ چونکہ میں نے زندگی میں کبھی کسی کو ایسی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہی نہیں تھا تو میں ایسے اس کو حیرت سے دیکھتا رہا دیکھتا رہا۔ کہ اس کو کیا ہو گیا ہے؟ لگتا تھا ابھی مرا ابھی مرا یہ پہلا اثر تھا جو مجھ پر ہوا تبلیغ کا تو میرے بھائیو بہنو اللہ کی راہ کا بہت بڑا زاد نماز ہے اور موسیٰ نے کہا تھا۔

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ o لِيْ اَمْرِيْ o وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ.﴾ (سورۃ طٰہٰ آیت ۲۵ تا ۲۸)

اے اللہ میرا سینہ تو کھول اس سبیل دعوت الی اللہ کا جو اگلا زادِ راہ ہے وہ علم ہے اور ایک بات اور بھی کہیں۔ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ یا اللہ میرا ایک ساتھی بھی بنا دے میری جماعت بنا دے بھائی میرا ہارون کیوں؟ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا. (سورۃ طٰہٰ آیت ۳۳ تا ۳۵)

یا اللہ ہم مل کر ذکر کریں گے تجھے یاد کریں گے اور کثرت سے کریں گے تو دعوت الی اللہ کا زاد جو ہے وہ علم ہے اور ذکر ہے علم کے بغیر بھی کبھی کوئی کام ہوا علم کے بغیر بھی کبھی کوئی سلسلہ چلا بغیر بھی کبھی کوئی دین کا کام ہوا علم کے بغیر بھی کبھی کوئی دین کا شعبہ چلا ہے تَعَلَّمْنَا الْاِيْمَانَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ.

یہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کا قول ہے پہلے ہم نے ایمان سیکھا پھر ہم نے قرآن سیکھا پہلے ہم نے وہ قرآن سیکھا جو ایمانات کا بتاتا ہے ایمان کو کھولتا ہے آخرت کو کھولتا ہے جنت جہنم توحید رسالت کو کھولتا ہے پھر ہم نے قرآن کا وہ حصہ سیکھا جو احکام بتاتا ہے حلال بتاتا ہے حرام بتاتا ہے جائز بتاتا ہے ناجائز کو بتاتا ہے۔ تو مکی سورتیں ایمانیات سے بھرپور ہیں اور مدنی سورتیں احکام سے بھرپور ہیں سورۂ بقرہ میں ایک ہزار حکم نازل ہوا اس لیے تو حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں میں نے تین سال میں سورۂ بقرہ سیکھی پہلے ایمان سیکھا وہ بھی علم کے ساتھ ہے ایمان کا علم ایمان کی صفات یقین کا علم توحید۔ رسالت۔ جنت جہنم سنتا سناتا بڑھتے گئے بڑھتے گئے پھر ایمان نے کھینچا عمل کو اور عمل نے کھینچا علم کو علم اور عمل آپس

Marfat.com

میں جڑتے چلے گئے یہ صفات جس کے اندر پیدا ہو گئیں اس کے لیے تبلیغ کی شاہراہ روشن ہوتی چلی جائے گی دین کی راہیں کھلتی چلی جائیں گیں یہ تیری چیز ہے زادِراہ کے طور پرعِلْم علم کا ذوق ہو۔علم حاصل کرنے کا مخصوص عمر کے ساتھ ہے پھر ایک عمر آ جاتی ہے جب یہ طریقہ کارگر نہیں ہوتا تو پھر طلب علم میں کیا کیا جائے اس کا حل بتایا۔

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ○(سورۃ انبیاء آیت ۷)

اہل علم سے پوچھ پوچھ کر علم حاصل کرو۔یہ حصول علم کا وہ طریقہ ہے جس سے ہر آدمی اپنی ضرورت کی چیزیں بآسانی سیکھ سکتا ہے یہ صحابہ کرامؓ والا طریقہ ہے کہ ایک بات سمجھ نہیں آ رہی تو پوچھنے کے لیےجا رہا ہے ایک مسئلہ اٹک گیا حل نہیں ہو رہا تو پوچھنے کے لیے جا رہا ہے یہ ہر عمر میں سیکھا جا سکتا ہے یہ زندگی کے ہر موڑ پر سیکھا جا سکتا ہے مفتی ممتاز صاحب جامعہ اشرفیہ کے ہمارا امتحان لینے کے لیے آیا کرتے تھے ایک دن مجھ سے خود فرمانے لگے ہمیں تو طلاق کے مسئلے یاد رہ گئے ہیں اور میراث کے مسئلے چونکہ پوچھنے والے صرف یہی مسائل پوچھنے کے لیے آیا کرتے تھے۔عبادات کے مسائل تو ہمیں تبلیغ والوں نے یاد دلائے ہیں کہ انہوں نے آ کر پوچھنا شروع کیا نماز کا زکوٰۃ کا حج کا عبادات کا تو پھر ہم نے کتابیں اُٹھا اُٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔تو ہمارا علم تبلیغ والوں نے مستحضر کر دیا۔

اور علماء کو متوجہ کرنے کا واحد ذریعہ ہی یہی ہے کہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے سامنے اپنی ضرورت رکھی جائے یہ کوئی پالیسی نہیں ہے۔یہ ہماری ضرورت ہے۔

حضرت موسیٰ کا علمی سفر

حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں علم کی انتہا پر ہیں کلیم اللہ ہیں صاحب کتاب ہیں۔ان کو اتنی بات معلوم ہوئی کہ ایک آدمی مجھ سے زیادہ جانتا ہے وہ اللہ سے عرض کرنے لگے مجھے بتا میں اس کے پاس جا کر اس سے علم حاصل کروں گا۔اللہ نے کہا ٹھیک ہے ایک مچھلی لے لے اور اسے تل لے یہ مچھلی جہاں زندہ ہو کر پانی کے اندر چھلانگ مار دے گی وہ بندہ وہاں رہتا ہے۔

Marfat.com

اب موسیٰ ؑ نے یوشع کو ساتھ لیا۔ کہاں جارہے ہو؟ طلبِ علم کے لیے تعلیمی سفر حضرت موسیٰ ؑ کا تعلیمی سفر دو سپاروں میں ہے اور تبلیغی سفر چھبیس 26 سپاروں میں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کا تبلیغی سفر۔ اِذهَبْ اِلیٰ فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طغیٰ اور تعلیمی سفر سپارہ نمبر 15 کے آخر سے شروع ہوتا ہے اور سولہویں سپارے میں جا کر ختم ہوتا ہے تو حضرت موسیٰ ؑ فرمانے لگے اے یوشع میں تو چلوں گا چاہے چلتے چلتے مر نہ جاؤں میں تو اس سے علم حاصل کروں گا۔ یہ ہے طلب۔ اور جس سے سیکھنے جارہے ہیں وہ نبی نہیں ہے کم درجے کا انسان ہے۔ ان کے بارے میں صریح قول علماء کا یہ ہے کہ وہ نبی نہیں ہیں کچھ علماء کا خیال ہے کہ نبی ہیں بہر حال حقیقت اللہ ہی جانتا ہے۔ لیکن یہ بات تو طے ہے کہ موسیٰ ؑ کا مرتبہ اور مقام حضرت خضر علیہ السلام سے بلند ہے چلتے چلتے مچھلی اچھل گئی موسیٰ سوئے ہوئے تھے اور یوشع دیکھ رہے تھے چوبیس گھنٹے کا سفر آگے کر لیا۔

حضرت موسیٰ ؑ کو بھوک لگی فرمایا اٰتِنَا غَدَاءَ انا روٹی لاؤ ان کو یاد آیا او ہو۔ وہ مچھلی تو وہاں رہ گئی ﴿اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ ۥ وَمَا اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ۝﴾ (سورة الکہف آیت: ۶۳)

ارے تیرا بھلا ہو جائے۔ ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ۔ (سورة الکہف آیت ۶۴)

ہم نے وہیں تو جانا تھا۔

واپس آئے واپسی کے لیے چوبیس گھنٹے کا سفر کیا۔ چوبیس گھنٹے کا سفر آگے کر لیا تھا وہاں جا کر بھوک لگی اور چوبیس گھنٹے مزید سفر کیا تو بھوک کی آگ جو تھی وہ بھڑک اٹھی۔ حضرت خضر کے پاس پہنچے تو وہ چادر لے کر سوئے ہوئے تھے۔

ان کو جا کر سلام کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ تو انہوں نے بے رخی کا مظاہرہ کیا اَنّٰی بِاَرْضِکَ السَّلَامَ یہ کون آ گیا سلام کرنے والا مجھے آپ اندازہ کریں موسیٰ ؑ علیہ السلام کا کیا حال ہوا ہوگا؟ اس بے رخی پر اور اپنے سر سے چادر نہیں ہٹائی۔ اسی طرح پوچھا کون ہے بھئی؟ کہا جی موسیٰ ہوں کہا نبی اسرائیل والا۔ کہا جی ہاں۔ پھر سر سے چادر ہٹائی اور بولے جی فرمایئے کیا کہنا ہے؟

Marfat.com

موسیٰؑ کہنے لگے هَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۔
(سورۃ الکہف آیت ۶۶)

یہاں کامل سپردگی ہے کہ میں آپ کی شاگردی میں آنا چاہتا ہوں پوری طرح غلامی میں آنا چاہتا ہوں ۔پس آپ مجھے سکھادیں ۔آگے سے جواب پہلے سے بھی سخت ملا ۔

قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۔ (سورۃ الکہف آیت ۶۷)

اے جا جا بڑا آیا سیکھنے والا ۔

صرف یہ نہیں بلکہ آگے ایک اور بات سنادی وَ کَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَالَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ○

تجھے آتا جاتا تو کچھ ہے ہی نہیں سیکھے گا کیا؟

کسی علم والے سے کہدو ناں کہ تو جاہل ہے پھر دیکھو وہ تمہارا کیا حشر کرتا ہے میرا اپنا ایک ساتھی تھا ۔مجھ سے بھی ایک سال جونیئر تھا ۔ایک سال پیچھے تھا ۔میں نے مذاق میں کہدیا کہ تو جاہل ہے اس نے ایک ہفتہ بھر مجھ سے بات ہی نہیں کی ۔پھر میں نے اس سے معافی مانگی اور کہا تو تو بڑا اعلامہ ہے پھر وہ راضی ہوا ۔حالانکہ کیا ہم اور کیا ہمارا علم ۔کہتے ہیں کیا پدی کیا پدی کا شوربہ ۔تو اتنے بڑے نبی کو خضر علیہ السلام نے کہدیا تو صبر کیسے کرے گا تجھے کچھ آتا جاتا تو ہے نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جواب سنو ۔سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِیْ لَکَ اَمْرًا ۔ (سورۃ الکہف آیت:۶۹) کہا میں بالکل آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا ۔میں بالکل آپ کا غلام بن کر آپ کے ساتھ رہوں گا ہاں بھائیو اور بہنو!

یہ ذوق بھی پیدا کرنے ہیں

ہم صحابہ والا طرز تعلم زندہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہر آدمی سیکھ سکے علماء سے پوچھیں جاکر مفتی حضرات سے پوچھیں جاکر زندگی کی ہر ہر ترتیب میں علماء سے رابطہ رکھیں خضر علیہ السلام بولے اچھا فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰٓی اُحْدِثَ لَکَ مِنْهُ ذِکْرًا ۔
(سورۃ الکہف آیت ۷۰)

شاگرد بنالیا مگر چاندی لگادی ۔اچھا سنو ۔مجھ سے سوال کوئی نہیں کرنا جب تک میں نہ بتاؤں بولنا نہیں کہا جی اچھا ٹھیک ہے ۔کہا چلو پھر چل پڑے فَانْطَلَقَا دونوں چل پڑے میں اپنے مدرسے کے طلباء سے کہا کرتا ہوں کہ علم صرف بیٹھ کر ہی نہ حاصل کیا کرو بلکہ

چل پھر کر بھی علم حاصل کیا کرو یہ بھی علم کا ایک حصہ اگر بیٹھ کر سیکھتے تو آتافا نُجلَسا دونوں بیٹھ گئے۔ بیٹھے نہیں بلکہ دونوں چل پڑے فَانطَلَقَا۔

میں نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ شدید بھوک لگی ہوئی تھی حضرت خضر نے روٹی بھی نہیں پوچھی۔ کہا شاگردی کرنی ہے تو پھر چل۔ جبھی تو آخر میں جا کر بول پڑے اللہ کے بندے چار پیسے ہی لے لیتا میں روٹی تو کھالیتا۔ تو معلوم ہوا کہ نقل وحرکت بھی حصول علم کا ایک ذریعہ ہے۔ نقل وحرکت سے بھی علم کے در کھلتے ہیں لیکن ہم نے چونکہ سکول وکالج میں بیٹھ کر علم حاصل کرنا سیکھا ہے مدرسے میں بیٹھ کر علم حاصل کرنا سیکھا ہے اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ شاید بیٹھنے کے علاوہ حصول علم کا کوئی اور ذریعہ ہی نہیں۔

تو دونوں چل پڑے آگے جا کر کشتی توڑ دی۔ موسیٰؑ بول پڑے۔ خضر نے کہا اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا (سورۃ الکھف آیت ۷۲) میں نے پہلے ہی کہا تھا تو صبر نہیں کر سکے گا۔

موسیٰؑ بولے لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ۔ (سورۃ الکھف آیت ۷۳) استاد جی غلطی ہوگئی معافی دے دو۔ یہاں خضر کی ڈانٹ اور تیز ہوگئی ہے اور موسیٰؑ کی تواضع اور بڑھ گئی ہے معاف کر دیں کلیم اللہ کہہ رہے ہیں۔ آگے چلے تو بچے کو پھڑکا دیا۔ موسیٰؑ نہ رہ سکے اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّۃً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُکْرًاo (سورۃ الکھف آیت ۷۴)

اوئے یہ کیا کیا؟

تو خضر علیہ السلام کی ڈانٹ اور تیز ہوگئی۔ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ میں تو پہلے ہی کہتا تھا حضرت موسیٰؑ پھر بولے اگر میں آئندہ شرط پوری نہ کروں تو مجھے نکال دینا۔ کیسا مسکنت ہے۔ تو پھر چل پڑے۔

موسیٰؑ پھر بول پڑے اللہ کے بندے انہوں نے روٹی نہیں کھلائی اور تو نے دیوار بنا دی؟ کہنے لگے ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ جا تیری میری راہیں جدا ہیں۔ ہمارے اندر دین کی طلب ہونی چاہیے علم کا ذوق ہونا چاہیے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بڑی عمر میں کتابیں اٹھا کر پڑھنا شروع کر دو۔ ہر کوئی کتابوں سے استفادے کے قابل نہیں ہوتا۔ صحابی والا طرز اختیار کرو علماء کرام سے پوچھنے جاؤ۔ جو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے یہ ہمارے کام کا

حصہ ہے اور جب دونوں جدا ہونے لگے ناں تو پھر موسیٰؑ سے ایک بات کہی کہ تو نے مجھے تو طعنہ دیا کہ تو نے کشتی توڑ دی ہمیں مروانا تھا؟ جب تیری ماں نے تجھے صندوق میں رکھ کر بہایا تھا تو اس وقت موت نہیں نظر آ رہی تھی؟ وہ بھی اللہ کا حکم تھا یہ بھی اللہ کا حکم تھا۔ مجھے تو تو نے طعنہ دیا کہ بچہ مار دیا ہے اب ذرا مجھے پتا کہ تو نے جو مصری مکا مار کر مار دیا تھا وہ کیا تھا۔

فَوَكَزَهُ مُوسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ. (سورۃ القصص آیت ۱۵)

وہ بھی اللہ کا نظام تھا۔ یہ بھی اللہ کا نظام ہے۔

مجھے تو نے طعنہ دیا کہ دیوار سیدھی کر دی پیسے نہیں لیے تو تو نے جو وہ شعیب کی بکریوں کو پانی پلایا تھا۔ تو پہلے ان سے روٹی مانگتا پھر ان کو پانی پلاتا بھوک تو تجھے وہاں بھی بڑی شدید لگی ہوئی تھی۔ اس وقت تو نے بھی مزدوری نہیں لی تھی وہ بھی اللہ کا امر تھا یہ بھی اللہ کا امر ہے۔ تو حضرت موسیٰؑ نے اگلی صفت کیا بیان کی کہ میں اور یوشع ہم دونوں مل کر جائیں گے اور اللہ اکبر تیرا ذکر کریں گے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اللہ کا ذکر ہماری زبانوں پر جاری ہو جائے۔ ہر وقت ہر آن ہر گھڑی۔ اُسی کی یاد میں اُٹھے اسی کی یاد میں سوئے اسی کی یاد میں بیٹھے اس امت کے بارے میں اللہ نے پہلی آسمانی کتابوں میں کہا کہ۔

﴿ اُلْهِمُهُمُ التَّسْبِيْحَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالتَّحْمِيْدَ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ وَمَوَاطِنِهِمْ وَمُتَقَلَّبِهِمْ وَمَثْوَاهُمْ. ﴾

یہ وہ امت ہے جو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کروٹ بدلتے ہوئے پہلو بدلتے ہوئے سوتے ہوئے اور جاگتے ہوئے مجھے یاد کریں گے اور میرا نام لیں گے

اس سے اگلا زادراہ کیا ہے عَلٰى بَصِيْرَةٍ ہم نے دنیا میں اللہ کا پیغام زندہ کرنا ہے ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں۔ نائب کا کام کیا ہوتا ہے؟ نقش قدم پر چلنا اگلا زادِراہ کیا ہے اگلا سبق کیا ہے۔ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ. (حدیث مبارکہ)

اُگلا سبق اچھے اخلاق ہیں۔

میں نے ایک حدیث پہلے سنائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے یقین بہت تھوڑا زمین پر اتارا اس کا اگلا حصہ سنو۔

Marfat.com

وَمَا قُسِمَ لِلنَّاسِ شَیْئٌ اَقَلَّ مِنَ الْحِلْمِ.
اور اخلاق بہت تھوڑے تقسیم کیے۔ کیا ہوگا؟

اسلامی اخلاق

جب چیز تھوڑی ہوگئی تو اس کی قیمت بڑھ جائے گی اب یہ روزمرہ کی محنت سے اخلاق بلند نہیں ہوگا۔ محنت کو بنانا پڑے گا اگر اخلاق بلند کرنے ہیں تو۔

فرمایا بُعِثْتُ میں بھیجا گیا کس کے لیے؟ اخلاق کی تکمیل کے لیے؟ اے نبی تو توحید کی دعوت کے لیے بھیجا گیا ہے ہم نے جس رسول کو بھی بھیجا یہ مقصد دیا کہ لا الہ الا اللہ لوگوں کو سکھاؤ۔

اب یہاں نبیؐ فرما رہا ہے میں بھیجا گیا ہوں اخلاق کی تکمیل کے لیے؟ اللہ کے نبی نے توحید اور اخلاق کو برابر وزن میں تول کر دکھا دیا۔ تو میری وہ بات بھی کھل کر سامنے آ گئی کہ اللہ کے ایمان اور اخلاق بڑے تھوڑے بھیجے ہیں۔ اخلاقی صفات کی آخری حد کوئی نہیں اور اُتَمِّمَ کا لفظ بتاتا ہے کہ بڑی محنت کی ضرورت ہے تھوڑی محنت سے یہ اخلاق مکمل نہیں ہونگے تو اس راہ کی زادِ راہ ہے اچھے اخلاق۔ میری بات دھیان سے سننا میرے بھائیو اور بہنو یہ سودا بازار میں بہت تھوڑا ہے تو اللہ کے نبی نے اس کی قیمت اور بڑھا دی کیا فرمایا فرمایا جس کے اخلاق اچھے ہونگے میں جنت الفردوس میں اسے گھر لے کر دوں گا شہادت اسلام کا سب سے بڑا اعزاز ہے اور علم شہادت سے بھی بڑا اعزاز ہے عالم کے قلم کی سیاہی کا وزن شہید کے خون سے زیادہ ہے۔

عالم کے لیے جنت کا وعدہ ہے
شہید کے لیے جنت کا وعدہ ہے
دین کا کام کرنے والوں کے لیے جنت کا وعدہ ہے
مؤمن کے لیے جنت کا وعدہ ہے

ضمانت کوئی نہیں ضمانت کسی کی نہیں ضمانت حضورؐ دیتے ہیں کس کے لیے سنو۔
اَنَازَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُہٗ۔ او کما قال علیہ السلام

Marfat.com

جو اپنے اخلاق اچھے کرلے گا میں ضمانت دیتا ہوں کہ جنت الفردوس میں گھر لے کر دوں گا۔

ایک صحابی آئے اور آ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے پوچھنے لگے یارسول اللہ دین کیا ہے آپ نے فرمایا اچھے اخلاق وہ سامنے سے اُٹھ کر دائیں طرف آیا اور پوچھنے لگا یارسول اللہ دین کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اچھے اخلاق وہ اُٹھ کر بائیں طرف آیا اور پوچھا یارسول اللہ دین کیا ہے آپ نے فرمایا اچھے اخلاق وہ اُٹھ کر پیچھے آیا اور بولا یارسول اللہ دین کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پورا پیچھے مڑے اور فرمایا بھئی تو سمجھتا ہی نہیں۔ تو کب سمجھے گا؟ دین یہ ہے کہ غصے نہ ہوا کر یعنی اچھے اخلاق ایک صحابی نے پوچھا یارسول اللہ مَالاِ سْلاَمَ؟ اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا اِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنُ الْکَلاَمُ لوگوں کو کھانا کھلانا اور میٹھا بول بولنا وہ بولا اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا اَلصَّبْرُ وَ السَّخَاوَۃُ صبر کرنا اور سخاوت کرنا صبر کرنا اور معاف کرنا وہ بولا اَیُّ الاِ سْلاَمِ اَفْضَلُ سب سے بہترین اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان کی عزت محفوظ ہو آبرو محفوظ رہے وہ سب سے بڑا مسلمان ہے۔ پھر اس نے پوچھا اَیُّ الاِیْمَانِ اَفْضَلُ؟ سب سے بہترین ایمان کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حُسْنُ الْاَخْلاَقِ اچھے اخلاق سب سے بہترین ایمان ہے۔ ایک صحابی آئے کہنے لگے یارسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان کامل ہو جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حَسِّنْ خُلُقَکَ یَکْمَلُ اِیْمَانُکَ اپنے اخلاق اچھے کرلو تمہارا ایمان مکمل ہو جائے گا تو میرے بھائیو اور بہنو سو نفل پڑھنے آسان ہیں اور جو سلام نہ کرے اس کو سلام کرنا مشکل ہے اگر یقین نہ آئے تو تجربہ کر کے دیکھ لو۔ ماہِ جون کا روزہ رکھنا آسان ہے منہ پھیرنے والے کو مسکرا کر ملنا مشکل ہے ہر سال حج کرنا آسان ہے اور جس سے طبیعت کٹ جائے اس سے محبت سے ملنا مشکل ہے۔ محبتوں کو سیکھنا پڑے گا اختلاف کو کوئی نہیں مٹا سکتا اختلاف فطرت ہے اختلاف سے درخت سایہ دار بنتا ہے عربی زبان کا محاورہ ہے اِخْتَلَفَ الْضَرَسَیْنِ گھوڑے کی گردن ایک مشرق کی طرف دوسرے کا منہ مغرب کی طرف۔ لیکن یہ جدا نہیں ہیں آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ آپس میں ٹوٹ نہیں رہے رائے مختلف ہے ہمارے ظروف چھوٹے ہیں ہم اِختلاف رائے رکھنے والے سے ٹوٹ جاتے ہیں اس سے

Marfat.com

کٹ جاتے ہیں۔

اس لیے اللہ کے واسطے نبوت والے اخلاق سیکھو اسلام کا حسن تبلیغ کا حسن ایمان کا حسن ہے جھک جانا۔ مٹ جانا۔ سہہ جانا۔

ایک دوسرے پر کیچڑ نہ اُچھالو ایک دوسرے کی کمیاں نہ دیکھو ایک دوسرے کی کمی کو پی جاؤ اور خاص طور پر اس تبلیغ میں جو آپ سے پہلے چل رہے ہیں ان پر تنقید نہ کرنا ورنہ ایسے کٹو گے جیسے پتہ درخت سے کٹتا ہے عرفات کا میدان ہے اور حضورؐ کے پیچھے حضرت اسامہؓ سوار تھے جب قافلہ چلنے لگا تو حضرت اسامہؓ کو استنجے کی ضرورت ہوگئی۔ وہ گئے حضورؐ انتظار میں کھڑے رہے جب اسامہ پہنچے تو رسول اللہؐ کے پیچھے سوار ہوئے لوگوں نے دیکھا۔ اچھا یہ ہے اُسامہ آپ اتنے خوبصورت نہیں تھے رنگ بھی کالا تھا ناک چپٹی اور نقوش بھی زیادہ خوبصورت نہ تھے اپنی ماں اُم اَیمَنْ کے مشابہہ تھے تو یمن کے لوگ تھے حاجی بھی تھے صحابی بھی تھے کہنے لگے اَلِھٰذَا الاَ سْوَدِ اَخَّرَنَا اس کالے کی وجہ سے ہمیں روکے رکھا؟ حقارت کا بول بولے اس کا وبال یہ ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ سب مرتد ہو گئے۔

اور علماء نے لکھا ہے کہ اُسامہ کی حقارت کرنے کی وجہ سے یہ مرتد ہو گئے؟ جو آپ سے ایک دن بھی سینئر ہے اس کی قدر کرنا اس کا مذاق نہ اُڑانا۔ ورنہ غیبی نظام خلاف چل جائے گا۔

حضورؐ کے ساتھ شریک ہیں اور حج کر رہے ہیں اور صحابی ہیں جب مرتد ہوئے تو سارے کے سارے قتل ہوئے بغیر توبہ کے مرے صہیب ابن مکرمؓ مہاجر ابنامیہؓ کے لشکر نے اہل ان پر جا کر حملے کیے اور یہ لوگ کفر میں مرے۔ کس بات پر؟ اسامہ کی ناقدری کر دی اخلاق نبوی سیکھو یہ بڑا مشکل سبق ہے اور ہے ہی تھوڑا بازار میں بہت زیادہ پیسے لاؤ گے تو خرید سکو گے ورنہ مل ہی نہیں سکتا۔

Marfat.com

اخلاق نبویﷺ

﴿تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ. تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ. تَعْفُ عَنْ مَنْ ظَلَمَكَ.﴾

جو توڑے اس سے جڑ جاؤ۔ جو تمہیں محروم کرے اسے عطاء کرو۔ جو زیادتی کرے اسے معاف کر دو۔

جو جتنا برا بنے تم اس کے ساتھ اتنا اچھا بن کر دکھا دو اللہ کا غیبی نظام آپ کے ساتھ ہوتا چلا جائے گا۔ مسکرا کر ملو۔ خندہ پیشانی سے ملو۔ اختلاف رائے کو سہنا سیکھو۔

کیا بتاؤں؟ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اماں عائشہ صدیقہ کی باندی بڑی خوبصورت تھیں۔ حضرت عائشہؓ نے ان کی شادی کر دی مغیثؓ سے وہ بدصورت اور کالے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو آزاد کر دیا۔ قانون کے مطابق باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوتا تھا چاہے تو نکاح باقی رکھے چاہے تو طلاق لے لے۔ تو وہ جونہی آزاد ہوئی انہوں نے نکاح توڑ دیا۔ نکاح کا توڑنا تھا کہ مغیث دیوانے ہو گئے بریرہ آگے آگے اور مغیث پیچھے پیچھے مغیث بریرہ کے پیچھے پھرتا جائے اور روتا جائے آپؐ نے فرمایا دیکھو بیچارے مغیث کا کیا حال ہو گیا۔ تو حضورؐ نے بریرہ کو بلا کر فرمایا بریرہ میری ایک گزارش ہے۔ کہنے لگی کیا؟ فرمایا مغیث سے شادی کر لو۔ کہنے لگی یا رسول اللہ آپؐ کا حکم ہے؟ فرمایا حکم نہیں میری رائے ہیں کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر میں معذرت خواہ ہوں آپ کی رائے میں ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا بلکل ٹھیک ہے یہ نہیں فرمایا کہ میری گستاخی کر دی میری رائے نہیں مانی۔ بریرہؓ صحابیہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ راست اس کو رائے دے رہے ہیں اور وہ براہِ راست انکار کر رہی ہے اتنے بڑے اخلاق چاہئے اس راہ پہ چلنے کے لیے جنگ حنین میں چھ ہزار قیدی ہاتھ میں آئے بیس 20 ہزار اونٹ ہاتھ میں آئے چالیس ہزار بکریاں ہاتھ میں آئیں۔ دو لاکھ چالیس

ہزار درہم چاندی کے ہاتھ میں آئی آپؐ نے سارا مال کیا کیا؟ قربان جائیں اس شفیق کے اس عتیق کے اس رحیم کے اس رؤف الرحیم کے جسے اللہ رؤف الرحیم کہہ رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار فرمانے لگے حنین والوں کا کہ وہ آ کر معافی مانگیں اور ان کا سارا مال او رقیدی ان کو واپس کر دیں۔ جو دشمنوں کو معاف کرنے کے لیے تیار بیٹھا ہے ہم اس کے نام لیوا ہو کر اس کے امتی ہو کر ان کا کلمہ پڑھ کر آج اپنوں کو معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہو رہے ہیں کیا ہو گیا ہے؟

ہم نے ایک دوسرے کی خامیاں دیکھنا شروع کر دیں اچھائیاں دیکھنا چھوڑ دیں 1984ء میں ہم انگلستان گئے میں بیمار ہو گیا اور دو ماہ بعد جماعت واپس آ گئی بہت سی چیزیں سامنے آئیں۔ واپسی پر ہمیں اجازت تھی عمرے کی۔ واپسی پر ہم عمرہ کرتے ہوئے واپس آئے۔ پھر میں اکیلا گیا مولانا سعید خاں صاحبؒ سے ملاقات ہوئی وہ بڑی شفقت فرماتے تھے بڑی ہی محبت فرماتے تھے میری زندگی کے وہ نہایت قیمتی دن میں جو ان کے ساتھ گزرے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں آپ کو انگلستان کی کچھ کارگزاری سنانا چاہتا ہوں۔ وہاں کیسا کام ہو رہا ہے۔ فرمانے لگے کہ میں نہیں سنا کرتا۔ میں نہیں سنا کرتا۔ میں ان سے ذرا پیار اور لاڈ کرتا تھا۔ میں نے کہا میں نے ضرور آپ کو سنانی ہے فرمایا بیٹا میں نہیں سنا کرتا۔ اگر تجھے زیادہ ہی سنانے کا شوق ہے تو حضرت جی کو خط لکھ دے میں نہیں سنا کرتا۔ خیر ہم نے تو کبھی یہ رخ دیکھا ہی نہیں تھا۔ جب میں پاکستان پہنچا تو پھر انہوں نے مجھے خط لکھا۔ وہ خط حرف بحرف سنانے لگا ہوں۔

مولانا سعید خان صاحبؒ کا خط

بندہ برسہا برس کی ٹھوکریں کھانے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ اپنے ساتھیوں کی کمیاں اپنے بڑوں کو مت سنائی جائیں۔ آج کل کے بڑے اتنے بڑے نہیں ہیں کہ کسی ساتھی کی کمی کو سننے کے بعد اس سے وہی سلوک رکھیں جو اس سے پہلے رکھا کرتے تھے۔ اس لیے میں نے ساتھیوں کا نقصان ہوتے دیکھا ہے نفع اس رخ پہ نہیں دیکھا۔ تو میری تمہیں

نصیحت ہے کہ ہونٹ سی لے اور اٹھارہ برس ہو گئے میرے ہونٹ بند ہیں میں نے کبھی اپنے ساتھیوں کی برائیوں کو نہیں اچھالا۔ کبھی کسی بڑے کو جا کر نہیں بتایا۔ کبھی اپنا دفاع نہیں کیا جو اس میں حلاوت پائی ہے آہ

عشق ہے دل لگی نہیں

سینے پہ تیر کھائے جا

آگے قدم بڑھائے جا

یعنی زبان حال سے

کہہ دے کہ ہاں ستائے جا

تیرے ترکش میں جتنے ہیں چلا دے ادھر سے ایک بھی جواب نہیں آئے گا۔ اگر یہ اخلاق نہ سیکھے تو ہم ہونگے جن کے ذریعے سے تبلیغ پارہ پارہ ہو جائے گی امت برباد ہو گئی ان اخلاق کو چھوڑ کر ایک ماں کی چھاتیوں سے دودھ پینے والی دو بھائی آپس میں دست وگریبان ہو گئے چند مرلے زمین کے لیے۔

آ ایک آنگن میں کھیلنے والی بہنیں اور ایک چارپائی پہ گلے میں بانہیں ڈال کے سونے والے بھائی آج ایک دوسرے کی شکل دیکھنا گوارہ نہیں دو گز زمین پر ایک رشتے پر ایک دکان پر۔ ایک مکان؟

ایک چھاتی کا دودھ بھول گئے ایک آنگن کا کھیل بھول گئے۔ ایک برتن میں کھانا بھول گئے۔ آپس میں گلے مل کر سونا بھول گئے...... ایسی آگ لگائی ہے بد اخلاقی نے گھروں میں آگ لگ گئی بازاروں میں آگ لگ گئی مسجدوں میں آگ لگ گئی۔ کھلیانوں کی آگ تو بجھ جاتی ہے بد اخلاقی کی لگی ہوئی آگ سمندروں کے پانی سے بھی نہیں بجھتی۔ یہ ہڈیوں کو بھی جلا کے رکھ دیتی ہے نبوت کا اخلاق واحد دوا ہے واحد دواء جس سے یہ آگ بجھ سکتی ہے اپنے بھائیوں کی خامیاں چھپانا سیکھو اگر اللہ کے دربار میں مرتبہ چاہتے ہو اپنی نظریں بند کرلو۔ دین کے کام کو اللہ چلا رہا ہے میری بے اصولی سے میں مردود ہونگا کام نہیں رکتا یہ ہدایت پہ جا کے رکے گا وہ اللہ کا بندہ مانگ گیا رو رو کر مانگ گیا ہاں رو رو کر مانگ گیا۔ ارے اپنے نبی کو تو دیکھو ایک شخص آتا ہے اور آ کر کہتا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

Marfat.com

نے زنی کیا ہے مجھے پاک کریں اور حضور فرما رہے ہیں تو نے زنی نہیں کیا جا جا کے اپنا کام کر وہ کہہ رہا ہے نہیں نہیں میں نے زنی کیا ہے پھر فرماتے ہیں نہیں تو نے صرف چوما ہے وہ کہہ رہا ہے نہیں نہیں میں نے زنی کیا ہے وہ اقراری مجرم ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اقراری مجرم پہ پردہ ڈالنا چاہتے ہیں اور ہم کیا ہیں؟ ہم جھانک کر دوسروں کی خامیاں تلاش کرتے ہیں۔ آہا

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے
دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے

کہیں سے اخلاق نبوی سیکھو اگر یہ اخلاق مٹ گئے ہمارے اندر سے تو ساری محنت مردود ہو جائے گی۔

جنگ حُنین کے قیدی

جنگ حنین والے جو تلواروں سے تلواریں ٹکرا رہے ہیں ان کے قیدیوں کو چھوڑنے کے بہانے تلاش کیئے جا رہے ہیں جب وہ نہیں آئے اپنے قیدی لینے اور مال لینے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مشغول کرنے کے لیے (کہ یہ نہ کہیں کہ مال کیوں تقسیم نہیں ہو رہا) طائف پر حملہ کر دیا اور اس حملے میں بیس 20 دن گزر گئے اور مال غنیمت جَعْرانَہ میں روک دیا طائف سے فارغ ہوئے پھر آپ عمرے پہ چلے گئے واپس آئے تو وہ پھر بھی نہ آئے آپؐ نے فرمایا کہ وہ تو آئے ہی نہیں۔ پھر آپؐ نے مال تقسیم کیا اور قیدی تقسیم کیئے۔ جب تقسیم ہو گئی تو اس سے اگلے دن وہ پہنچ گئے کہنے لگے یا رسول اللہؐ ہمیں معاف کرادیں اور ہمارا مال اور ہمارے قیدی ہمیں واپس کر دیں۔

آپؐ نے فرمایا ارے اللہ کے بندو ایک مہینہ پورا تمہارا انتظار کیا ہے؟ کہاں تھے تم؟ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا اچھا ایک چیز تمہیں مل جائے گی یا قیدی لے لو یا مال لے لو وہ کہنے لگے مال کی کوئی بات نہیں ہمارے قیدی ہمیں واپس کر دیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا جو میرے اہل بیت یا مہاجرین وانصار کے قیدی ہیں ان کی تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ وہ واپس

Marfat.com

مل جائیں گے اور جو باقی لوگوں کو قیدی ملے ہیں ان کا معاملہ وہ جانیں پھر فرمایا میں تمہیں ایک ترکیب بتاتا ہوں۔

سبحان اللہ۔ دشمن ہے اور حضورؐ دشمن کی کتنی ہمدردی کر رہے ہیں ارے جو دشمنوں کا اتنا ہمدرد ہے وہ اپنوں کا کتنا ہمدرد ہوگا۔ سوچو سوچو اس بات کو ذرا دل دماغ سے سوچو۔ ہم اپنوں کی ٹانگیں کھینچ رہے ہیں اور ہمارے رسولؐ پرایوں کو بھی نواز رہے ہیں کُجا مانند مسلمانی۔ حضورؐ نے فرمایا ایسا کرنا فجر کی نماز میں آجانا اور سب کے سامنے کھڑے ہوکر زور سے معافی مانگنا فجر کی نماز کے بعد انہوں نے زور سے آواز دی یارسول اللہؐ مجرم ہیں معاف کیا جائے معافی مانگنے آئے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ایک چیز لے لو مال یا اولاد وہ بولے مال نہیں چاہئے اولاد چاہیے۔

آپؐ نے فرمایا میرے اہل بیت کے تمام قیدی میرے مہاجرین وانصار کے تمام قیدی واپس کر دیئے جائیں۔ باقی چاہیں تو قیدی واپس کریں چاہیں تو نہ کریں۔ اور اپنی تمنا یہ ظاہر کر دی کہ سارے واپس کر دیں۔ تو بنوسلیم بنوخزارہ بنوتمیم بولے اللہ کا رسول چھوڑے مہاجرین وانصار چھوڑیں ہم نے یہ دستور نہیں دیکھا کہ پہلے لڑائی کرو پھر قیدی چھوڑ دو ہم نہیں چھوڑیں گے۔ بنوتمیم کا سردار اَقْرَعْ بن حَابِسْ بولا اللہ کا رسول چھوڑتا ہے تو چھوڑے ہم نہیں چھوڑیں گے بنوخزارہ کا سردار عُیَیْنـــــہ بن حِـصْ بولا اللہ کا رسول چھوڑتا ہے تو چھوڑے ہم نہیں چھوڑیں گے تمیم کا سردار تو حضورؐ نے فرمایا اچھا بھائی بلاؤ ان تینوں سرداروں کو یہ تینوں قبیلے نومسلم تھے نئے نئے مسلمان ہوئے تھے حضورؐ نے فرمایا اچھا بھائی ایک سودا کرو مجھ سے وہ کہنے لگے کہ کیا؟ فرمایا ہر قیدی کے بدلے چھے اونٹ لے لو وہ بولے منظور ہے منظور ہے۔ حضورؐ نے اپنی طرف سے ان کو اونٹ دیئے اور قیدی واپس لیے پھر فرمایا اب ان سب قیدیوں کو میری طرف سے ایک ایک جوڑا عنایت کیا جائے چھے ہزار قیدی تھے چھے ہزار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی خوشی سے اعلان فرمایا جاؤ قیدیو تم سب آزاد ہو۔ قیدی بولے اب آزادی کہاں؟ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے تو قیدی بنالیا ہے لَاَ اِلٰـہَ اِلاَّ الـلّـٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہؐ اور سارے قیدی مسلمان ہوگئے ہمارے نبیؐ وہ اخلاق لائے تھے جن اخلاق سے دشمن دوست بن جاتے تھے۔ اور ہم نے اپنوں کے دلوں میں

Marfat.com

نفرت کو بیج بکھیر دیئے۔ بھائیو اور بہنو! یہ زادِ راہ ہے اس کے بغیر منزل طے نہیں ہوتی یہ جو تکبر ہے یہ جو اونچا ہو جاتا ہے یہ نیتوں کو طلاطم کا شکار کر دیا ہے طغیانی موجوں میں آدمی کو گرفتار کر لیا جاتا ہے نیتوں کو سنبھالنا یہ بڑا مشکل کام ہے امام مالکؒ فرمایا کرتے تھے۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ اس مسند پر بیٹھ کر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں؟ جبکہ مجھے پتا ہے کہ میری ایک ایک بول پر اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا مالک بول یہ بول کیوں بولا تھا؟ میں قسم کھا سکتا ہوں کہ آپ سب اخلاص کے ساتھ بیٹھے ہیں لیکن میں اپنی قسم نہیں دے سکتا میں نے مولنا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کئی مرتبہ سنا ہے کہ یہ ممبر بڑا خطرناک ہے یہ ممبر بڑا احساس ہے یہ لکھوں کو برباد کر گیا۔ آج اخلاص ہے کل نیت بدل گئی تو عمل گیا آج اخلاص ہے دس برس کے بعد بھی نیت بدل گئی تو پھر بھی گیا۔ وہ مر گیا ہلاک ہو گیا جس کی طرف انگلیاں اُٹھنے لگیں۔ سوائے اس کے جسے اللہ بچالے اِمْرِءٍ مِنَ الشَّهْرِ اَنْ یُّشَارَ اِلَیْهِ اَصَابِعُ.

بڑے مزے کے دن تھے جب مدرسے میں مقیمین بھی نہیں جانتے تھے کہ طارق جمیل کون ہے میں ایسے گم تھا۔ حالانکہ ہماری کلاس صرف چالیس کی تھی ہر وقت نظروں کے سامنے تھے مجھے یقین ہے اس وقت کا کہ میرے اندر اخلاص تھا میں اپنے گھر سے حصول علم کے لیے صرف اللہ کی محبت سے نکلا تھا۔ مگر آج میں دعویٰ نہیں کر سکتا ہوں۔ یہ عقدہ موت پہ جا کر کھلے گا جو بھی ممبر پر بیٹھ رہا ہے وہ خطرے میں ہے یہ موت بتائے گی کہ مخلص تھا کہ کیا تھا۔

ابو فراز ہمدانی ایک عرب شاعر گزرا ہے سیف الدولہ کا چچازاد بھائی تھا شریف تھا شجاع تھا شاعر بھی تھا۔ روم کی قید میں آ گیا تھا۔ تو وہاں اس نے سیف الدولہ کی محبت میں ایک پورا قصیدہ لکھا تھا اس کے آخری اشعار ہیں۔

لَيْتَكَ تَحْلُوْ وَالْاَيَامُ مَرِيْرَةٌ
وَلَيْتَكَ تَرْضٰى وَالْاَنَامُ غِضَابٌ
وَلَيْتَ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ اَمِرٌ
وَبَيْنِيْ وَبَيْنَ الْعَالَمِيْنَ خَرَابٌ
مِنْكَ الْبَذْلُ فَلْكُلٌّ حَيْنٌ فَاِذَا سَاحَ
فَكُلُّ الَّذِيْ فَوْقَ التُّرَابِ التُّرَابُ

Marfat.com

یہ لکھا تو اس نے سیف الدولہ کے بارے میں تھا۔ میں نے اس کو وہاں سے چرا کر اپنے اور اپنے اللہ کے لیے فٹ کر دیا۔

یا اللہ تو راضی ہو جا۔ تو میٹھا بن جا سارا جہان کڑوا ہو جائے ہمیں کوئی پرواہ نہیں یا اللہ تو راضی ہو جا سارا جہان ہم سے ناراض ہو جائے۔ کوئی پرواہ نہیں یا اللہ تیرا اور میرا تعلق باقی ہے خلقت سے میرا تعلق ٹوٹ جائے مجھے کوئی پرواہ نہیں یا اللہ میرا سب کچھ چلا جائے اور تو مجھے مل جائے مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

کسی کی تحقیر نہ کرنا

بھائیو اور بہنو! محبتیں پھیلاؤ محبتیں بانٹو اخلاص کے ساتھ پھر واور اس کے باوجود اللہ سے ڈرو یا اللہ پتا نہیں قبول ہے کہ مردود ہے۔ بھائیو اللہ کے واسطے کسی دوسرے کو حقیر مت سمجھنا یہ بڑا قابل مواخذہ جرم ہے جس کی معافی بھی مشکل ہی سے ملتی ہے بغداد میں ایک محدث تھے حدیث کے بہت بڑے استاد انہوں نے ایک مرتبہ عیسائیوں کو بڑی حقارت اور تحقیر سے دیکھ لیا دیکھو تیس ہزار حدیثوں کے حافظ ہیں اور لاکھوں مسلمانوں کا شیخ ہے ابو عبداللہ ایسا استاد کہ علامہ شبلی اور حضرت جنید بغدادی جیسے جس کے سامنے التحیات کی شکل میں بیٹھیں۔ انہوں نے اپنوں کو نہیں حقارت سے دیکھا عیسائیوں کو حقارت سے دیکھا ہے (اللہ کے واسطے حقارت سے بچنا کسی کو بھی حقیر مت سمجھنا)

کسی پے ایسے تبصرے نہ کرنا کہ جس سے اس کا دل دُکھے۔ کسی کی پگڑی نہ اُچھالنا عیسائیوں کو حقارت سے دیکھا ارے یہ یہ یہ پتھروں کو پوج رہے ہیں انہیں خبر نہیں کہ اللہ ایک ہے۔

اسی وقت آواز آئی کہ تو کیا سمجھتا ہے تیری توحید کیا تیری ذاتی ہے۔ اسی وقت مردود ہو گئے اسی وقت اسی جگہ کنوئیں پر ایک لڑکی آئی اس کی طرف ایسی نظر پڑی کہ دل دے دیا اور بازی ہار گئے

Marfat.com

وَكَيَ الْاَمِيْرُ هُوَا الْعُيُوْنِ فَاِنَّهُ
مَالَا يَزُوْلُ بِبَأْسِهٖ وَسَقَائِهٖ
يَسْتَأْثِرُ الْبَطَلَ الْقَوِيَّ بِنَظْرَةٍ
وَيَحُوْلُ بَيْنَ فُوْءَادِهٖ وَعَضَائِهٖ

متنبی پکار گیا تھا کہ نظر کے فریب سے بچنا یہ بڑی خطرناک چیز ہے ابوعبداللہ وہ گئے پیچھے نظر نہیں تھی پیچھے تو وہ حقارت تھی۔ مریدین ساتھ ہیں اور شیخ چل نہیں رہے آخر لوگ بول اُٹھے کہا حضرت چلیں کہا میں نہیں جاؤں گا۔ تم جاؤ میرا دل ہار گیا۔ میں اپنا دل لڑکی کو دے بیٹھا ہوں قافلہ حج کو جارہا تھا قافلہ بجائے حج کو جانے کے بغداد واپس چلا گیا اور بغداد میں چراغ بجھ گئے اور محفلیں سنسان ہوگئیں صفِ ماتم بچھ گئی ابوعبداللہ مرتد ہوگئے؟ شیخ کامل محدث وقت مفسر وقت شیخ کبیر کوئی عام انسان نہیں کوئی عام مسلمان نہیں۔

جرم کیا ہے؟ حقیر سمجھا عیسائیوں کو اور فوری سزا ملی آخر لڑکی کے گھر پہنچ گئے میں شادی کا طلب گار ہوں۔ اس لڑکی کی ماں نے کہا کہ ہمارے سؤروں کو ایک سال تک چرا اور عیسائی ہوجا پھر تمہاری شادی ہوگی ابوعبداللہ بولے کہ میں تیار ہوں۔ زنار پہن لی عیسائیوں والی اور سؤر چرانے شروع کردیئے۔

وہ جس لاٹھی پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے اُسی عصا سے سؤروں کو ہانک رہے تھے چرا رہے تھے۔

ابوبکر شبلیؒ کو خیال آیا پتا تو کروں کیا بنا شیخ کا تعلیمی سال ختم ہونے کو ہے ابوبکر شیخ کو تلاش کرتے کرتے ان تک پہنچے جنگل میں دیکھا کہ وہ عصا پر ٹیک لگائے کھڑے ہیں اور سامنے سور چر رہے ہیں۔ ابوبکر بولے ابوعبداللہ کیا حال ہے ابوعبداللہ بولے حال وہ ہے جو تم دیکھ رہے ہو ابوبکر بولے ارے تو تو حافظ الحدیث تھا کوئی حدیث یاد ہے؟ ابوعبداللہ بولے سب بھول چکی ہیں۔ صرف ایک یاد ہے پوچھا کونسی؟ ابوعبداللہ بولے مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ جو مسلمان ہوکر مرتد ہوجائے اسے قتل کردو۔ ابوبکر بولے ارے تو تو حافظ قرآن تھا قرآن یاد ہے کہ بھول گیا۔ ابوعبداللہ بولے سب بھول گیا ہے صرف ایک آیت یاد ہے۔ بولے کونسی؟

Marfat.com

﴿ وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ ٥﴾ (سورہ البقرہ آیت ۱۰۸)

جو ایمان لانے کے بعد ایمان کو چھوڑ کر کفر کے راستے پر چلا گیا وہ ہلاکتوں کے راستے پر چلا گیا۔

ابوبکر بولے۔ابوعبداللہ تجھے ہوا کیا ہے؟

ابوعبداللہ بولے۔کچھ نہ پوچھو مجھے ہوا کیا ہے؟

حقارت کی نظر پڑی اور دل دے بیٹھا۔

ابوبکر سے یہ گفتگو کر رہے تھے کہ رحمت کا جھونکا آیا اُوپر سے بھی کچھ فیصلہ ہو رہا تھا کہ ایک دم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور ایسا روئے ایسا روئے کہ سور بھی قریب آ کر چیخنے لگے پھر بولے اے میرے مولیٰ مجھے یہ تجھ پہ گمان نہیں تھا کہ اتنا قریب کر کے تو مجھے اتنا دور کر دے گا۔اللہ غنی ہے کسی کا محتاج نہیں ہے بس پھر وہ ایسا روئے کہ اللہ کو بھی ترس آ گیا۔ابوبکر واپس آ رہے تھے تو ان سے پہلے آ کر دریائے دجلہ میں نہا رہے تھے دور سے پکار کر کہنے لگے ابوبکر مجھے میرا ایمان واپس مل گیا۔شیخ وقت کو کافر کو حقیر سمجھنے پر یہ سزا ملی ہے اور آپ اپنوں کو حقیر سمجھ رہے ہیں صرف اختلاف رائے۔مسلمان کو حقیر سمجھ رہے ہیں کہ نماز نہیں پڑھتا۔مسلمان کو حقیر سمجھ رہے کہ سود کھاتا ہے۔مسلمان کو حقیر سمجھ رہے کہ زنیٰ کرتا ہے۔مسلمان کو حقیر سمجھ رہے ہیں کہ شراب پیتا ہے۔دیکھو کافر کو حقیر سمجھنے پر اللہ کا غیبی نظام حرکت میں آیا ہے اور ہم مسلمان کو حقیر سمجھ رہے ہیں۔؟؟

زادراہ کیا ہے

بھائیو

یہ مبلغین اسلام یہ نائب رسول ہیں۔رسول اللہ صلی الہ علیہ وسلم کے نمائندے ہیں ایمان باللہ یہ ہمارا زادِراہ ہے

اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع یہ ان کا زادِراہ ہے

نماز ان کا زادِراہ ہے

علم دین کا　　　یہ ان کی مشعل راہ ہے
جس کی روشنی سے راتوں کے اندھیرے بھی روشن ہو جاتے ہیں۔
ذکر اللہ　　　ان کی زادِ راہ ہے
اچھے اخلاق　　　ان کا زادِ راہ ہے
اللہ کی رضا کا جذبہ　　　ان کا زادِ راہ ہے

ان جذبوں کے ساتھ یہ منزل طے ہوتی ہے اور اس زادِ راہ کے ساتھ یہ قافلہ چلتا ہے اس زادِ راہ کے ساتھ قافلے منزل تک پہنچتے ہیں ان صفات سے مزین ہو کر نکلو گے تو آگے اللہ بانہیں پھیلا کے کھڑا ہے آ جا میرا بندہ آ جا

﴿يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾
(سورۃ الفجر آیت ۲۸،۲۷)

بچہ مدرسے سے پڑھ کر آ رہا ہے تھکا ہوا آ رہا ہے تو ماں کی نظر پڑتی ہے تو وہ قربان ہو جاتی ہے وہ فدا ہو جاتی ہے محبت جوش مارتی ہے کہ میرا بچہ پڑھ کر آ رہا ہے محنت کر کے آ رہا ہے پاس ہو کر آ رہا ہے وہ ایک دم بانہیں پھیلاتی ہے آ جا میرا لال آ جا میرے جگر آ جا میرے سینے سے لگ جا۔ آ جا میری گود میں بیٹھ جا

اے میرے نیک بندے اے میرے پاکیزہ بندے اے نیک روح اے پاکیزہ نفس میں نے دیکھ لیا تیری سردی گرمی کا زمانہ میں نے تیری جوانی دیکھی بے داغ پائی میں نے تیرا بڑھاپا دیکھا تدبر اور فکر والا پایا میں نے تیرے مال کو دیکھا مجھ پر لگتا ہوا نظر آیا میں نے تیری رات دیکھی تو تو مجھے تڑپتا ہوا نظر آیا۔ میں نے تیرا دن دیکھا تو تو مجھے تواضع سے چلتا ہوا نظر آیا۔

راضية مرضية.

آ جا آ جا میری گود میں میری رحمت کی آغوش میں آ جا میری جنت کی آغوش میں آ جا میری جنت کی آغوش میں آ جا میں تجھ سے راضی اور تو مجھ سے راضی۔

مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا میں پرائمری سکول میں پڑھتا تھا تیسری یا چوتھی جماعت تھی سکول گاؤں سے ایک کلومیٹر تھا پیدل جاتے تھے اور کھیتوں میں سے چل کر واپس آتے

Marfat.com

تھے اپریل کا مہینہ تھا گرمی شدید تھی میں اپنا بستہ اٹھائے تختی بغل میں دبائے پسینہ پسینہ آرہا تھا تو جب میں گھر میں داخل ہوا تو میرے والد صاحب مرحوم برآمدے میں کھڑے تھے۔ جب انہوں نے مجھے پسینہ پسینہ دیکھا تو ایک دم بے قرار ہو کر آگے بڑھے اور اپنے سینے سے بھینچ لیا۔ اور پیار کرتے جا رہے ہیں میرا بچہ اتنی گرمی میں آیا ہے

﴿ اِرْجِعِىْٓ اِلٰى رَبِّکِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴾

مجھے اس قصے میں یہ آیت سمجھ میں آئی کہ اس سے زیادہ لامحدود محبت سے اللہ کہے گا آجا آجا تو بڑا تھک کے آیا ہے آجا تو بڑے دھکے سہہ کے آیا ہے۔ آجا تو بڑی مصیبتیں سہہ کے آیا ہے آجا تو بڑی جدائیاں سہہ کے آیا ہے آجا تو بڑی پریشانیوں کو دیکھ کر آیا ہے آجا میری رحمت کی آغوش میں اور میری رحمت کی چادر پہ سو جا میری رحمت کی سیج پہ سو جا میری جنت میں آجا

﴿ فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ ۝ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ﴾ (سورۃ الفجر آیت ۲۹، ۳۰)

رحمت الٰہی کی آغوش

آجا آجا تیرے لیے ہی جنت سجائی ہے آج تک اسے سجایا ہے اسے بنایا ہے اسے مہکایا ہے اسے سنوارا کہ تو آئے گا۔ اس میں قدم رکھے گا مجھ سے ہم کلام ہوگا اور پردے اُٹھ جائیں گے فرشتے آئیں گے اور آ کر کہیں گے۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ. سَلَامٌ عَلَیْکُمْ. سَلَامٌ عَلَیْکُمْ. بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ.

فرشتوں کا سلام بیگم پہلو میں ہے حوریں دائیں بائیں ماں باپ بھی ہیں بچے بھی ہیں خدام بھی ہیں غلمان بھی ہیں۔ درخت بھی ہیں اور سایہ بھی ہے پھل بھی ہے خوشے بھی ہیں بہتی نہریں جھکے ہوئے پھل اور اڑتے ہوئے پرندے بہتے چشمے اور فوارہ نما چشمے فرشتوں کی قطار۔ خداموں کی قطار جنت کی شراب پڑی ہے رحیق اور سلسبیل یہ نظارے ہیں۔

ایک دم عرش کے پردے کھل گئے ہٹ گیا عرش اور اللہ سامنے آیا سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمٍ (سورۃ یٰسین آیت:۵۸) میرے بندو تمہارا رب بھی تمہیں سلام پیش کرتا ہے۔ خوش ہو راضی ہو کیا حال ہے کوئی بڑا آدمی پوچھ لے کہ کیا حال ہے تو آدمی خوشی سے

Marfat.com

پھولے نہیں سماتا آ جا میرا بندہ آ جا تو راضی تو ہے یا اللہ بڑے راضی ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اچھا تمہیں جنت سے بھی اعلیٰ چیز دے دوں؟ وہ کہیں گے وہ کیا ہے۔ اعلان ہوگا جاؤ میں راضی ہو گیا اب کبھی ناراض نہیں ہونگا جاؤ چھٹی جب ہمیں سکول سے چھٹی ہوتی تھی ناں تو ہم ڈسکوں کے اوپر سے چھلانگ لگا کر بھاگ آیا کرتے تھے۔ جاؤ چھٹی ہے اب کرنا کیا ہے

﴿ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ○ ﴾ (سورۃ الحاقۃ آیت ۲۴)

اس کی یہ ضروریات ہیں اور یہ اس کام کا انجام ہے یہ کرو گے تو اللہ تمہیں بھی نہال کردے گا اور دین کو سرسبز کردے گا رسول اللہ ؐ کی دعاء ہے

﴿ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِىْ فَوَعَاهَا ثُمَّ اَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ. ﴾

اے اللہ آباد کرلے اے اللہ شاداب کردے اے اللہ خوشحال کردے اے اللہ نہال کردے کس کو؟ جس نے میری بات سُنی پھر اُسے سینے سے لگایا پھر اس کو آگے پہنچایا جیسے سنا تھا بہت سے لوگ ایسے ہونگے جو تم سے بات لے کر تم سے بھی زیادہ کرنے والے بن جائیں گے تو بھائیو اور بہنو!

آج تک جو قصور ہوئے ان پر تو کرو اجتماعی توبہ کیونکہ آج اللہ ناراض ہوا ہوا ہے۔ اور ماننے والا ایسا اعلیٰ ظرف ہے کہ اتنی جلدی ماں بھی نہیں مانتی جتنی جلدی وہ مان جاتا ہے

ایک دفعہ نافرمانی کرکے ماں سے معافی مانگو تو آسانی سے معاف کردیتی ہے۔

دوسری دفعہ نافرمانی کرو تو معافی کے لیے ذرا زور لگانا پڑتا ہے۔

تیسری دفعہ نافرمانی کرو تو معافی مانگتے ہوئے دانتوں پسینے آجاتے ہیں۔

چوتھی دفعہ نافرمانی کرو تو شاید وہ معاف کردے اور شاید معاف ہی نہ کرے۔

پانچویں مرتبہ نافرمانی کرو تو پھر وہ جھولیاں اُٹھا کر بددعائیں دے گی۔

چھٹی مرتبہ نافرمانی کرو تو پھر وہ بددعائیں بھی دے گی اور گھر سے بھی نکال دے گی۔ ہم نے اپنے کانوں سے ماؤں کو بددعائیں دیتے سنا ہے۔

اور اللہ ایسا کریم ہے کہ ہزار مرتبہ نافرمانی کرکے کہدو کہ یا اللہ معاف کردے تو

Marfat.com

وہ اتنی ہی خوشی سے معاف کر دیتا ہے جیسے پہلی مرتبہ نافرمانی کر کے معاف کیا تھا۔

کڑوڑ دفعہ نافرمانی کر کے توبہ کرلو تو اللہ اتنی ہی خوشی سے معاف کر دے گا جیسے پہلی نافرمانی پہ معاف کیا تھا

دس کڑوڑ نافرمانی کر لے توبہ کرلو..............................

دس ارب دفعہ نافرمانی کر کے توبہ کرلو..............................

ہمارے تو بڑے مزے ہو گئے

ہمارا کسی مُنتِقِمْ رب سے پالا نہیں پڑا معاف کرنے والے رب سے پالا پڑا ہے

اس لیے بھائیو اور بہنو! اللہ کے واسطے توبہ کرو رُوٹھا پڑا ہے رب ہمارا لیکن اسے منانا بڑا ہی آسان ہے ادھر توبہ کرو ادھر معافی۔

ایک بنی اسرائیلی کی توبہ

موت کے وقت توبہ قبول نہیں ہے اس کے باوجود نبی اسرائیل کا ایک فاسق وفاجر تھا شہر سے نکال دیا گیا تھا نافرمان ہے کیسا نافرمان تھا۔ کہ شہر والوں سے شہر بدر کر دیا اس نے جنگل میں جا ڈیرے لگائے۔ کچھ عرصے کے بعد زاد ختم ہو گیا کھانا ختم ہوا پانی بھی ختم ہو گیا۔ موت نے ایک جھٹکا دیا دائیں دیکھا تو کوئی نہ نظر آیا بائیں دیکھا تو کوئی نہ نظر آیا۔ تو ایک درد بھری اور حسرت بھری نظر آسمان پر ڈالی اور کیا کیا؟ عجیب بول بول گیا اے وہ ذات جو معاف کرنے سے گھٹتا نہیں اور عذاب دینے سے بڑھتا نہیں اے میرے مولا تو اگر عذاب دینے سے بڑھے یا معاف کرنے سے گھٹے تو میرا کوئی سوال نہیں۔ ہاں تو ہر چیز سے بالاتر ہے دیکھ مجھے سب نے چھوڑ دیا میرا دنیا میں کوئی نہ رہا تیرا ہی بندہ ہوں۔ مجھے معاف کر دے۔ میں نے تیرے بارے میں سنا ہے کہ تو بڑا ہی غفور الرحیم ہے۔ یہ اس کی موت کا وقت تھا یہ توبہ قانون کے مطابق قبول نہیں۔ اللہ بادشاہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ میرا ایک دوست مر گیا ہے اس کا جا کر جنازہ پڑھو اور شہر میں اعلان کرو کہ جو بھی اس کا جنازہ پڑھے گا وہ بخشا جائے گا۔ سارے نبی آدم دوڑے یہ کون ہے۔ جس کے جنازے پہ سب کی بخشش ہو جائے؟ دیکھا تو وہی بدمعاش۔ اے موسیٰ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ تو وہ

ہے موسیٰ بولے یا اللہ تو کچھ بولے اور تیرے بندے کچھ بولیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں بھی سچا ہوں بندے بھی سچے ہیں یہ ایسا ہی تھا جیسا لوگ کہہ رہے ہیں لیکن جب اسے موت آئی اس نے دائیں دیکھا اسے کوئی نظر نہ آیا اس نے بائیں دیکھا اسے کوئی نظر نہ آیا۔ پھر اس نے مجھے دیکھا۔ جب بچہ حسرت بھری نظروں سے ماں کو دیکھتا ہے ناں تو ماں کٹ جاتی ہے۔ اور اس نے ایسی بے بسی سے مجھے پکارا کہ میری غیرت کہاں گوارہ کرتی تھی کہ میں اسے چھوڑ دیتا۔ مجھے میری بخشش کی قسم اس وقت اگر وہ مجھ سے ساری دنیا کی بخشش مانگتا تو میں سب کو معاف کر دیتا۔ تو میں ان سب حاضرین سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ آج اٹھنے سے پہلے پہلے توبہ کر کے اُٹھو۔ کیوں بھائی ٹھیک ہے جتنے اللہ کے حکم توڑے ہیں ان سے توبہ دین کی محنت نہیں کی اس پر بھی توبہ کر لی بھائی سب نے توبہ۔ جن لوگوں نے توبہ کر لی ہے اس رب کی قسم جس نے ہمیں یہاں بٹھایا ہے ان کو مبارک ہو کہ وہ اس وقت یوں ہیں جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ انہیں مبارک ہو۔ ان کے سب معاف ہو گئے حق باقی رہ گیا۔ حق تلافی معاف نماز نہ پڑھنے کا جرم معاف ہو گیا ہے نماز کی قضا باقی ہے سو روپیہ چرانے کا جرم معاف ہو گیا سو روپے کی ادائیگی باقی ہے۔

یہ ساری دنیا سے توبہ کروانی ہے۔ اتنا مجمع آج اگر واقعی توبہ کر چکا ہے تو اس وقت اللہ پاک کے عرش تک کے دہانے کھل چکے ہیں اور اللہ پاک کی رحمت کی بارش موسلا دھار ہو رہی ہے اور ہمیں نہیں پتہ ہم کون ہیں؟ آپ کون ہیں؟ ایک دوسرے سے ناشناسا ہیں مگر اللہ کو سب کا پتہ ہے وہ اللہ ایک ایک کا نام لیکر اس وقت عرشوں میں گونج مچی ہوئی ہے طبل بج رہے ہیں اے میرے فرشتو فلاں فلاں کا بیٹا توبہ کر گیا گواہ رہو میں نے معاف کر دیا۔ فلاں فلاں کی بیٹی توبہ کر گئی گوارہ ہو میں نے معاف کر دیا اس وقت ہزاروں انسانوں کا مجمع بیٹھا ہوا ہے اللہ کی قسم اس وقت آپ سب کے نام اللہ پاک کی زبان سے ادا ہو رہے ہیں۔ تو ابھی تک جنہوں نے توبہ نہیں کی وہ بھی کر لیں۔ ابھی پوری دنیا کی توبہ زبان سے ادا ہو رہے ہیں۔ تو ابھی تک جنہوں نے توبہ نہیں کی وہ بھی کر لیں۔ ابھی پوری دنیا کی توبہ کروانی ہے۔

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نُورِ توحید کا اِتمام ابھی باقی ہے

Marfat.com

﴿ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ○ ﴾ (سورۃ الفاطر آیت نمبر 05)

﴿ وَقَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ ○ الَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ فَعَدَلَکَ ○ فِیْ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَاءَ رَکَّبَکَ ○ ﴾ (سور انفطار آیت 6 تا 8)

اے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے سو نہ بہکائے تم کو دنیا کی زندگانی اور نہ دغا دے تم کو اللہ کے نام سے وہ دغا باز...... اے انسان کس چیز نے بہکایا تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں وہ رب جس نے تمہیں بنایا پھر تجھ کو ٹھیک کیا پھر تجھ کو برابر کیا۔ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔

﴿ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَا اَبَا سُفْیَانُ وَاللّٰہِ لَتَمُوْتُنَّ ثُمَّ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَیُدْخِلَنَّ مُحْسِنُکُمُ الْجَنَّۃَ وَمُسِیْئُکُمُ النَّارُ فَقَدْ بَلَّغْتُ. (اَوْ کَمَا قَالَ تَعَالٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامَ). ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوسفیان اللہ کی قسم تم مرو گے پھر دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر تم میں سے نیک لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور بُرے لوگ جہنم میں یاد رکھنا میں نے یہ پیغام تم تک پہنچا دیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کائنات کا اکیلا خالق ہے۔

﴿ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ. ﴾ (سورۃ الاعراف آیت:۵۴)

اور کچھ بھی نہ تھا اس نے سب کچھ بنایا بغیر میٹریل کے سب کچھ بنایا۔

تخلیق کائنات

ہوا کے بغیر ہوا بنائی۔ پانی کے بغیر پانی کو بنایا۔ آگ کے بغیر آگ بنائی۔ انسان کے بغیر انسان بنایا۔ درخت کے بغیر درخت بنائے۔ مچھلیوں کے بغیر مچھلیوں کو بنایا۔

اللہ پاک کی ایک صفت ہے مُبدِیٔ جس نے عَدَمْ سے وجود بخشا۔ کچھ نہ تھا اس نے سب کچھ بنایا۔

﴿ اَوَلَمْ يَرَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْئٍ حَيٍّ۔ ﴾

(سورۃ انبیاء آیت نمبر 30)

اور کیا نہیں دیکھا ان منکروں نے کہ آسمان اور زمین کے منہ بند تھے پھر ہم نے ان کو کھول دیا اور بنائی ہم نے پانی سے ہر ایک چیز میں جان پھر کیا یقین نہیں کرتے o؟

کیا تمہیں پتا نہیں ہے کہ کچھ بھی نہ تھا سب کچھ ہم نے بنا دیا ایک صفت اللہ تعالیٰ کی یہ ہے دوسری صفت کیا ہے بغیر مادے کے یعنی لوہا پہلے موجود نہیں تھا جسے اللہ نے بڑھا دیا۔ یا سونا پہلے سے موجود تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے بڑھا دیا چاندی تھی اس نے چاندی بنائی۔ کچھ نہیں تھا صرف اکیلا اللہ تھا۔

اسم صفت بَدِیُع کی وضاحت اور تشریح

﴿ اَلْاَوَّلُ لَيْسَ قَبْلَهٗ شَيْءٌ اَلْاٰخِرُ لَيْسَ بَعْدَهٗ شَيْءٌ ۔ ﴾

ایسا اوّل کہ جس سے پہلے کچھ بھی نہ تھا پھر ایک دن ایسا آ رہا ہے جب کچھ بھی نہ رہے گا۔ یہ کیسے خوبصورت گھر بنے ہوئے ہیں اس میں بسنے والی کیسی کیسی خوبصورت شکلیں ہیں۔ کچھ بھی نہیں رہے گا سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ مُبدِیٔ ہے بغیر کسی چیز کے

Marfat.com

بنانے والا پھر اللہ کی ایک صفت ہے بَـدِیُـع بدیع کسے کہتے ہیں۔ جو نمونے کو دیکھ کر نمونہ تیار نہ کرے بلکہ اپنے علم سے ہر چیز کا نمونہ بناتا چلا جائے۔

انسان کی اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی تصویر یا ماڈل نہیں تھا جس کو دیکھ کر اللہ نے انسان بنایا آسمان کی پہلے کوئی تصویر نہ تھی جسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے آسماں بنایا۔ زمین کی کوئی تصویر اللہ کے سامنے نہ تھی جسے دیکھ کر زمین بنائی۔ درخت کی کوئی تصویر اللہ کے سامنے نہ تھی جسے دیکھ کر درخت بنائے۔ شیر کی کوئی تصویر اللہ کے سامنے نہ تھی جسے دیکھ کر شیر بنائے۔ چیتے کی کوئی تصویر اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ تھی جسے دیکھ کر چیتا بنایا۔ ہاتھی کی کوئی تصویر اللہ کے سامنے نہ تھی جسے دیکھ کر ہاتھی بنائے۔ رنگ کسی چیز کا موجود نہ تھا جیسے دیکھ کر الگ الگ رنگ بنائے۔ شکل ہر انسان کی الگ بنائی کسی انسان کی شکل موجود نہ تھی۔ اعضاء ہر انسان کے الگ بنائے بغیر نمونے کے۔ جوارح ہر ایک کے الگ بنائے بغیر کسی نمونے کے۔ اندر کا نظام ہر انسان کا الگ ہر جانور کا الگ یہ اللہ ربُّ العزت کی ایک صفت ہے تو بَـدِیُـعُ اس ذات کو کہتے ہیں جو بغیر نمونے کے سب کچھ بنا دے۔ پھر مُعِیُدُ مُعِیْدُ کون ہے؟ جو سب کچھ ایک مرتبہ پھر لوٹا دے گا۔ دوبارہ بنا دے گا

ایک وقت وہ تھا جب ہم کچھ نہ تھے نہ زمین تھی نہ آسمان تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے ظاہر ہونے کو چاہا کہ میں جانا جاؤں۔ پہچانا جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو بنایا۔

﴿ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ﴾ (سورۃ الرعد آیت:۲)

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ۞ ﴾ (سورۃ النزعت آیت ۳۹)

آسمان کو بلند کیا۔ زمین کو نیچے بچھا دیا۔

زمین کا بچھ جانا بھی اللہ کا ارادہ تھا اور آسمان کا بلند ہونا بھی اللہ کا ارادہ تھا دن کا روشن ہو جانا بھی اللہ کا ارادہ تھا اور رات کا تاریک ہو جانا بھی اللہ کی ذاتی قوت اور ارادہ تھا۔

Marfat.com

تخلیق حضرتِ انساں

پھر اس میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق انساں کا اعلان فرمایا۔﴿ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ﴾ (سورۃ البقرہ آیت ۳۰)

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا o﴾ پھر بتایا کہ تم کچھ نہ تھے (سورۃ الدھر آیت نمبر 1)

اے میرے بندو ایک زمانہ تم پر ایسا تھا کہ تم کچھ نہ تھے پھر اللہ تعالیٰ نے وجود بخشا۔اب اس میں آپ غور فرمائیں کہ دنیا میں آ جانے میں ہماری پسند کو کوئی دخل نہیں اللہ نے چاہا تو پیدا فرمادیا۔پھر کس زمانے میں ہم نے آنا ہے اس میں بھی ہمارا ذاتی ارادہ شامل نہیں اللہ نے آج کے دور میں پیدا کرنا چاہا اور پیدا کر دیا۔آئندہ آنے والی نسلیں بعد میں آ رہی ہیں تو اس میں ان کا ذاتی ارادہ شامل نہیں۔اللہ تعالیٰ نے پھر جس کو جہاں چاہا پیدا فرمایا پھر جس شکل میں چاہا پیدا فرمایا۔ہم مرد بیٹھے ہیں اندر عورتیں بیٹھی ہیں۔عورتوں نے درخواست نہیں دی تھی کہ ہمیں عورت بنایا جائے اور مردوں نے کوئی درخواست نہیں دی تھی کہ ہمیں مرد بنایا جائے۔کسی نے کوئی درخواست نہیں دی تھی کہ مجھے فلاں قبیلے میں پیدا کیا جائے اور فلاں خاندان میں پیدا کیا جائے۔یا فلاں رنگ ونسل میں پیدا کیا جائے یا فلاں ملک میں یا فلاں شہر میں پیدا کیا جائے یہ سب آسمان والے کا ذاتی ارادہ ہے جس میں ہماری چاہت کو کوئی دخل نہیں۔

اللہ کی مشیت اور اللہ کا ارادہ

﴿ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَا کُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنَا کُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا. ﴾ سورۃ الحجرات آیت:۱۳

اے انسانوں میں نے تم میں سے جس کو چاہا مرد بنایا جس کو چاہا عورت بنایا اپنی

Marfat.com

چاہت سے تمہاری پسند سے نہیں پھر میں نے تمہارے قبیلے بنائے تمہارے خاندان بنائے تمہارے فیصلے سے نہیں اپنے فیصلے سے قریشی اپنے ذاتی فیصلے سے قریشی نہیں بنے راجپوت اپنے ذاتی فیصلے سے راجپوت نہیں' پٹھان اپنے ذاتی فیصلے سے پٹھان نہیں عرب اپنے ذاتی ارادے سے عرب نہیں ایرانی ترکستانی یہ سب خالق کائنات کا ارادہ ہے۔ ایک گندے پانی پر جس کو جیسی شکل وہ چاہتا ہے دیتا چلا جاتا ہے ایک کو عورت بناتا ہے ایک کو مرد بناتا ہے ایک کو عربی بناتا ہے ایک کو عجمی بناتا ہے کسی کو خوبصورت بناتا ہے کسی کو بدصورت بناتا ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کے ذاتی فیصلے اور ارادے ہیں۔ یہ نہیں صرف ہمیں ہی اس نے بنایا ہے مچھر کو بھی اس نے ہی بنایا مکھی کو بھی وہی بنا رہا ہے پتنگا بھی وہی اُڑا رہا ہے عقاب بھی وہی اُڑا رہا ہے ایک چیونٹی کو بھی وہی حرکت دے رہا ہے اور جبرائیل کو بھی وہی حرکت دے رہا ہے ایک ڈھیلے کا بھی وہی خالق ہے ہمالیہ پہاڑ کا بھی اللہ ہی خالق ہے ایک ذرے کا بھی اللہ خالق ہے صحرائے اعظم کا بھی اللہ ہی خالق ہے زمین کے ایک ٹکڑے کا بھی اللہ خالق ہے ساتوں زمینوں کا بھی اللہ خالق ہے ایک قطرہ بھی اللہ نے بنایا ہے۔ بحرالکاہل بھی اللہ نے بنایا ہے۔

اور ساری کائنات کا بَحرُ و بَر ذرہ ذرہ ایک ایک درخت کا پتہ ہر چیز اللہ کے ارادے میں جڑی ہوئی ہے اور بندھی ہوئی ہے جسے جبرائیلؑ و میکائیلؑ و عزرائیلؑ و اسرافیلؑ اللہ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہیں۔

مقصدِ وجود تسبیح و عبادت

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ. ﴾

(سورۃ الحج آیت ۱۸)

غور نہیں کرتے ہو کہ کائنات کی ایک ایک چیز تیرے رب کے سامنے سر بجود ہے تیرے رب کے سامنے جھکی ہوئی ہے۔ کسی کی طاقت نہیں کہ اللہ کے حکم کے سامنے ذرہ برابر ادھر ہو سکے یا اُدھر ہو سکے۔ سورج کو جس دن سے چلایا ہے اور چاند کو جس دن سے حرکت دی ہے وہ آج تک حرکت میں ہے یہ ایسی حرکت ہے جس کو حرکت دینے والا نظر

Marfat.com

نہیں آتا یہ میرا ہاتھ ہل رہا ہے آپ کو نظر آ رہا ہے کہ انسان اس کو ہلا رہا ہے یہ اتنا بڑا سورج ہے زمین سے بارہ لاکھ گنا بڑا ہے چھے لاکھ میل فی گھنٹہ اس کی رفتار ہے۔ چھے لاکھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے وہ دوڑ رہا ہے اس کی رفتار ایسی فکس ہوگئی ہے کہ نہ کوئی اس میں ڈرائیور بیٹھا ہوا ہے نہ اُس میں سٹیئرنگ ہے نہ اُس کے اندر کوئی ایندھن یا پٹرول ہے بس ایک اللہ کا حکم آیا۔

سُورج کی حرارت

﴿ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ. ﴾ (سورہ رحمٰن آیت:۱۵)

تیرے رب نے سورج اور چاند کا ایک حساب بنا کر ان کا چلایا اور ﴿ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ﴾ (سورہ یسین) اب سورج کی یہ مجال نہیں کہ چاند سے آگے ہو سکے اور دن کی یہ مجال نہیں کہ رات سے آگے ہو سکے ﴿ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ ﴾ (سورۃ یسین آیت:۴۰) یہ سب اپنے اپنے مدار میں حرکت کر رہے ہیں تو جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِس کائنات کو اپنے قبضے میں رکھا ہم پر بھی اللہ اپنی تجلّی ڈالتا کوئی عورت نافرمان نہ ہوتی کوئی مرد نافرمان نہ ہوتا کوئی مسلماں بے نمازی نہ ہوتا کسی گھر میں گانا بجانا نہ ہوتا۔ کسی گھر میں سُود نہ ہوتا۔ کسی گھر میں جھوٹ نہ بولا جاتا کوئی نافرمانی نہ ہوتی سب تابعدار ہوتے۔ اتنا بڑا سورج جو ایک پَل ایک سیکنڈ میں سورج سے جو آگ نکلتی ہے زمین پر دس لاکھ ایٹم بم گرائے جائیں ان ایٹم بموں کے گرانے سے زمین پر جو آگ پھیلے گی وہ آگ سورج ایک سیکنڈ میں پھینک رہا ہے اور کیا خبر اس سے بھی زیادہ آگ پھینک رہا ہو یہ تو وہ انداز ہے جو سائنس دانوں نے لگایا ہے اتنی طاقتور مخلوق جو ایک سیکنڈ میں دس لاکھ ایٹم بموں کے برابر آگ برسا رہا ہے اور ایک شُعلہ جو سورج کا نکلتا ہے وہ تین تین لاکھ میل لمبا ہوتا ہے صرف ایک شُعلے کی انرجی کو اگر دُنیا والے قابو کر لیں تو دس کروڑ سال تک کسی اور پلانٹ کے لگانے کی ضرورت نہیں۔ انرجی کے لیے پوری دنیا کو۔

Marfat.com

سورج کا ایک شعلہ دس کروڑ سال تک ساتوں برِ اعظموں کو بجلی کی سہولت فراہم کر سکتا ہے جو رب اتنی بڑی طاقت کو قابو کر رہا ہے۔ سورج تو چھوٹا سا ہے زمین و آسمان کی وسعتیں یہ زمین پہلے آسمان کے مقابلے میں اس طرح ہے جس طرح ایک بہت بڑے صحرا میں ایک چھلہ پڑا ہوا ہو اور پہلا آسمان دوسرے کے مقابلہ میں اِسی تناسب سے چھوٹا ہے اور پھر اسی تناسب سے دوسرا آسمان چھوٹا ہے تیسرے سے اور اسی طرح تیسرا چھوٹا ہے چوتھے سے اور پانچواں بڑا ہے چوتھے سے اور چھٹا بڑا ہے ساتویں سے اور ساتواں بڑا ہے چھٹے سے حضرت موسیٰ نے پوچھا یا اللہ زمین و آسمان کو تو نے حکم دیا کہ میرے تابع ہو جا۔

﴿ ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ وَھِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَھَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا قَالَتَا اَتَیْنَا طَائِعِیْنَ ۝ ﴾ (سورۃ حٰم السجدہ آیت ۱۱)

پھر ہم نے آسمان کی طرف توجہ فرمائی اور زمین و آسمان کو کہا کہ ہمارے تابع ہو جاؤ انہوں نے کہا ہم تابع ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یا اللہ اگر زمین و آسمان آپ کے تابع نہ ہوتے تو آپ کیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر یہ میرے تابع نہ ہوتے تو میرے پاس ایک جانور ہے وہ میں ان پر چھوڑ دیتا جو ان سب کو نگل جاتا۔ ارے ہم تو شیر کو دیکھ کر ہی ڈر جاتے ہیں وہ کتنا بڑا جانور ہے جو دس کھرب گلیکسیز حرکت کر رہی ہیں اور جو یہ چھوٹا سا ہے آسمان آسمان سے اُوپر ارب ہا ارب بڑی مخلوقات ہیں۔

آسمانی لشکر

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب چوتھے آسمان پر سے گزرے تو ایک لشکر دیکھا جس کا نہ اوّل نظر آ رہا تھا نہ آخر نظر آ رہا تھا اور قد تھے ان کے ہزاروں میل لمبی مسافت کے تو حضورؐ نے پوچھا اے جبرائیلؑ یہ کیا ہے۔ جبرائیلؑ بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے وحی لے کر آنا شروع ہوا ہوں اور آپ تک پہنچا ہوں اُوپر سے آتا ہوں اور اُوپر کو جاتا ہوں۔ میں اس لشکر کو اسی طرح گزرتے ہوئے ہمیشہ دیکھتا آ رہا ہوں۔ مجھے آج تک اس لشکر کا اوّل اور آخر نظر نہیں آیا بلکہ میں اس لشکر کو ہمیشہ گزرتے

Marfat.com

ہوئے دیکھتا آرہا ہوں اور پھر حضرت جبرائیلؑ امین نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ (سورہ مدثر آیت ۳۱) آپ کا رب ہی اپنے لشکروں کو جانتا ہے۔ جبرائیلؑ نے کہا ہم کہاں جان سکتے ہیں۔

پھر ساتویں آسمان پر جنت ہے جس کا ایک ایک محل اتنا بڑا ہے کہ اُس میں اگر ساتوں زمینیں رکھی جائیں تو ایسے نظر آئیں جس طرح ایک بڑے سے محل میں ایک بکری رکھی ہوئی ہو۔ اور پھر جہنم ہے جس کا ایک انگارہ ساتوں زمینوں سے بڑا ہے

اللہ کے غیب کے خزانے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر اس کو حکم ملے تو وہ سب کچھ ایک لقمے میں نگل جائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا یا اللہ اگر دن اور رات آپ کی بات نہ مانتے تو آپ کیا کرتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ان پر ایک جانور چھوڑ دیتا جو ان کو نگل جاتا ایک ہی لقمے میں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حیران و پریشان ہو کر بولے یَا اَللّٰہ اَیْنَ تِلْکَ الدَّابَّہ' یا اللہ وہ جانور تو نے کہاں رکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فِیْ مَرْجٍ مِنْ مُرُوْجِیْ وہ میری چراگاہوں میں چرتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یَا اَللّٰہ اَیْنَ الْمَرْجُ یا اللہ وہ چراگاہ کہاں ہے جہاں اتنا بڑا جانور چرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا فِیْ عِلْمٍ مِنْ عُلُوْمِیْ میرے علم کے غیبی خزانوں میں ہے پھر فرمایا وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلاً۔ اے دُنیا والو تمہیں تو میں نے صرف تھوڑا سا علم دیا ہے۔ وہ میرے غیب کے خزانے ہیں جن میں میں نے اس جانور کو رکھا ہوا ہے۔

پھر ایک فرشتہ ہے صَدْلُقَن جس کا نام ہے ساتوں سمندروں کا پانی اگر اُس کے انگوٹھے کے ناخن پر رکھا جائے تو اللہ کی قسم ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرے جس رب نے اتنے بڑے فرشتے کو لگام دی ہوئی ہے اِتنی بڑی بڑی مخلوقات کو لگام دی ہوئی ہے وہ رب اس پانچ فٹ کی عورت کو اور اس چھ فٹ کے مرد کو لگام نہیں دے سکتا۔

Marfat.com

مخلوقات! اطاعتِ خداوندی

﴿ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا. ﴾ (سورۃ السجدہ آیت:۱۳)
میں چاہتا تو تم سب کو سیدھا کر دیتا۔

جس کے سامنے سورج زیر ہو۔ ہوائیں جس کے تابع ہوں۔ سمندر جس کے اشارے پر موجوں کو اُٹھاتے ہوں۔ مدّ و جذر جس کی چاہت سے وجود پکڑتا ہو۔ دن جس کے ارادے سے چڑھتا ہو۔ رات جس کے اِرادے سے آتی ہو۔ موسم جس کی چاہت سے آتے ہوں۔ موسم جس کی چاہت سے بدلتے ہو۔ بادل جس کے ارادے سے گرجتے ہوں اور برستے ہوں۔ زمین جس کے ارادے سے پھٹتی ہو اور دانہ زمین کے اندر جس اللہ کی چاہت سے پھٹتا ہو۔ جڑ جس رَبّ کے ارادے سے زمین میں جاتی ہو۔ اور جس رب کے ارادے اور چاہت سے کونپل اُوپر نکلتی ہو۔ اور پھر وہ کونپل جس رب کی چاہت سے تنا اور شاخ بنتی ہو۔ اور شاخوں سے ڈالیاں بنیں ان میں پھول لگیں پھولوں پہ خُوشے لگیں خوشوں پہ گوشے لگیں اُن میں پھل لگیں پھلوں میں رنگ بھرے جائیں اور پھلوں میں خوشبو رکھی جائے بھری جائے۔ اُن میں ذائقے بھرے جائیں۔ اُن میں مٹھاس بھری جائے۔ کسی میں کڑواہٹ بھری جائے کسی میں کسلاہٹ بھری جائے جو رب اتنی بڑی کائنات پر حاکم ہو وہ اس چھوٹے سے انسان کو نہیں سیدھا چلا سکتا؟

ہوا چلے تو پوچھے یا اللہ چلوں کہ نہ چلوں سورج ڈوبے تو پوچھے یا اللہ نکلوں کہ نہ نکلوں رات آئے تو پوچھے یا اللہ ڈھلوں کہ نہ ڈھلوں دن آئے تو پوچھے یا اللہ غروب ہوں کہ نہ ہوں موسم آئے تو پوچھے یا اللہ بدلوں کہ نہ بدلوں زمین چلے تو پوچھے یا اللہ چلتی رہوں یا کھڑی ہو جاؤں فرشتے جس رب کے سامنے دَم نہ مار سکیں وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ سر جس کے سامنے جھک جائیں وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ آوازیں جس کے سامنے پست ہو جائیں۔ ساتوں زمین و آسمان جس کے سامنے لرز رہے ہوں ساتوں زمین و آسمان جس کے سامنے

Marfat.com

تھرار ہے ہوں کائنات کا ذرہ ذرہ جس کے سامنے سربسجود ہو چپہ چپہ جس کے تعریف میں لگا ہو ہو یہ ایک ایک اینٹ اللہ کی قسم اس کی حمد میں لگی ہوئی ہے ہم ان اینٹوں کے اندر رہ کر اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں مگر یہ اینٹیں اللہ کی فرمانبردار ہیں ان کا ایک ایک ذرہ سبحان اللہ کہتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے جو رب اس کائنات کا اتنا بڑا بادشاہ ہو۔ ﴿اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ اَلسَّلٰمُ اَلْمُؤْمِنُ اَلْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ الْقَھَّارُ اَلْوَھَّابُ اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِیْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ الْخَافِضُ ارَّافِعُ اَلْمُعِزُّ الْمُذِلُّ اسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ اَلْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اَلْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ اَلْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُنْتَقِمُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ اُلاَوَّلُ اُلآخِرُ الظَّاھِرُ الْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْئٍ عَلِیْمٌ۝﴾

اللہ نے کسی کو امتحان میں نہیں ڈالا۔ سب کی چھٹی ہے سورج ایک دن ٹوٹے گا پھر کبھی نہیں بنے گا۔ چاند ایک دن ٹوٹے گا پھر کبھی نہیں بنے گا۔ ایک دن ستارے جھڑیں گے پھر کبھی نہیں بنیں گے۔ ایک دن دن رات کا نظام مُعطّل ہوگا پھر کبھی بحال نہیں ہوگا۔ یہ کائنات ایک دن زیروزبر ہوگی پھر کبھی اس کو وجود نہ ملے گا۔

حیرتِ انسانی

یہ کائنات ایک دن زیروزبر ہوگی پھر کبھی اس کو وجود نہ ملے گا۔ پر یہ قسمت کا مارا انسان یہ جو مرد کی شکل میں ہے عورت کی شکل میں ہے ایک آدمی مجھ سے کہنے لگا پیدا ہی کیوں کیا تھا ہمیں جو اتنے لمبے چوڑے حالات بنائے میں نے کہا یہ سوال اب خارج ہو چکا ہے بحث سے۔ اب اگلا سوال ہو رہا ہے کہ ہم اس امتحان سے پاس کیسے ہوں۔

ایک آدمی کنوئیں میں گر گیا اب وہ شور مچانا شروع کر دے کہ میں گرا کیوں؟ میں گرا کیوں؟ اس طرح بھی کبھی نکلے گا؟ یہ سوال ختم ہو گیا کہ میں گرا کیوں اب اگلا سوال ہے

Marfat.com

کہ میں نکلوں کیسے؟

اللہ غافل نہیں ہے

تو میرے بھائیو اور بہنو! ہم پھنس گئے انسان بن گئے آزاد نہیں ہیں میرے رب کی قسم ہم تو سوتے بھی ہیں نگہبانی کرنے والا کوئی نہیں سو رہا ہم غافل بھی ہوتے ہیں وہ غافل کوئی نہیں ہے۔

﴿فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ٥﴾ (سورۃ ابراہیم آیت:۴۲)

میرے نافرمانوں کو بتا دو کہ میں غافل نہیں ہوں۔ دیکھ رہا ہوں۔ چھپو کہاں چھپو گے؟ دروازے بند کر دو۔ کنڈیاں لگا دو۔ پردے گرا دو۔ لائٹیں بجھا دو اب کوئی نہیں دیکھ رہا۔ نہیں نہیں ایک ذات ہے جو سات زمین کی تاریکی میں بھی دیکھ رہی ہے تو جو زمین کے اوپر بند کمرے میں منہ کالا کرنے لگا ہے وہ سات زمینوں کے اندر نیچے تہہ میں کیڑی کی حرکت کو دیکھتا ہے اس کے قدموں کی آہٹ کو سنتا ہے اس کے دل کی دھڑکن کو ناپتا ہے اور اس کیڑے کی ضرورت زیرِ زمین پہنچاتا ہے ہمارا واسطہ کسی غافل سے نہیں ہے۔ ہمارا واسطہ کسی عاجز سے نہیں ہے۔ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۔تم میں طاقت ہے تو مجھے عاجز کر کے دکھاؤ: آجاؤ میرے مقابلے میں لڑ پڑو مجھ سے اور مجھے عاجز کر کے دکھاؤ؟ اچھا مجھے دھوکہ دے کے دکھاؤ۔ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ٥ (سورۃ طٰہٰ آیت:۵۲) تیرا رب بھولتا نہیں۔ تیرا رب غلط فیصلے نہیں کرتا لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ تیرا رب اونگھتا نہیں تیرا رب سوتا نہیں۔ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا٥ تیرا رب بھولتا نہیں۔ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا تیرا رب تھکتا نہیں۔ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ۔ وہ کھاتا نہیں کھلاتا ہے۔

اللہ جل شانہ کا تعارف

وہ سوتا نہیں سلاتا ہے۔ وہ پیتا نہیں پلاتا ہے۔ وہ مرتا نہیں مارتا ہے۔

Marfat.com

﴿حَيٌّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ. وَحَيٌّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ. وَحَيٌّ لَيْسَ كَمِثْلِهِ حَيٌّ. وَحَيٌّ لَيْسَ يُشْبِهُهُ حَيٌّ. لَاشَرِيْكَ لَهُ. لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا٥﴾

وہ ہر زندہ سے پہلے زندہ۔ وہ ہر زندہ کے بعد زندہ۔ وہ ایسا زندہ کہ کوئی اس جیسا زندہ نہیں۔ وہ ایسا زندہ کہ اس کا مثیل کوئی نہیں۔ وہ شریک سے پاک۔ وہ بیوی سے پاک وہ اولاد سے پاک۔

عرب جو تھے ناں پہلے زمانے میں ان کو تیس چالیس پشتوں تک اپنے دادا کے نام یاد ہوتے تھے۔ وہ گھوڑوں کی نسلوں کے نام جانتے تھے اوّل تا آخر۔ ایک دن حضورؐ سے کہنے لگے مَاذَا اُنسُبُ لَنَا رَبُّکَ۔ ہمیں تو اپنا نسب یاد ہے آپؐ اپنے رب کا نسب بتائیں؟

ربّ العزّت کا نسب نامہ

قبل اس کے اللہ کا حبیبؐ بولتا اللہ خود بولا اور جبرائیلؑ برق رفتاری سے۔ برق رفتاری کیا ہوتی ہے پلک جھپکنے میں عرش سے فرش پر آیا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے اپنا نسب نامہ بھیجا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا آؤ بھئی قریش والو میرے رب کا نسب سنو۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥﴾

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ٥ اَللّٰهُ الصَّمَدُ٥ لَمْ يَلِدْ ٥ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ٥﴾

میرا رب اکیلا ہے اَحَدْ ہے وہ غنی ہے بے نیاز ترجمہ صحیح نہیں ہے یہ نامکمل ہے صَمَدْ کسے کہتے ہیں کہ جس کے بغیر کسی کا کام نہ بنے اور اس کا کام سب کے بغیر بنے اللہ اگر بے نیاز ہوتا تو زمین و آسمان برباد ہو جاتے مگر وہ تو سب سے زیادہ ہمارے ناز اُٹھاتا ہے۔ یہ زمین تڑپتی ہے اور کہتی ہے کہ یا اللہ میرا سینہ گناہوں کے بوجھ سے چھلنی ہو گیا ہے مجھے اجازت دے میں پھٹ جاؤں مجھے اجازت دے میں ان ڈیفنس والوں کو گھروں سمیت اندر لے جاؤں۔

Marfat.com

سمندر اجازت مانگتے ہیں یا اللہ اجازت دے دے لگام ڈھیلی کر دے ہم ان نافرمانوں کو غرق کر دیں۔

فرشتے تڑپ جاتے ہیں۔ بعض گناہ ایسے ہیں کہ جب انسان ان کا مرتکب ہوتا ہے تو فرشتے ڈر کے زمین کے اُوپر چلے جاتے ہیں کہ اب اللہ کے عذاب کو کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ اللہ پھر بھی ناز اُٹھاتا ہے اور وہ گناہ ہو رہے ہیں ہر جگہ وہ گناہ ہو رہا ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ زمین کو لے کے چل رہا ہے۔

حدیث قدسی

وہ بے نیاز نہیں ہے بلکہ وہ صَمَدُ ہے یعنی جس کے بغیر کسی کا کام نہ بن سکے حدیث قُدسی ہے۔

﴿عَبۡدِی اَنۡتَ تُرِیۡدُ وَاَنَا اُرِیۡدُ وَلَا یَکُوۡنُ اِلَّا مَا اُرِیۡدُ.﴾

اے میرے بندے ایک تو چاہتا ہے اور ایک میں چاہتا ہوں اور جو میں چاہتا ہوں وہ سب کے بغیر کر کے دکھاتا ہوں۔ اور جو تم چاہتے ہو وہ میرے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اچھا پھر ہم کیا کریں یا اللہ ہماری بھی تو کوئی چاہت پوری ہو پھر ایسے کیسے گزرے گی؟ تو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے اچھا میرے ساتھ ایک سودا کر لے۔

﴿فَاِنۡ سَلَّمۡتَ لِیۡ فِیۡهَا اُرِیۡدُ .﴾ تو وہ کر جو میں چاہتا ہوں۔

میں نے تجھے دیکھنے سے منع نہیں کیا لیکن دیکھنے کی ایک حد مقرر کی ہے کہ اس سے آگے مت دیکھ تجھے سننے سے منع نہیں کیا لیکن سُننے کی ایک حد مقرر کی ہے کہ اس کے آگے نہ سن۔ دین مشکل کب تھا؟ جب اللہ تعالیٰ کہتا کہ اندھے ہو جاؤ دیکھو ہی نہیں بہرے ہو جاؤ سنو ہی نہیں۔ بھوکے رہو کھاؤ ہی نہیں۔ گونگے بن جاؤ بولو ہی نہیں۔ جنگل میں رہو گھر نہ بناؤ۔ پھر تو دین بڑا مشکل ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک حد لگا دی کہ اتنا دیکھ سکتے ہو اس سے زیادہ نہیں۔ یہ آپ کو سب کو پتہ ہے عورتوں کو بھی پتہ ہے مردوں کو بھی پتا ہے آخر مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں کہ کیا دیکھنا ہے کیا نہیں دیکھنا۔ کہا یہ سنو یہ نہ سنو۔ کیا

Marfat.com

سننا ہے اور کیا نہیں سننا ہے سب کو پتہ ہے یہ بولو یہ نہ بولو سچ بولو جھوٹ نہ بولو۔ اچھی بات بولو غیبت نہ بولو یہ مثال دے رہا ہوں قرآن سنو گانا نہ سنو۔ میرا قرآن سنو۔ ساز و آواز نہ سنو کچھ پر پابندی لگا دی۔

﴿ فَاِنْ سَلَّمْتَ لِیْ فِیْهَا اُرِیْدُ كَفَیْتُكَ فِیْهَا تُرِیْدُ. ﴾

اب تو وہ کر جو میں چاہتا ہوں پھر میں وہ کروں گا جو تو چاہتا ہے۔

فانی دنیا اور اس کی فانی چیزیں

اچھا دنیا میں کب تک دیکھیں گے بھائی آخر اِن آنکھوں پہ چشمے چڑھیں گے پھر آہستہ آہستہ چشمہ بھی ساتھ چھوڑ جاتا ہے اور اُس سے بھی نظر نہیں آتا۔ اور پھر ایک دن یہ شمع ویسے ہی بجھ جاتی ہے۔

ان کانوں سے کب تک سنیں گے آخر اِن کو آلے لگ جائیں گے پھر وہ آلے بھی بیکار ہو جاتے ہیں گلا پھاڑ کر بولو پھر بھی سنائی نہیں دیتا۔ اور ایک دن یہ تار بھی ٹیلیفون کے کٹ جاتے ہیں (سماعت)

اس زبان سے کب تک بولیں گے اور کب تک چہچہائیں گے آخر یہ نغمہ بند ہوگا اور ایک دن یہ آواز ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جائے گی۔

اس جسم کو کب تک اس کی لذتیں دیں گے۔ کب تک اس کی خواہش کی پیروی کریں گے۔ آخر یہ چمکتا جسم یہ رعنائی والا چہرہ ایک دن جھریوں سے سارا بھر جاتا ہے اور وہ سارا حسن بھولی بسری داستان بن جاتا ہے اور وہ چہرہ جس پر کبھی نظر پڑتی تھی تو آنکھ نیچے نہ آتی تھی اُسی چہرے پر نظر پڑتی ہے تو کراہت سے نظر ہٹا لیتے ہیں۔

وہ جوانی جس پر اکڑتا تھا اور اکڑ اکڑ کر زمین پہ پاؤں مارتا تھا۔ آج دو آدمیوں نے پکڑا ہوا ہے اور اس کے پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے اور وہ گھسٹ گھسٹ کے لوگوں کے سہارے یہ چل رہا ہے۔ جو کبھی اپنے جسم اور کپڑوں پہ داغ نہیں لگنے دیتا تھا آج اس کا بستر پر پیشاب نکل رہا ہے۔ اولاد بھی نفرت کر رہی ہے بچے بھی دور بھاگ رہے ہیں

نوکروں سے کام کروایا جارہا ہے کہ ہمارے ڈیڈی کو اب تم سنبھالو۔ وہ کہاں چلی گئیں قوتیں؟ کہاں چلی گئیں جوانیاں؟ وہ ساری راگ ورنگ کی محفلیں آخر تو ایک دن یہ سارے راگ خاموش ہوجائیں گے؟ یہ آوازیں زیر زمین چلی جائیں گیں۔ اور یہ جسم جسے ہم ریشم سے ڈھانپتے ہیں ایک دن یہ مٹی کی چادر اُوڑھ کے مَنوں مٹی تلے دفن کردیا جائے گا۔

بُھولی بسری داستان

پھر ایک دن آئے گا:

﴿كَانْ لَمْ تَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ خُلَّةٌ. وَلَا حُسْنُ مُدٍ مَرَّةً فِي التَّبَادُلِ.﴾

یہ امی اور ابا یہ بیٹا اور بیٹی یہ چاچا اور چاچی یہ بھائی اور بہن یہ ایک ایسی بھولی ہوئی داستان بن جائیں گے کہ جن کا ایک ایک حرف ہمارے ذہن کی کتاب سے مٹا دیا جائے گا۔ قبر تک کا نشان نہ رہے گا پوتے کو نہیں پتہ ہوگا کہ ہمارا دادا کہاں دفن ہے۔ آج تو بیٹوں کو نہیں پتا؟ میں میانی شریف جارہا تھا ایک قبر پہ فاتحہ پڑھنے راستے میں ایک قبر نے مجھے روک لیا ایسی شکست اور بُرے حال کہ میں نے کہا اس کو سب نے ہی شاید بھلا دیا۔ کوئی آتا ہی نہیں یہاں؟ ایک ایمانی رشتہ تو میرا بھی تھا ناں تو میرے قدم رُک گئے اور میں قبر کو دیکھنے لگا کہ اس طرح بھی انسان مٹ جاتے ہیں؟ پھر میں قریب ہو کر اس قبر کا کتبہ پڑھنے لگا تو کیا لکھا ہوا تھا۔ رُستمِ ھند۔ تو میرے آنسو نکل پڑے کہ یہ رُستمِ ہند ہے کریم بخش غالبًا نام لکھا ہوا تھا مجھے نام بھول گیا ہے تاریخ وفات لکھا ہوا تھا۔ انیس سو آٹھ 1908 تاریخ پیدائش اٹھارہ سو چوالیس 1844 میں اپنے جس ساتھی کی قبر پہ جارہا تھا مجھے وہ بھول گیا اور میں اُسکی قبر پہ بیٹھ کر پڑھنے لگا۔ میں نے کہا شاید یہاں کوئی آتا ہی نہیں ہوگا۔ یہ بیچارہ کس حال میں پڑا ہوگا؟ تو کب تک میرے بھائیو اور بہنو ہم اپنے اِس جسم کے ساتھ وفا کریں گے کیوں نہ اللہ تعالیٰ سے وفا کرلیں۔ وفا کرتی ہے یہ سرشت ہے بے وفائی کرتی ہے یہ بھی

Marfat.com

سرشت ہے انسان بے وفا بھی ہے باوفا بھی ہے۔ اگر اللہ سے وفا کرلیں گے تو نفس و شیطان کے بے وفا ہو جائیں گے پھر مزے ہی مزے ہیں۔ اور اگر اللہ سے بے وفا ہو گئے اور نفس و شیطان کے وفادار بنیں گے تو پھر مصیبت ہی مصیبت ہے۔ تو آج ہر گھر جو بجلی کے قمقوں سے روشن ہیں لیکن دل کالی رات سے زیادہ تاریک ہیں۔ اوپر مصنوعی قہقہے گونجتے ہیں لیکن دل خون کے آنسو روتے ہیں۔

چہرے اُن کے چمکتے ہیں مگر اندران کے ویرانیاں ہیں۔ لباس ان کے زرق برق ہیں مگر اندر اُن کے خاک آلود ہیں۔ کوئی اندر اُتر کر دیکھ نہیں سکتا کہ آج کی دنیا آج کی انسانیت کتنی دُکھی انسانیت ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ اللہ کے بے وفا ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ کیا کہہ رہا ہے۔

﴿ فَإِنْ سَلَّمْتَنِیْ فِیْهَا اُرِیْدُ كَفَیْتُكَ فِیْمَا تُرِیْدُ . ﴾

میرے ساتھ سودا تو کرلے۔

حدُودُ اللہ

کہا؟ یہ چالیس پچاس سال جیسے میں کہتا ہوں ویسے گذارے تجھے روٹی سے نہیں روکوں گا ہاں حرام روٹی سے روکوں گا حلال تو خود تیرے لیئے مہیا کروں گا۔ تجھے کپڑے سے نہیں روکوں گا حرام کپڑے سے روکوں گا حلال تو تجھے خود حکم دوں گا لے کر آ۔ تجھے زیب و زینت سے نہیں روکوں گا عورت کو کہا حرام زیب و زینت سے روکوں گا ایسی زیب و زینت جو تو دوسروں کو دکھائے اس اس سے تجھے روکوں گا کہ دوسروں کے لئے مت بن۔ بنو سنورو اپنے خاوند کے لئے دوسروں کے لئے نہیں ورنہ تمہارے جسموں کی بدبُو سے جہنمی بھی پریشان ہو جائیں گے وہ کہیں گے یہ کیا آفتیں ہماری دوزخ میں آن پڑیں۔ اُوہو یہ تو وہ عورتیں ہیں جن کے خوشبوؤں کے ھلے بازاروں کو مُعطر کرتے تھے۔ آج ان کی بدبُو سے جہنمی پریشان ہو جائیں گے۔

Marfat.com

گھروں کی زینت

زینت اپنے گھر میں اپنے خاوند کے لئے کرو گھروں میں نمازیں پڑھو اللہ کا ذکر کرو اور اللہ کی رضا کے لئے مال خرچ کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کی بندیاں بن کر رہو۔ ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ. (القرآن) اپنے گھروں کو میرے قرآن کے نغموں سے آباد کرو میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں سے اپنے گھر کو مزین کرو پھر میں تجھے ایسی نظر دوں گا کیسی نظر؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَنْ تَرَانِیْ اے موسیٰ نہیں دیکھ سکتے۔ لا یَرَانِیْ حَیٌّ اِلَّا مَاتَ اس دنیا میں مجھے جو آنکھ دیکھے گی وہ آنکھ ختم ہو جائے گی۔ ولا رطبا الا تفرق ولا یابسا الا تدحدہا۔ کوئی خشک دیکھے گا تو پھٹ جائے گا کوئی تر دیکھے گا تو خشک ہو جائے گا۔ مجھے نہیں تم دیکھ سکتے ﴿اِنَّمَا یَرَانِیْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الَّذِیْنَ لَا تَنَامُ اَعْیُنُهُمْ وَلَا تَبْلٰی ثِیَابُهُمْ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ﴾ تو جنت میں آجا تجھے وہ آنکھ دوں گا جو میرا دیدار کر سکے گی یہ وہ آنکھ ہوگی جس کے اندر سے نیند کو نکال دوں گا جنت میں نیند کوئی نہیں ہے نیند تو موت کی بہن ہے۔ اَلنَّوْمُ اُخْتُ الْمَوْتِ (حدیث) تو جنت میں موت ختم تو نیند بھی ختم۔ آدمی سوتا تو تھکان کی وجہ سے ہے وہاں نہ تھکاوٹ اور نہ نیند ابو مسلم دو تھے ایک ابو مسلم خولانی وہ تو بڑے بزرگ تھے۔

ایک تھا ابو مسلم خراسانی وہ حجاج کی طرح بڑا ظالم گورنر تھا وہ سارا سارا سال نہیں سوتا تھا وہ کہتا تھا جوانی ہے آفت ہے قوت ہے محنت کا میدان کوئی نہیں ہائے میں کیا کروں۔

تو جنت میں اللہ طاقت ایسی دے دے گا کہ نیند ختم اب کیا دیکھیں دنیا میں حرام نہیں دیکھا۔ مردوں کو کہا تھا کہ نظریں نیچی رکھو عورتوں سے کہا کہ نظریں نیچی رکھو۔

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ. قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ.﴾

Marfat.com

اے میرے بندو نظریں نیچی رکھو۔ اے میرے بندیوں نظریں نیچی رکھو۔

جنت کے نظارے

اس کا بدلہ کیا ملے گا۔ فرمایا اس کے بدلے تمہیں جنت کے نظارے دکھاؤں گا۔ ایک حدیث میں آتا ہے ایک جنتی جنت میں بیٹھا ہوا ہے اپنے ہاتھ کو اپنی تھوڑی کے نیچے رکھے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ایک منظر کو کھولے گا وہ ایسا محو ہو جائے گا کہ ستر برس گزر جائیں گے اور وہ اپنا پہلو بدلنا بھی بھول جائے گا۔ یہاں تو ستر سال میں کیا کیا انقلاب آ جاتے ہیں جنت کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہے جنت کا ایک ہفتہ سات ہزار سال میں پورا ہو گا لیکن ٹائم کا گزرنا محسوس نہیں ہو گا کیونکہ کلاک آف کیا ہو گا ٹائم آف ہے جنت میں۔ ستر برس ایسا محو رہے گا کہ اپنا پہلو بھی نہیں بدلے گا اللہ ایسے نظارے پیش کرے گا۔ میاں بیوی آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے خاوند اس قدر حسین ہو گا کہ چالیس سال دیکھنے میں لگ جائیں گے اور بیوی کا دیکھنے کا شوق پورا نہیں ہو گا اسی طرح مرد اپنی عورت کو چالیس برس دیکھتا رہے گا دیکھنے کا شوق پورا نہیں ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے چہرے سے پردہ اُٹھائے گا پھر اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کرائے گا جب آئیں گے ناں جنت والے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا آؤ بھئی آج ایک وعدہ پورا ہو رہا ہے آج ایک ملاقات ہو رہی ہے ایک جنت کی وادی ہے جس میں درخت نہیں جس میں نہریں نہیں جس میں حوریں نہیں جس میں قصور (محل) نہیں صرف ایک گھاس کا فرش ہے مخمل کی طرح بچھا ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار کی جگہ بنائی ہے اس میں انبیاء شہداء صدیقین ایک طرف عورتیں ایک طرف مرد ایک طرف۔ عورتیں حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کے ساتھ اور مرد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ۔ دونوں کو بٹھا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا۔

اے میرے بندو اور بندیو۔ وہ جو میں نے وعدے کئے تھے وہ پورے کر دیئے کہ کچھ باقی ہے عرض کریں گے یا اللہ سب پورے ہو گئے۔

Marfat.com

فَاِنْ سَلَّمْتَ لِیْ فِیْهَا اُرِیْدُ کَفَیْتُکَ فِیْمَا تُرِیْدُ. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو میری مان لے پھر میں تیری مان لوں گا۔

اللہ پاک سے سودا

جوانی چاہیے ایسی جوانی دوں گا کہ کبھی بڑھاپا نہ دیکھو گے حسن چاہیے تو ایسا حسن دوں گا کہ سورج کو اُنگلی دکھادوں تو سورج غروب ہو جائے پھر بتا تیرا چہرہ کیسا حسین ہوگا؟ لباس چاہیے تو ایسے لباس دوں گا باریک و مہین اور ایسے نفیس کہ سو سو جوڑے پہنو گے ہر ہر جوڑے کا رنگ الگ الگ ہر جوڑے کی خوشبو الگ اور ہر جوڑے کی مہک الگ دوں گا۔ زیور چاہیے (چھوڑ و حرام کی کمائی کے زیور کو) میں نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے وہ جب سے پیدا ہوا ہے زیور بنا رہا ہے اس کی تسبیح نماز سب معاف ہیں اس کا ایک ہی کام ہے کہ وہ سنار ہے بیٹھا زیور بنا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ جنت کے مردوں اور عورتوں کو بلائے گا۔ آؤ آؤ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ (سورۃ الکہف آیت ۳۱) آؤ اب میں تمہیں سونے کے کنگن پہناتا ہوں ارے دنیا میں تو زیور بھی کھوٹ والا ہوتا ہے۔ اللہ کا زیور خالص اور بے مثل ہوگا۔ اچھا زیور کو چھوڑو وہ جس سانچے میں زیور بنا رہا ہے وہ سانچا اگر سورج کے سامنے کر دیا جائے تو سورج بے نور ہو جائے۔ اس سانچے کے اندر بننے والا زیور کیسا حسین ہوگا۔ اور اس زیور میں مختلف رنگ و نسل کے موتی ہونگے جوان میں سب سے چھوٹا موتی ہوگا اگر وہ نکال کر زمین پہ رکھ دیا جائے تو ساری کائنات روشن ہوجائے اور معطر و خوشبو دار ہو جائے۔ اب ذرا سوچو اس زیور کے بڑے موتی کیسے ہونگے؟ اللہ نے فرشتے کو زیور بنانے لگایا ہوا ہے اور وہ قیامت کے دن جب مرے گا ناں تو زیور بناتا بناتا ہی مر جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندو اور بندیو تم نے دنیا میں صبر کیا آؤ آج میں تمہیں پہناتا ہوں۔ دنیا میں روکھی سوکھی کھائی آج میں تمہیں کھلاتا ہوں۔

Marfat.com

جنت کے انعامات

﴿وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ.﴾ (سورۃ الکہف آیت:۳۱)

حضرت ام سلمہؓ نے پوچھا یارسول اللہؐ دنیا کی عورت اچھی ہے یا جنت کی حور؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بَلْ نِسَآءُ الدُّنْيَا يَا اُمُّ سَلِمَهْ اے اُم سلمہ جنت کی حور کی نسبت دنیا کی عورت بہت اعلیٰ وارفع ہے۔ انہوں نے پوچھا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ بِمَ یارسول اللہؐ کس وجہ سے؟ جنت کی حور چار چیزوں سے بنی ہے مشک۔ عنبر۔ زعفران۔ کافور۔ ہم کس سے بنے چار چیزوں سے آگ پانی مٹی اور ہوا سے ہمارا مادہ ادنیٰ ہے اُن کا مادہ اعلیٰ ہے۔ تو حضورؐ نے فرمایا دنیا کی عورت افضل ہے کیوں؟ بِصَلَاتِهِنَّ وَعِبَادَتِهِنَّ وَصِيَامِهِنَّ ۔ نماز کی وجہ سے۔ عبادت کی وجہ سے عبادت ایک بڑا لفظ ہے جس کا مطلب ہے چوبیس گھنٹے اللہ کی فرمانبرداری۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اَلْبَسَ اللّٰهُ وُجُوْهَهُمْ بِالنُّوْرِ اللہ ان کے چہروں کو نورانی بنائے گا اَجْسَادَهُنَّ الْحَرِيْرَ ان کے جسم کو ریشم پہنائے گا بِيْضَ الْوُجُوْهُ چمکتے ہوئے چہرے دے گا خالص سونے کے زیور پہنائے گا خُضْرَ الْحُلَلْ خالص ریشم کے جوڑے پہنائے گا مَجَامِرُ هُنَّ الْعُلُوّ اور ان کی انگیٹھیوں میں عود کر جلایا جائے گا خوشبو کے لئے ہمارے ہاں تو رواج نہیں عرب میں رواج تھا اب بھی ہے وہاں پھر رہے ہوتے ہیں بیت اللہ میں دھونی دینے کے لئے اس کو اپنی زبان میں ہم انگیٹھی کہہ لیتے ہیں ویسے انگیٹھی اس کا پورا ترجمہ نہیں ہے۔

وَاَمْشَاتُهُنَّ الذَّهَب اور ان کے بالوں میں سونے کی کنگھیاں ڈالے گا اور دنیا کی عورت کو اللہ حور پر اس قدر فضیلت دے گا کہ اس کو حور کی نسبت ستر ہزار گناہ زیادہ حُسن و جمال عطا فرمائے گا۔ وہ کہیں گے۔

Marfat.com

حوروں کا فخر

﴿ نَحْنُ بَنَاتُ الظِّلَ وَاشَّكل وَالْبهَا. وَمَسْكَنُنَا فِى الْفِرْدَوْسِ الْمُخَلَّدُوْ. ﴾

جنت کی حور کہہ رہی ہے ہم حسن والی جمال والی اور ہمیشہ جنت میں رہنے والی ہم نے موت کوئی نہیں دیکھی۔

﴿ اَنْتِ الَّتِیُ اُنْشِیْتُ. وَمَاءِ وَکِ مَلْحَدُوْ ﴾

تو کیا ہے تو ایک مٹی سے بنی اور قبر کی مٹی میں مٹی ہو کر ہم تک پہنچ کر آئی ہے یہ جنت کی حوروں کا فخر ہے کہ ہمیں موت نہیں آئی ہم نے صرف جوانی دیکھی بڑھاپا نہیں دیکھا حسن دیکھا ہے بدصورتی نہیں دیکھی اور تم مٹی سے بنی مٹی میں گئی اور مٹی سے اُٹھ کر آئی ہو اور دنیا کی عورتیں حوروں کے جواب میں کہیں گیں۔

جنتی عورتوں کا فخر

﴿ نَحْنُ الْمُصَلِّيَاتَ وَمَا صَلَّيْتُنَّ. نَحْنُ الصَّائِمَاتِ وَمَا صُمْنَّ. وَنَحْنُ الْمُتَصَدِّقَاتُ مَا تَصَدَّقْتَنَّ. نَحْنُ الْمُتَوَضِّآتِ وَمَا توَضَّئَلتَنَّ. ﴾

ہم نے نمازیں پڑھیں تم نے نمازیں نہیں پڑھیں۔ہم نے روزے رکھے تم نے روزے نہیں رکھے۔ہم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا تم نے خرچ نہیں کیا۔ہم نے گرمی سردی میں وضو کئے تم نے وضو نہیں کئے۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں فَغَلَبْنَهُنَّ دنیا کی عورتیں جنت کی عورتوں سے اس بناء پر غالب آجائیں گے۔

Marfat.com

اللہ ہم سے سودا کر رہا ہے غلط مت سنو بند کر لو اپنے کانو کو مَنْهِيَات سے۔کیا ہو گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں کلام سناؤں گا۔اللہ کہے گا وعدے سچے ہو گئے؟ جنتی بولیں گے یا اللہ سب وعدے پورے ہو گئے اللہ فرمائے گا ایک وعدہ ابھی باقی ہے۔لوگ کہیں گے یا اللہ کونسا وعدہ باقی ہے۔

﴿اَلَمْ يُثْقِلْ مَوَازِيْنَنَا. وَيُزَحْزِحْنَا عَنِ النَّارِ. وَيُدْخِلْنَا الْجِنَانَ.﴾

کیا تو نے ہماری نیکیوں کو بڑھا نہیں دیا۔کیا تو نے ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا نہیں لیا۔کیا تو نے ہمیں جنتوں میں پہنچا نہیں دیا۔

اب کونسا وعدہ ہے اللہ فرمائے یَارِضْوَانُ ارْفَعِ الْحُجُبَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عِبَادِيْ اے رضوان میرے اور میرے بندوں کے درمیان پردے تو ہٹاؤ یہ مجھے دیکھ لیں جی بھر کے۔اللہ اکبر یہ اللہ فرما رہا ہے۔

اللہ پاک کا دیدار

یہاں انسان گارے مٹی کا نمونہ ہے اور دنیا تو ویسے ہی مچھر کا پَر ہے اس دنیا میں ایسے ایسے منظر ہیں کہ آدمی دیکھ لے تو دھنگ رہ جاتا ہے اور ان مناظر کا بنانے والا جب سامنے آئے گا۔اُوہو۔ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْراً جو آنکھ حرام سے رُکی آج وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ ایک ایک کا نام لے کر پوچھے گا کیا حال ہے خوش تو ہو حضرت ایوب علیہ السلام بیمار ہو گئے اٹھارہ برس بیمار رہے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جہاں داغ نہ ہو اور جہاں درد نہ ہو اور کوئی رات ایسی نہ تھی اٹھارہ برسوں میں جو آنکھوں میں نہ کٹی ہو جوڑ جوڑ سے نہ کٹی ہو جسم میں کیڑے پڑے ہوئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے صحت دے دی۔ان کی بیویاں ساری مر گئی تھیں بچے بھی مر گئے تھے صرف ایک بیوی زندہ تھی وہی ان کی خدمت کیا کرتی تھی مانگ کر لاتی تھی اور ان کو کھلاتی تھی ان کی بیوی جب کھانا لائی تو دیکھا کہ ایک خوبصورت نوجوان بیٹھا ہوا ہے تو وہ حیران و پریشان کبھی اِدھر دیکھتی ہے کبھی اُدھر دیکھتی ہے

Marfat.com

ایوبؑ کا کہیں پتہ ہی نہیں اس نوجوان سے کہنے لگیں بھئی یہاں میرا خاوند تھا معذور سا بیمار سا وہ نظر نہیں آ رہا وہ تو خود حرکت بھی نہیں کر سکتا تھا۔ آپ نے کہیں دیکھا ہو تو حضرت ایوبؑ مسکرانے لگے اور فرمانے لگے کہ میں ہی تیرا خاوند ہوں ایوب اللہ نے مجھے دوبارہ جوانی دے دی۔ ہائے ہائے اللہ سے وفا ہی نہیں کرتے ہم۔ صرف پیسے کے پیچھے بھاگ رہے ہیں بتاؤ کبھی پیسے سے بھی کبھی کس گھر میں سکھ آئے ہیں؟

گھروں کی خوشحالی کا راز

بتاؤ کبھی اولاد کی کمی سے بھلا گھرانے خوشحال ہوئے ہیں؟ کیا حماقت کی انتہا ہے۔ جس گھر میں دین ہے وہ گھر خوشحال ہے چاہے وہ چھوٹا خاندان ہے چاہے وہ بڑا خاندان ہے چاہے وہ مالدار ہیں چاہے وہ فقیر ہیں جس گھر میں دین نہیں وہ گھر جہنم کی آگ ہے۔ ہائے ایک دن ایک شخص نے حضرت ایوب علیہ السلام سے پوچھا بیماری کے دن یاد آتے ہیں وہ فرمانے لگے بیماری کے جو دن تھے ناں وہ صحت کے دنوں سے اچھے تھے۔ وہ بولا تو یہ ہے بھئی وہ دن کیسے اچھے تھے؟ آپ کا تو رواں رواں ہائے ہائے کرتا تھا کہنے لگے جب میں بیمار تھا ناں تو اللہ تعالیٰ دن میں رات میں روزانہ ایک دفعہ عرش سے پوچھتا تھا آواز آتی تھی۔ ایوب میرے بندے تیرا کیا حال ہے؟ اس پوچھ میں جو راحت تھی وہ جو لذت تھی اس پوچھ میں مجھے میرا ہر درد بھول جاتا تھا! اور جب ایک عورت اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھ رہی ہو کھلی آنکھوں سے اور جب ایک مرد اپنے اللہ کو ان آنکھوں سے دیکھ رہا ہو کھلی آنکھوں سے اللہ اکبر ہمارے شوق ہی مٹ گئے بدل گئے۔ کیسے ان مُردہ دلوں کو زندہ کریں۔ پتھر بھی اتنا سُنتے تو پانی ہو جاتے ہوائیں چلتی رُک جائیں لیکن یہ کیسے دل ہیں یہ کیسے پتھر ہیں یہ کیسے ویرانے ہیں کہ اتنا سُن کر بھی ویران ہیں۔ صحراؤں کو اتنا قرآن سنایا جاتا تو وہ بھی سرسبز ہو جاتے طوفانوں کو اتنا قرآن سنایا جاتا تو وہ بھی تھم جاتے یہ کیسے پتھر دل ہیں یہ کیسے اندر شیطانی طوفان ہیں جنہیں جنت کا شوق نہیں۔ جنہیں اللہ کی

رغبت نہیں راتوں کا اُٹھنا نہیں ۔دنوں کا اللہ کی اطاعت میں گزرنا نہیں ۔ان پتھروں کے سجانے سے بھی بھلا کبھی انسان سجتا ہے؟ انسان تو اللہ کی اطاعت سے سجتا ہے۔سونے اور چاندی سے بھی بھلا کسی کا وزن لگتا ہے انسان کا وزن تو تقویٰ سے لگتا ہے۔

دیدارِ الٰہی کی لذت

ابھی سوچو تو سہی بھائیو اور بہنو اللہ جل شانہ سامنے ہو۔اللہ اکبر۔پھر اللہ آپ کا نام لے کَیفَ اَنتَ اور کَیفَ اَنتِ تو کیسا ہے تو کیسی ہے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه۔پھر اللہ فرمائے گا میں تمہیں اپنا کلام سناتا ہوں آ ؤ سنو !اور اس دیدار کے بعد جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا ناں کہ واپس جاؤ تو کہیں گے نہیں ہم واپس جاتے نہ ہمیں جنت چاہیے نہ ہمیں کھانا چاہیے نہ پانی چاہیے نہ ہمیں حوریں چاہیے ہمیں کچھ نہیں چاہیے بس تیرا دیدار چاہیے تو ہمیں دیکھتا رہ ہم تجھے دیکھتے رہیں بس ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے۔اللہ جل شانہ فرمائے گا جاؤ جاؤ پھر آٹھویں دن آ ؤ لیکن جو جنت الفردوس میں پہنچ جائے گا وہ صبح بھی اللہ کا دیدار کرے گا اور شام بھی اللہ کا دیدار کرے گا۔

حضرت ابوبکرؓ کی قربانیاں دین اسلام کے لیے

اور آپؐ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَتَجَلّٰى لِلنَّاسِ عَامَّةً وَلِاَبِىْ بَكْرٍ خَاصَّةً ۔اللہ تعالیٰ تمام اہل جنت کو دیدار عام کرائے گا اور سیدنا صدیق اکبرؓ کو دیدار خاص کرائے گا۔ یہ وہ ابوبکر ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب کچھ ہی لگا دیا جسم پر ٹاٹ آ گیا کانٹے آ گئے تبوک کے موقع پر اللہ کے رسولؐ نے صدا لگائی کہ لگاؤ اللہ کے نام پر حضرت عمرؓ فرمانے لگے آج میں مالدار ہوں ابوبکرؓ غریب ہے آج اگر میں ابوبکر سے بڑھ سکتا ہوں تو بڑھ سکتا ہوں پھر کبھی نہیں بڑھ سکوں گا انہوں نے اپنے مال کے دو حصے کیے۔آدھا اِدھر آدھا اُدھر

Marfat.com

آدھا گھر میں آدھا اللہ کے راستے میں اور لے کر دربار نبوت میں پہنچے سیدنا ابوبکرؓ ایک گانٹھ لے کر آئے اور سیدنا عمر بڑی بڑی بہت ساری گانٹھیں یہ میں مثال دے رہا ہوں۔عمر کا سامان زیادہ ابوبکرؓ کا سامان تھوڑا مگر عرش والا جانتا ہے کہ قربانی کس کی زیادہ ہے۔اگر یہ سوال ہوتا کہ اے ابوبکر کیا لائے ہو تو ابوبکرؓ ہار جاتے اور عمر جیت جاتے۔اور سوال ہونا بھی یہ چاہئے تھا لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال بدل دیا۔عمر پیچھے کیا چھوڑ کر آئے ہو۔کہا جی آدھا چھوڑ کر آیا ہوں اور آدھا لیکر آیا ہوں پوچھا اے ابوبکرؓ پیچھے کیا چھوڑ کر آئے ہو کہا جی پیچھے اللہ اور اس کے رسول کا نام چھوڑ کر آیا ہوں باقی سارا کچھ لے آیا ہوں۔

اللہ اکبر تفسیر عزیزی میں ہے کہ سیدنا ابوبکر دیوار پر کچھ ٹٹول رہے تھے بیٹی نے پوچھا کہ کیا ڈھونڈ رہے ہیں۔کہا اس دیوار پر ایک سوئی لگی ہوئی تھی وہ ڈھونڈ رہا ہوں کہ کہیں وہ گھر میں نہ رہ جائے...... ہاں تو صدیق اکبرؓ بڑھ گئے۔عمر فاروقؓ بولے میں ساری زندگی تجھ سے آگے نہیں بڑھ سکتا تو اللہ تعالیٰ نے مقام بھی خاص دیا صدیق اکبرؓ کو تبوک میں آ رہے ہیں تو جسم پہ ٹاٹ پہنا ہوا ہے اور اس کو کانٹوں سے سی لیا۔

اللہ پاک کا سلام

اُدھر نبیؐ کے پاس جبرائیل آئے یا رسول اللہؐ اللہ تعالیٰ صدیق اکبر کو سلام کہہ رہے ہیں۔اس امت میں دو افراد ایسے ہیں جن کو اللہ کا سلام آیا ہے پہلے اماں خدیجۃ الکبریٰؓ ہیں پھر صدیق اکبرؓ ہیں حضرت خدیجہؓ کو کب سلام آیا جب سارا گھر خالی ہو گیا۔کچھ نہ رہا اور تین تین دن کے فاقے آئے تو جبرائیل آئے یا رسول اللہ تعالیٰ خدیجہؓ کو سلام کہہ رہے ہیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر بھی جب خالی ہو گیا تو اللہ نے جبرائیل کے ہاتھ سلام بھیجا اور پوچھا اللہ تعالیٰ ابوبکر صدیقؓ سے پوچھ رہے ہیں کہ اس فقر میں اس بھوک میں اور اس غریبی میں مجھ سے راضی تو ہے۔اللہ اکبر۔اللہ تو پوچھے بندے سے کہ مجھ سے راضی تو ہے۔

Marfat.com

تو حضرت ابوبکر صدیقؓ زاروقطار رونے لگے اور کہنے لگے اَنَا اَنَا رَبِّی رَاضٍ۔ میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ میں اپنے رب سے راضی ہوں۔

اپنا قبلہ درست کرلو

ہماروں گھروں کی فضا ایسی نہیں ہے کہ ہم یہ سوچیں کہ ہمارا رب کس طرح راضی ہوگا ہمارے بچوں کی تربیت یہ نہیں ہے کہ وہ یہ سوچیں کہ ہم اپنے اللہ کو کیسے راضی کریں ماں باپ نے ڈنڈا اُٹھایا ہوا ہے کہ پڑھو پڑھو پڑھ کر کماؤ نہیں کماؤ گے تو بھوکے مرو گے۔ اپنی ساری طاقتیں اور اپنی ساری قوتیں گھروں کو بنانے میں اور اپنے آپ کو سنوارنے میں لگادی ہیں۔ یہ درد اور غم نکل گیا کہ ہائے میں کیسے اللہ کو راضی کروں میری اولاد اور میرے بچے کیسے اللہ پاک کو راضی کریں۔ یہ محنت ہی ختم ہوگئی نماز پڑھی تو بھی ٹھیک ہے نماز نہ پڑھی تو بھی ٹھیک ہے نہ پڑھنے کی خوشی اور نہ چھوٹنے کا غم قرآن کی تلاوت ہو جائے تو خوشی کوئی نہیں تلاوت رہ جائے تو غم کوئی نہیں جھوٹ بولا تو غم کوئی نہیں سچ بولا تو خوشی کوئی نہیں یہ کیا مُردہ دلی ہے۔ دس روپے کا نفع ہو تو سب خوش ہو رہے ہیں دس روپے کا گھاٹا پڑ جائے تو سب غمگین ہو رہے ہیں ایک گھر میں بچہ بیمار پڑ جائے تو سارا گھر پریشان ہو رہا ہے کوئی خوشی کی بات ہوگئی تو سارا گھر خوش ہو رہا ہے۔ میرے بھائیو اور بہنو یہ بھی کوئی خوشی یا غمی کی چیزیں ہیں ایک نماز چھوٹ جاتی تو ہم تڑپ جاتے ہم مچل جاتے ہائے اللہ میرے نماز گئی یہاں تو مہینے گزر جاتے ہیں فرض نمازیں چھوٹی پڑی ہیں درد و غم بے چینی اور بے قراری جو اللہ کے لئے ہونی تھی وہ پیسے پہ چل پڑی۔

اللہ کی ذات کو مقصد بنائیں تمام مردوں اور عورتوں کو اللہ نے ایک مقصد دیا ہے کہ اے میرے بندو اور میری بندیوں میں ہوں تمہارا خالق و مالک اور تمہارا معبود مجھے راضی کرو۔ اللہ پہ فدا ہونا ہماری زندگی ہے اللہ کو راضی کرنا ہماری زندگی ہے۔ اُس میں ملے گا تو شکر کریں گے نہیں ملے گا تو صبر کریں گے۔ عزت آئے گی تو شکر کریں گے ذلت آئے گی تو

Marfat.com

صبر کریں گے شہرت ملے گی تو شکر کریں گے گمنامی ملے گی تو صبر کریں گے۔ بیماری آئے گی تو صبر کریں گے صحت آئے گی تو شکر کریں گے۔ لیکن ہم اللہ کو مطلوب بنا کر چلیں گے ہمارا زمین و آسمان میں کسی سے کوئی واسطہ نہیں سوائے اللہ اور اس کے رسولؐ کے اور اللہ کو راضی کرنا تو آسان ہے میں کہتا ہوں مائیں۔ کتنی مائیں بیٹھی ہیں یہاں۔ مائیں بچوں سے ناراض ہوتی رہتی ہیں۔ اولاد کو اپنی ماں کو منانا پڑے ناں تو دانتوں کو پسینے آجاتے ہیں پہلے وہ کتنے طعنے دیتی ہے تو نے میرے ساتھ یہ کیا۔ تو نے میرے ساتھ یہ کیا۔ تب جا کے اس کا غصہ کہیں ٹھنڈا ہوتا ہے باپ ناراض ہو جائے اولاد کو منانا پڑے تو بڑا زور لگانا پڑتا ہے بھائی بچے بیوی بہن آپس میں ناراض ہو جائیں تو کتنے روز لگتے ہیں منانے کے لئے۔ لڑائی ختم ہو گئی صلح ہو گئی پھر بھی دل میں جو داغ ہے وہ ایک دم نہیں جاتا بلکہ آہستہ آہستہ جاتا ہے اس کو ختم ہونے میں وقت لگتا ہے۔

مہربان اللہ

اور وہ مالک وہ خالق وہ قہار و جبار وہ ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ وہ خالق ہے مخلوق نہیں۔ وہ رازق ہے مرزوق نہیں۔ وہ غالب ہے مغلوب نہیں۔ وہ ناصر ہے منصور نہیں۔ وہ حفیظ ہے محفوظ نہیں۔ وہ مالک ہے مملوک نہیں۔ وہ قادر ہے مقدور نہیں۔

﴿ اَعَزُّمِنْ كُلِّ عَزِيْزٍ. اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ كَبِيْرٍ. اَعْظَمُ مِنْ كُلِّ عَظِيْمٍ. ﴾

سب عزت والوں سے بڑی عزت والا۔ سارے بڑوں سے بہت بڑا۔ سارے عظمت والوں سے بڑی عظمت والا۔

وہ اس گارے مٹی سے بنے ہوئے انسان کی توبہ کا انتظار کر رہا ہے کہتا ہے کہ تو ایک دفعہ توبہ کر میں دس مرتبہ معاف کروں گا۔ تو ہم کیا کریں؟ توبہ کر لیں اے اللہ ہمیں معاف کر دے اور اللہ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا الرَّحِيْمًا ٥ (سورۃ النساء آیت: ۶۴) فرمایا تم توبہ کرو پھر دیکھو میں معاف کیسے کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ناں۔ عربی زبان کا لفظ ہے مُنْفَعِلْ کسی واقعے کا دل پہ اثر لے لینا اللہ پاک کی ذات اثر سے پاک ذات ہے۔

Marfat.com

اچھا اب آئے ہو توبہ کرنے جب مُنہ میں دانت نہیں ہے اب آئے ہو توبہ کرنے جب نظر آنا بند ہو گیا۔ نہیں نہیں نہیں وہ رب ایسا مہربان ہے کہ بندہ زندگی کے آخری سانس میں بھی توبہ کرلے تو قبول ہے مگر توبہ کرے اے اللہ مجھے معاف کردے یہ جملہ ایسا پسند ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اگر سارے اللہ کے فرمانبردار بن جاؤ تو اللہ تم سب کو موت دے کر ایسی قوم لائے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر اللہ پاک ان کو معاف کرے۔

﴿لَوَجَدُ و اللّٰهَ تَوَّابًا الرَّحِيْمًاO﴾ (سورۃ النساء آیت:۶۴)

فرمایا تم مجھے مہربان پاؤ گے توبہ کرلو۔ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو آسمانوں پر چراغاں ہوتا ہے جیسے یہاں کسی کی شادی ہو رہی ہو تو قمقمے جلتے ہیں۔ فرشتے پوچھتے ہیں یہ چراغاں کیسا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے ساتوں آسمانوں پر فلاں ڈیفنس کی عورت نے اور فلاں ڈیفنس کے مرد نے آج توبہ کرلی ہے اللہ نے اس کی توبہ کی خوشی میں آج آسمان سجائے ہیں۔

بندہ مؤمن کی توبہ کی خُوشی

ارے خوشی اور چراغاں تو مجھے کرنا چاہیے کہ میری توبہ ہو گئی میری دنیا و آخرت کی مصیبتیں اب ٹل جائیں گیں۔ مگر دیکھو خوشی ہماری توبہ کی اللہ تعالیٰ منا رہا ہے جس کو ہماری توبہ کی پرواہ نہیں ہم توبہ کریں تو وہ غنی نہ کریں تو وہ غنی ہم نماز پڑھیں تو وہ غنی نہ پڑھیں تو وہ غنی ہماری اطاعت اُسے اُونچا نہیں کرتی ہماری نافرمانی اُسے پست نہیں کرتی ہماری فرمانبرداری سے اُسکی عزت زیادہ نہیں ہوتی اور ہماری نافرمانی سے اس کی عزت کم نہیں ہوتی لیکن پھر وہ چراغاں کرتا ہے۔ چراغاں کرو کہ آج فلاں میرا بندہ اور فلاں میری بندی توبہ کر کے میرے پاس آ گئے۔ پھر اگلی بات بتاؤں؟ آپ کا اپنا کوئی ملنے والا آ جائے ناں قریبی محبت والا تو آپ تو آپ اپنی جگہ سے آگے بڑھ کر آگے جا کر اس کا استقبال کرتے ہیں ہاتھ ملاتے ہیں یا معانقہ کرتے ہیں پھر اس کو اپنے پاس لا کر بٹھاتے ہیں اللہ کی قسم وہ زمین و آسمان کا بادشاہ یہی کچھ کرتا ہے وہ فرماتا ہے مَنْ اَقْبَلَ اِلَیَّ تَلَقَّیْتُهٗ مِنْ بَعِیْدٍ جو میری طرف کو آنا چاہے

Marfat.com

سارا دامن داغدار کر کے آیا جب آیا تو میں آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتا ہوں۔ ہاں۔ لوگ طعنے دیں گے تو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی ارے اللہ کے سامنے نو کروڑ چوہے کھالو مگر پھر توبہ کرلو پھر بھی قبول کرلوں گا۔ اچھا ہم سے کوئی رُوٹھ جائے تو ہم کہتے ہیں ہماری بلا سے سلام کرے گا تو ہم بھی کریں گے نہیں تو نہیں سہی لیکن اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کہتا۔ اللہ تعالیٰ کیا کہتا ہے وَمَنْ اَعْرَاضَ عَنِّیْ نَادَیْتُهُ مِنْ قَرِیْبٍ۔ اور جو مجھ سے رُوٹھ جاتا ہے تو میں اس کے پیچھے جاتا ہوں۔ اس کو کندھے سے پکڑتا ہوں جیسے بچہ غلط کام کر رہا ہو تو ماں از رُوئے شفقت اس کے پیچھے جاتی ہے اور جا کر اس سے کندھے سے پکڑتی ہے اِدھر آ جاؤ اُدھر نہ جا اُدھر تیرے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے بربادی ہی بربادی ہے۔

﴿اِنْ ذَکَرْتَنِیْ ذَکَرْتُکَ. اِنْ نَسِیْتَنِیْ ذَکَرْتُکَ. تُوَالِیْنِیْ وَاُوَالِیْکَ. تُصَافِیْنِیْ وَاُصَافِیْکَ. تَعْرَضُ عَنِّیْ وَاَنَا مُقْبِلٌ عَلَیْکَ.﴾

اے میرے بندے تو مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی تجھے یاد کرتا ہوں۔ تو اگر مجھے بھول جاتا ہے تو میں پھر بھی تجھے یاد کرتا ہوں۔ تو مجھ سے دوستی لگاتا ہے میں تجھ سے زیادہ بڑھ کر دوستی لگاتا ہے۔ تو مجھ سے کھرا معاملہ کرتا ہے تو میں اس سے بڑھ کر تجھ سے کھرا معاملہ کرتا ہوں۔ تو کبھی مجھ سے رُوٹھ جاتا ہے میں پھر بھی تیرا پیچھا کرتا ہوں کہ۔

اِدھر کو آ۔ اِدھر کو آ حضرت ابراہیمؑ کا ایک مہمان آیا۔ پوچھا مسلمان ہو کہنے لگا کافر ابراہیمؑ نے کہا میں نہیں کافر کو روٹی کھلاتا۔ وہ مہمان اُٹھ کر چلا گیا اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کو بھیجا۔ کس کے لیے؟ ایک کافر کے لیے۔ فرمایا اے ابراہیم وہ نافرمان تو میرا تھا ستر سال سے میں نے تو اس کی روٹی بند نہیں کی۔ ایک وقت کی روٹی تجھے کھلانی پڑی تو تو نے کیوں بند کر دی۔ اب جاؤ اس کو واپس بلاؤ اور اس کو روٹی کھلاؤ۔

جو رب کافر پہ ایسا مہربان ہو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پہ کیسے مہربان نہ ہوگا بھائیو اور بہنو! توبہ کریں۔

بنی اسرائیل کے ایک نافرمان کی توبہ

بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا آوارہ بدمعاش شرابی لوگوں نے اُسے شہر بدر کر دیا۔ اور شہر سے نکال دیا وہ جنگل میں رہنے لگا وہاں نہ سنگی نہ ساتھی نہ دوست نہ احباب بالآخر مصیبت اور بیماری نے گھیرا اور مرنے لگا اُمیدیں کٹ گئیں اس نے دائیں طرف دیکھا کوئی نظر نہ آیا اس نے بائیں دیکھا اسے کوئی نظر نہ آیا پھر اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا لَوْعَلِمْتُ اَنَّ عَذَابِیْ یَزِیْدُ فِیْ مُلْکِ اگر مجھے یہ پتا ہو کہ مجھے عذاب دے کر تیرا ملک بڑھ جائے گا اور اگر تو مجھے معاف کرے گا تو تیرا ملک گھٹ جائے گا تو پھر میں تجھ سے کچھ نہیں مانگتا اگر مجھے عذاب دے کر تیرا ملک بڑھتا ہے تو دے دے عذاب اور اگر مجھے معاف کر کے تیرا ملک گھٹتا ہے تو نہ کر معاف اور اگر مجھے معاف کرنے سے تیرا ملک گھٹتا نہیں اور عذاب دینے سے تیرا ملک بڑھتا نہیں تو یا اللہ میری تجھ سے فریاد ہے کہ دیکھ مجھے میرے ماں باپ نے چھوڑ دیا بہن بھائیوں نے چھوڑ دیا دوست احباب نے مجھے چھوڑ دیا میں اس جنگل اور ویرانے میں مر رہا ہوں میرا کوئی نہیں ہے اے اللہ تو ہی میرا بن جا ہے تو میری آخری وقت کی توبہ ہے پر یا اللہ میرا اور تو سہارا ہی کوئی نہیں اس لیے مجھے معاف کر دے یہ کہہ کر اس کی جان نکل گئی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی کہ میرا ایک دوست جنگل میں مر گیا ہے اس کے غسل کفن کا بندوبست کر کے اس کا جنازہ پڑھو اور شہر کے سارے نافرمانوں میں یہ اعلان کر دو کہ جو اس کے جنازے میں شرکت کرے گا وہ بخش دیا جائے گا۔

اللہ کے دوست کا جنازہ

سارا شہر اُمڈ پڑا دیکھا تو وہی بولے یا نَبِیَّ اللّٰہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اس کو تو ہم نے نکال دیا تھا۔ یہ ایسا تھا یہ ایسا تھا یہ ایسا تھا حضرت موسیٰ ؑ بولے یا اللہ آپ کچھ کہہ رہے

Marfat.com

ہیں اور آپ کے بندے کچھ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ بھی سچے ہیں میں بھی سچا ہوں یہ ایسا ہی تھا جیسے لوگوں نے کہا لیکن اَصَابَتْهُ السَّكَرَاتِ جب اس پر موت کی تکلیف کو میں نے ڈالا فَرَأَ يَمِيْنًا فَمَا رَأَىٰ اَحَدًا فَرَئَا يُسْرَهُ فَمَارَئَ احَدًا ۔تو پھر اس نے اپنی دائیں طرف دیکھا تو اس کوئی سہارا نظر نہ آیا پھر اس نے اپنی بائیں طرف دیکھا تو اسے اپنا کوئی سہارا نظر نہ آیا پھر اس نے مجھے پکارا مجھے میری عزت کی قسم اگر وہ اس وقت ساری دُنیا کے اِنسانوں کی بخشش مانگتا تو میں سب کو معاف فرما دیتا۔ اُس نے تو مانگی ہی صِرف اپنے لیے تھی۔

جو رب ایسوں کو معاف کرنے کے لیے تیار بیٹھا ہو وہ ڈیفنس کی عورتوں کو معاف نہیں کرسکتا؟ وہ ڈیفنس کے مردوں کو معاف نہیں کرسکتا؟ اور یہ لوگ معافی مانگنے والے ہوں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ۔ آخر عمر میں کیا خاک مسلمان ہونگے (مؤمن) یہ غلط شعر ہے اس بیچارے کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ اللہ کی رحمت کیا چیز ہے ارے وہ اس قدر مہربان ہے کہ سانس ٹوٹنے سے پہلے سر جھکا دو مسئلہ حل ہوجائے گا۔ لیکن بات یہ ہے کہ کب سانس ٹوٹ جائے کسی کو خبر ہے؟ جوانی میں ٹوٹے بڑھاپے میں ٹوٹے دِن میں ٹوٹے رات میں ٹوٹے لہٰذا اب توبہ کرو۔ آج توبہ کرو اور کہہ دیا اللہ میری توبہ ہے پھر اللہ پاک کی رحمت کو آتا دیکھو۔ ایک اور واقعہ سُنو۔

قارون کی ہلاکت اور زکوٰۃ نہ دینے کی تدبیر

قارون کا نام تو آپ سب نے سُنا ہوگا کہ کیسا ظالم آدمی تھا اُس نے اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فحاشی کی تہمت لگائی۔ کیوں لگائی؟

ہماری زکوٰۃ ہے 2½ فیصد ان کی زکوٰۃ تھی 10% اور اس کا سرمایہ تھا کھرب ہا کھرب تو زکوٰۃ بنتی کروڑوں میں کہنے لگا کہ اگر میں نے زکوٰۃ ادا کردی تو میرا تو سب کچھ گیا۔ اس نے ایک عورت کو پیسے دیئے اور اُسے سمجھا دیا کہ میں موسیٰ علیہ السلام سے مسئلہ پوچھوں گا کہ جو بُرائی کرے اُس کی کیا سزا ہے وہ کہیں گے سنگسار کردو اس وقت تم اُٹھ کر یہ کہہ دینا کہ تم نے میرے ساتھ یہ کیا ہے۔ وہ عورت مان گئی اس نے کہا ٹھیک ہے جب

Marfat.com

ایمان نہ ہو تو پیسے پہ بہت سے انسان بکتے رہتے ہیں۔ جسم بھی بکتے ہیں جان بھی بکتی ہے سب کچھ بکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام وعظ فرما رہے تھے تو قارون کھڑا ہو گیا اور بولا جی جو شخص شادی شدہ ہو کر بدکاری کرے اس کی کیا سزا ہے؟ فرمایا اُس کو پتھر مار مار کر مار دیا جائے۔ کہنے لگا کہ اگر یہ جرم آپ کریں تو؟ فرمایا اگر میں کروں تو مجھے بھی پتھر مار مار کر سنگسار کر دیا جائے۔ قارون کہنے لگا کہ یہ عورت کیا کہتی ہے۔ اس نے عورت کو کھڑا کیا اور کہا بول۔ عورت کی نگاہ جب نبوت والے نبی کے چہرے پر پڑی تو وہ لرز گئی کہنے لگی میں کچھ نہیں کہتی میں پہلے ہی بڑی نافرمان ہوں بڑی گنہگار ہوں یہ اتنا بڑا گناہ کر کے میں نہیں مرنا چاہتی۔ اے موسیٰ علیہ السلام مجھے تو اس نے پیسے دیئے تھے کہ آپ پر تہمت لگاؤں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سجدے میں گر گئے اور کہا یا اللہ تیرے نبی کے ساتھ یہ کیا ہو گیا۔ اللہ نے فرمایا اے میرے نبیؑ تیرے تابع میں نے زمین کر دی تو جو کہے گا زمین کو زمین وہ کر گزرے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جلالی نبی تھے جب اُن کا غصہ آتا تھا تو اُن کے بال غصے سے کھڑے ہو جاتے تھے۔ وہ سجدے سے کھڑے ہوئے سامنے قارون تھا زمین کو ارشاد فرمایا اس قارون کو نگل جا۔

زمین حضرت موسیٰؑ کے تابع

زمین پھٹی اور قارون کے پاؤں زمین کے اندر دھنس گئے قارون بولا اے موسیٰ معاف کر دے حضرت موسیٰ نے فرمایا اے زمین اس کو اور پکڑ لے قارون بولا اے موسیٰ معاف کر دے پھر زمین نے اس کو گھٹنوں تک پکڑ لیا۔ فرمایا اور پکڑ وہ معافی مانگتا رہا پھر زمین نے اس کو کمر تک پکڑ لیا۔ فرمایا اور پکڑ اور روتا اور گڑگڑاتا رہا پھر زمین نے اس کو گردن تک پکڑ لیا فرمایا اور پکڑ اب تو بہت ہی رویا۔ وہ سارا زندہ دفن ہو گیا زمین کے اندر دھنس گیا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ پھر اللہ تعالیٰ کا پیغام آیا اے موسیٰ تم سے ہی معافیاں مانگتا رہا۔ میری عزت کی قسم اگر اِس طرح گڑگڑا کر مجھ سے ایک دفعہ بھی معافی مانگ لیتا تو میں اس کو معاف کر دیتا۔ تو کیا ہم قارون سے بُرے ہیں؟ اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت محمد

Marfat.com

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ ہمارے پیچھے تو بہت بڑا سہارا ہے۔ لیکن اس سہارے کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی بے غیرت ہو جائے کہ جو مرضی کرتے پھرو۔ یہ مطلب ہے اس کا کہ ہمیں تو وہ معاف کرنے کے لیے پہلے ہی تیار بیٹھا ہوا ہے وہ کونسا جرم ہے چہروں کو خراب کرنے والا جو اس وقت نہیں ہو رہا لیکن وہ ہمارے چہروں کو خراب نہیں کر رہا اگر ہم حضور اکرمؐ کے امتی نہ ہوتے تو آج مردوں اور عورتوں کے چہرے مسخ ہو چکے ہوتے۔ یہ تو اللہ کو اپنے حبیبؐ کی لاج ہے۔ کیا ہم نے کوئی درخواست دی تھی کہ ہمیں حضورؐ کا اُمتی بنانا۔

بنی اسرائیل کی توبہ کا طریقہ

جن لوگوں نے قومِ موسیٰ میں بچھڑے کی پوجا کی ناں۔ ان کے بارے میں حکم دیا گیا کہ سب کو قتل کر دو انکی توبہ یہ ہے کہ یہ ایک دوسرے کو قتل کریں تو لوگوں نے کہا کہ جی کیسے قتل کریں کہیں بیوی ہے کہیں بیٹا ہے کہیں ماں ہے کہیں باپ ہے کیسے ایک دوسرے کو قتل کریں آپ اللہ سے جا کر معافی مانگیں کہ ویسے ہی معاف کر دیا جائے تو موسیٰ علیہ السلام ستر آدمیوں کو ساتھ لیکر کوہِ طور پر گئے کہ اے اللہ معاف کر دے ویسے ہی معاف کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیری امت کی توبہ تو قتل ہی ہے ایک امت بعد میں آنے والی ہے وہ جتنے مرضی گناہ کر لیں اگر ایک مرتبہ کہہ دیں گے کہ یا اللہ معاف کر دے تو ان کے معاف کر دوں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ وہ کونسی امت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ میرے حبیبؐ کی امت ہے کہا پھر وہ امت مجھے دے دے فرمایا آپ کو نہیں مل سکتی آپ پہلے ہیں وہ بعد میں ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ جنت کی صفات بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ جنت کا پانی ایسا ہے کہ اس کا ایک قطرہ رگ انگلی پر لگ جائے تو سارے جہان کو معطر کر دے جو اس کا ایک گھونٹ پی لے اسے کبھی پیاس نہ لگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ وہ پانی مجھے بھی پلا دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تک میرا حبیبؐ نہ پی لے وہ پانی سب پہ حرام ہے اور جب تک میرے حبیبؐ کی امت نہ پی لے وہ پانی ساری امتوں پر حرام ہے۔

Marfat.com

اور قیامت کا دن ہوگا اللہ کا نبی کہے گا یا اللہ میری امت کا حساب میرے حوالے کر دے اللہ تعالیٰ فرمائیں گیں کیوں؟ فرمائیں گے میں خود ان کا حساب لے لیتا ہوں تا کہ ان کو شرم نہ آئے کسی اور سے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جب آپ حساب لیں گے ان کا اور آپ اُن کے گناہ دیکھیں گے تو آپ سے یہ شرمائیں گے کہ نہیں شرمائیں گیں۔ اللہ فرمائیں گے میں آپ کو بھی نہیں دیتا۔ بلکہ میں پردے میں ان کا حساب لے لوں گا کسی کو نہیں بتاؤں گا کہ یہ کیا کیا کرتے رہے۔ کوئی جہنم میں بھی جائے گا تو پردے میں جائے گا۔ جائیں گے تو سہی یہ بھی جہنم میں جہنم کے سات حصے ہیں۔

جہنم کی قسمیں اور طبقے

سب سے اوپر جَهَنَّمُ ہے یہ مسلمانوں کے لیے ہے جو بغیر توبہ کر مر گئے۔
دوسرے نمبر پر یہ حُطَمَۃُ ہے یہ عیسائیوں کے لیے ہے۔
اس کے بعد لَظٰی ہے یہ یہودیوں کے لیے ہے
اس کے بعد سَعِیْر ہے یہ مجوسیوں کے لیے ہے آگ کے پجاری
پھر سَقَرْ ہے یہ چنگیزیوں کے لیے ستاروں اور سورج کے پجاری
پھر جَحِیْمُ ہے یہ مُشرکین کے لیے ہے بتوں کے پجاری
پھر ھَاوِیَۃُ ہے یہ منافقین کے لیے

جب اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو بھڑکاتا ہے تو ھَاوِیَہ' کا پردہ ہٹادیتا ہے اس ھَاوِیَہ' میں سے جو آگ نکلتی ہے جہنم کی آگ بھی چیخنے لگتی ہے اس آگ کی تپش سے۔

اِس اُمت کے دوزخی

جب حضورؐ کی اُمت کو ڈالا جائے گا جہنم میں تو اِن کے چہرے کالے نہیں ہونگے اِن کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں نہیں ہونگیں اِن کے پاؤں میں بیڑیاں نہیں ہونگیں اور

جب یہ گریں گے تو جہنم کا داروغہ مالک کہے گا یہ کون آ گئے؟ ان کے چہرے سفید ہاتھوں میں ہتھکڑیاں نہیں پاؤں میں بیڑیاں نہیں تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اے مالک آگ کو حکم دو کہ انہیں پکڑے اے مالک ان ہاتھوں میں ہتھکڑیاں نہ ڈالو انہوں نے صدقات دیئے ہیں میرے نام پر ان پاؤں میں بیڑیاں نہ ڈالنا ان پاؤں نے کئی مرتبہ مسجدوں کا سفر کیا ہے ان کے چہروں کو مت جلانا یہ ماتھا کئی مرتبہ میرے سامنے سربسجود ہوا ہے ان کے دل کو مت جلانا اس کے اندر ایمان ہے۔ باقی سارے وجود کو آگ لپیٹ لے گی۔ اور جب آگ ان کے قریب آئے گی ناں تو یہ کہیں گے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ تو آگ پیچھے ہٹ جائے گی بار بار ایسا ہوگا۔ مالک کہے گا آگ کو پکڑتی کیوں نہیں؟ وہ کہے گی لَیْسَ لِیْ سُلْطَانٌ عَلٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہَ اے مالک میں کیا کروں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر میرا زور نہیں چلتا۔ میں کیا کروں؟ میں کیسے پکڑوں؟ جب وہ چوتھی مرتبہ پکڑنے آئے گی تو لوگ لَا اِلٰـہَ کہنا چاہیں گے تو اللہ ان کی زبان بند کر دے گا۔ اب اللہ فرمائے گا اِس کلمے کی لاج اگر دنیا میں رکھتے تو یہ آگ تمہیں کچھ نہ کہتی۔

تم نے میرے کلمے کی عزت کو پارہ پارہ کیا اس کی آج سزا چکھو یہ امت جہنم میں بھی جائے گی تو اتنی رعایتوں کے ساتھ جائے گی تو میرے بھائیو اور بہنو۔ ہم توبہ کریں اپنے مالک کے سامنے اپنی توبہ کو پیش کریں۔ اور جو قارون کو معاف کرنے کے لیے تیار بیٹھا ہو وہ اس امت کو کیوں معاف نہیں کرے گا؟

اللہ کا دربارِ خاص

ارے بادشاہوں کے دربار تو رات کو بند ہو جاتے ہیں اور ہمارے رب کا دربار رات کو کھلتا ہے تہجد میں دربار خاص کھلتا ہے۔ ایک بادشاہوں کا دربار خاص ہوتا تھا ایک دربار عام ہوتا تھا ہم دہلی گئے۔ تو ہم شاہ جہان کا قلعہ دیکھنے کے لیئے گئے دربار عام سرخ پتھر سے بنا ہوا تھا دربار خاص سارا سنگِ مرمر سے بنا ہوا تھا۔ اللہ کا ایک دربار خاص ہے رات بارہ بجے کے بعد یہ کھلتا ہے اللہ کا ایک دربار عام ہے چوبیس گھنٹے کھلا ہوا ہے جب سب نیند

Marfat.com

کے مزے لے رہے ہوتے ہیں تو اللہ کا عرش پہلے آسمان پہ آتا ہے اور دربار خاص کھلتا ہے پھر اعلان ہوتا ہے۔

ہے کوئی میرا بندہ جو مجھ سے صلح کرنا چاہتا ہو۔
ہے کوئی میری بندی جو مجھ سے صلح کرنا چاہتی ہو۔
ہے کوئی میرا بندہ یا بندی جو مجھ سے کچھ لینا چاہتا/ چاہتی ہو۔
ہے کوئی جو میرا حضور توبہ کرنا چاہتا ہو۔
ہے کوئی جو مجھے اپنا دُکھڑا سنانا چاہتا ہو۔
ہے کوئی سائل کہ اس کی طلب پوری کر دی جائے۔

اللہ کی ایک بندی کا واقعہ

محمد بن حسین بغدادی بازار میں گئے ایک لونڈی ایک کنیز فروخت ہو رہی تھی اس کو خرید کر لے آئے۔ لوگوں نے کہا یہ پاگل سی ہے۔ انہوں نے کہا کوئی بات نہیں رات کو آدھی رات کے بعد اُن کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ لونڈی وہ کنیز وہ عورت مصلے پر بیٹھی ہوئی ہے اور اللہ سے لو لگی ہوئی ہے آنسو بہہ رہے تھے سینہ میں گھٹن ہو رہی ہے اور کیا کہہ رہی ہے اے اللہ تجھے اس محبت کا واسطہ جو تجھے مجھ سے ہے۔ انہوں نے اُسے ٹوکا کہ اے لڑکی کیا کہہ رہی ہے ایسے مت کہو بلکہ یوں کہو کہ وہ محبت جو مجھے تجھ سے ہے۔ وہ کنیز کہنے لگی چُپ کرو تمہارے بس کی بات نہیں اگر اللہ کو مجھ سے محبت نہ ہوتی تو مجھے نیند سے اُٹھا کر مصلے پہ نہ لاتا اور تجھے وہاں نہ سُلاتا پھر کہنے لگی اے اللہ اب تو تیری اور میری محبت کا راز کھل گیا ہے اب تو اِسے بھی پتہ چل گیا ہے کہ ہم مُحِبّ اور مَحْبُوبْ ہیں اور مجھے اپنا وصال دے دے۔ یہ کہا چیخ ماری اور انتقال ہو گیا محمد بن حسین کہتے ہیں مجھے بڑا افسوس ہوا میں علی الصبح اُٹھا اور کفن لے کر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کفنی کفنائی پڑی ہے اور سبز رنگ کا کفن ہے اور اس کے اُوپر لکھا ہوا ہے نورانی سطروں سے۔

Marfat.com

﴿ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ o﴾

سنو اللہ کے ولیوں کیونکہ کوئی غم ہے اور نہ کوئی خوف ہے۔

ارے بھائیو حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے مردوں میں آئے ہماری عورتوں میں آئے اور ہمارے بچوں میں آئے جو حضرت محمد ﷺ کی زندگی کو اپنا لے گا وہ اللہ کا محبوب بن جائے گا وہ چاہے مرد ہے یا عورت ہے یا بچہ یا بچی ہے وہ چاہے خوبصورت گھر میں رہتا ہے چاہے کوارٹر میں رہتا ہے اور چاہے جھونپڑے میں رہتا ہے جہاں کہیں بھی رہتا ہے اگر اس کے اندر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی آ گئی تو اس کے مزے ہو گئے نہیں تو وہ برباد ہو گیا۔

ابولہب قریشی تھا ہاشمی تھا اور حضور ﷺ کا چچا تھا اور عرب کا سردار تھا نبی ﷺ کے نہ مانی آپ کی لائی ہوئی زندگی کو چھوڑا سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ o کی آیت آئی کہ ابولہب کو دوزخ کی بشارت دو۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

اور بلال حبشی رضی اللہ عنہ کالا بدصورت اس نے اللہ کے حبیب ﷺ کی زندگی اپنائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی۔ کیا بشارت دی؟ اللہ کا قانون ہے کہ جو جہاں مرتا ہے وہ وہیں سے اُٹھے گا جہاں قبر ہے وہیں اس کا حشر ہے لیکن ایک انسان دنیا میں ایسا ہے جو جہاں مرا ہے وہاں سے نہیں اُٹھے گا وہ بلال رضی اللہ عنہ ہے اس کی قبر ملکِ شام میں ہے اور اس کا حشر کہاں ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن قبریں پھٹیں گیں میں سب سے پہلے قبر سے نکلوں گا میرے دائیں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نکلے گا اور میرے بائیں سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نکلے گا اور میرے قدموں سے بلال حبشی رضی اللہ عنہ نکلے گا۔ وہ شام سے نہیں روضہ اطہر سے نکلے گا اور قبر سے نکلتے ہی اذان دے گا اللہ اکبر اللہ اکبر دنیا میں بھی مؤذن آخرت میں بھی مؤذن اور ارشاد فرمایا اور میدان حشر میں سارے لوگ پیدل چلیں گے میں براق پہ چلوں گا اور میری بُراق کی نکیل بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہوگی۔ یہ عزت کہاں سے آئی ہے۔ یہ عزت حضرت محمد مصطفیٰ

Marfat.com

احمدِ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے در سے آئی ہے۔ ہماری قیمت سونے یا چاندی سے نہیں لگے گی ہماری قیمت محمدی بننے سے لگے گی۔ اس عورت نے میرے نبی کا طریقہ کتنا اپنایا اس مرد نے میرے نبی کا طرز زندگی کتنا اختیار کیا۔ جتنا سُنت کا رنگ ہوگا اُتنی قیمت لگ جائے گی اور جو کھوٹ ہے اس کو جہنم سے جلایا جائے گا۔

جنت کا افتتاح

وہ اہل عرب تین سو ساٹھ بتوں کو پوجتے تھے شراب پینا اور زنی کرنا اُن کی گھٹی میں تھا اور جب انہوں نے توبہ کی ہے اور حضور اکرمؐ کے در پہ آئے ہیں تو اللہ نے ان کو اتنا اُونچا اُڑایا ہے کہ فرشتے بھی ان کی بلندی کو نہ پہنچ سکے اور نہ اُنکی پرواز کو پہنچ سکے۔ اور بتاؤں۔ پھر جنت میں جانے کا وقت آئے گا جنت کا دروازہ بند ہوگا جنت کا افتتاح رسول مدنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کرایا جائے گا تو حضورؐ نے فرمایا میرے لیے سرخ اُونٹنی لائی جائے گی پھر میں اس پر سوار ہوں گا اور اُس کی نکیل نیچے ہوگی۔ یہ نکیل کون پکڑے حضورؐ کا کو چوان کون بنے سَائِقْ کون بنے ساربان کون بنے آپ کے ساتھ کون چلے تو اعلان ہوگا کہ بلالؓ کو بلایا جائے اور یہ لگام اس کو پکڑائی جائے حضرت بلال لگام پکڑ کر حضورؐ کے ساتھ جنت جارہے ہونگے یہ عزت کہاں سے آئی ہے؟ حضرت محمدؐ کی اتباع سے وہ عورتیں جو کل تک پتھروں کی پجاری تھیں بتوں کی پوجا کرنے والی وہی عورتیں کہاں پہنچی ہیں سنو!

ایک صحابیہؓ کی اُونچی پرواز

حضرت خولہ بنت شعلبہؓ ایک صحابیہ ہیں ان کے خاوند نے ان کو طلاق دے دی زمانہ جاہلیت کی طلاق۔ وہ طلاق کیا تھی؟ کوئی آدمی اپنی بیوی سے کہدے کہ تو میری ماں کی طرح ہے تو وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی تھی اور ایسی حرام ہو جاتی تھی کہ پھر کبھی اس سے نکاح ہی نہیں ہوسکتا تھا۔ یہ زمانہ جاہلیت کی طلاق تھی اور ابھی دین اسلام میں اس کے

Marfat.com

بارے میں کوئی حکم نہیں آیا تھا تو حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ کو ان کے خاوند عَوسُ ابنِ صَامِتؓ نے یہ کہدیا کہ تو میرے لیے میری ماں کی طرح ہے اور یہ خاتون پریشان ہوگئی کہ اب میں کیا کروں۔ عمر میری ڈھل چکی ہے دوسری شادی کے قابل میں نہیں ہوں اور مال میں اپنا سارا ختم کر چکی ہوں۔ یہ سیدھی حضورؐ کے در پہ آئیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کنگھی کر رہی تھیں۔ حضرت خولہ کہنے لگی یا رسول اللہؐ مصیبت آگئی مشکل پڑ گئی مشکل پڑ گئی حضورؐ نے پوچھا کیا ہوا۔

حضورؐ سے جھگڑا خولہؓ کا

حضورؐ نے پوچھا کیا ہوا۔ کہنے لگی مجھے میرے خاوند نے کہدیا ہے کہ تو میری ماں کی طرح ہے یا رسول اللہؐ یہ تو زمانہ جاہلیت کی طلاق ہے ناں۔ آپ اِس طلاق کو کینسل کر دیں۔ ختم کر دیں۔ تو چونکہ اس کے بارے میں شریعت کا کوئی حکم آیا نہیں تھا تو حضورؐ نے رواج کے مطابق فرمادیا خَولَۃُ حَرِمَتِ عَلَیْہِ خولہ تو اس پر حرام ہوگئی وہ کہنے لگی یا رسول اللہؐ اِنَّہ' اَبُو وَلَدِی وہ میرے بچوں کا باپ ہے اور میں تَفَرَّقَ اَھْلِیْ ماں باپ میرے مر گئے ہیں اَکَلَ مَالِیْ اور میرا پیسہ مال و دولت ختم ہو چکا وَاَفْنیٰ شَبَابِیْ جوانی میری ختم ہو چکی ہے تو میں پھر اور کس کے در پہ جا کر باقی زندگی گزاروں؟ آپؐ نے فرمایا حَرِمَتِ عَلَیْہِ تو اس پر حرام ہوگئی اس نے پھر درخواست کی کہا یا رسول اللہؐ نظرِ ثانی فرمائیں۔ آپؐ نے دیکھا کہ وہ مانتی نہیں ہے تو آپؐ نے سر جھکا لیا اور خاموش ہو گئے۔ خولہ نے دیکھا کہ آپ نے اعراض کر لیا اب بات نہیں سُن رہے تو اُس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ اور کہنے لگی آپ نہیں سنتے تو میں آپ کے رب سے گلہ کرتی ہوں۔ کہنے لگی۔

﴿ یا اللّٰہ اِنَّ لِیْ مِنْہُ صَبِیَۃً صِغَارٌ اِنْ ضَمَمْتُھُمْ اِلَیَّ فَوَاجَعُوْہُ وَاِنْ ضَمَمْتُھُمْ اِلَیْہِ فَضَاعُوْہُ.(حدیث)

یا اللہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اگر میں ان کو اپنے پاس رکھوں تو ان کو کھلاؤں کہاں سے اور اگر خاوند کو دوں تو وہ کہیں اور شادی کر لے تو میرے بچے رُل

جائیں۔یا اللہ اپنے نبی کی زبان سے میرے حق میں فیصلہ دے دے۔یہ کتنا بڑا دعویٰ ہے۔حالانکہ حضورؐ طلاق کا فیصلہ دے چکے ہیں۔اللہ نے قرآن اُتارا تا کہ قیامت تک آنے والے لوگوں کو پتہ چلے کہ میری نبی اِتباع کر کے ایک عورت کتنی اونچی اُڑان اُڑسکتی ہے۔

﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ۝﴾

(سورۃ المجادلہ آیت 1)

بے شک تیرے رب نے سُن لی ہے بات اس عورت کی جو اپنے خاوند کا جھگڑا لے کر آپ کے پاس آئی (اور آپ اس کی بات نہیں سن رہے تھے) پھر اس نے اللہ سے شکایت کی اللہ تم دونوں کو مناظرہ سن رہا تھا بیشک اللہ سنتا بھی ہے اور جانتا بھی ہے۔

آپؐ انکار کر رہے وہ اقرار کرانا چاہتی تھی پھر اللہ نے فیصلہ سنایا کہ آج کے بعد میں اس طلاق کو ختم کرتا ہوں باطل کرتا ہوں اور اپنا فیصلہ خولہ کے حق میں دیتا ہوں۔البتہ اس کا جرمانہ مقرر کرتا ہوں کہ ایک غلام آزاد کر دے تو بیوی حلال ہے یا اگر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے تو بیوی حلال ہے یا ساٹھ روزے رکھ دے تو بیوی حلال ہے یہ طلاق آج کے بعد ہم ختم کرتے ہیں۔اتنا اونچا محمد مصطفیٰ ؐ کی غلامی میں انسان اُڑ سکتا ہے عورت ہو چاہے مرد ہو۔

حضرت عمر امیر المؤمنین تھے تشریف لے جا رہے تھے ایک عورت نے روک لیا اور حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ایک زمانہ تھا تو عُمری عُمری کہلاتا تھا پھر تو عُمر بنا اور آج تو امیر المؤمنین عمر فاروقؓ بنا پھر کچھ اور باتیں کیں آپ کھڑے رہے اور سُنتے رہے جب آپ چلنے لگے تو ایک آدمی نے کہا امیر المؤمنین آپ اس بوڑھی عورت کی خاطر اتنی دیر رُکے رہے؟ فرمایا ارے ظالم تجھے پتا بھی ہے کہ یہ بُڑھیا کون ہے؟ یہ وہ ہے جس کی پکار کو اللہ نے عرش پہ سنا اور عمر اس کی پکار فرش پہ کیسے نہ سُنتے یہ بڑھیا خولہؓ بنت شعلبہ ہے جس کے لیے قرآن کی آیات اتاری گئیں۔

ہماری عورتوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ جتنا اچھا زیور ہوگا جتنا اچھا مال ہوگا جتنا اچھا

گھر ہوگا اُتنی اچھی ہماری عزت ہوگی۔

مقصدِ زندگی

ارے میرے بہنو۔ یہ عزت تو خاک میں مل جائے گی۔ قبر کے کیڑے کھا جائیں گے اس جسم کو۔ حضرت محمدؐ کے طریقے کو اپناؤ۔ ارے ہم انکے طریقے کیوں نہ اپنائیں ماں تو قیامت کے دن کہے گی اِلَیکَ عَنِّیْ مجھ سے دور ہو جا۔ چلا جا۔ چلا جا۔ میں نہیں تجھے کوئی نیکی دے سکتی۔ باپ کہے گا چلا جا چلا جا میں نہیں تمہیں ایک بھی نیکی دے سکتا اور تو اور سارے نبی کہیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا اُولُو العزم نبی کہے گا اے اللہ میں اپنی ماں مریم کا بھی سوال نہیں کرتا میری جان بچالے۔

روزِ محشر کی پکار

اس پوری کائنات میں اور ساری نسلِ انسانیت میں ایک ہستی صرف ایسی ہوگی جس کی جھولی پھیلی ہوئی ہوگی یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے اللہ میری اُمت اے اللہ میری اُمت تڑپ تڑپ کر یہ پکار ہوگی۔ یہ کب پکار ہوگی جب دوزخ کو بلایا جائے گا اور دوزخ آئے گی اور چیخ مارے گی۔ اس دوزخ کی چیخ پر بڑے بڑے انسان اور فرشتے زمین پر جا گریں گے۔

کہیں گے یا اَللّٰہ نَفْسِیْ نَفْسِیْ	میری جان بچا میری جان بچا	
ابراہیم علیہ السلام پکاریں گے	نَفْسِیْ نَفْسِیْ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت موسیٰ علیہ السلام پکاریں گے	نَفْسِیْ نَفْسِیْ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت داؤد علیہ السلام پکاریں گے	نَفْسِیْ نَفْسِیْ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت سلیمان علیہ السلام پکاریں گے	نَفْسِیْ نَفْسِیْ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت یحییٰ علیہ اسلام پکاریں گے	نَفْسِیْ نَفْسِیْ	میری جان بچا میری جان بچا

Marfat.com

حضرت زکریا علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت آدم علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت شعیب علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت ہارون علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت دانیال علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت نوح علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت ادریس علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت ایوب علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت یونس علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت یعقوب علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت یوسف علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا
حضرت اسحٰق علیہ السلام پکاریں گے	نَفسِیُ نَفسِیُ	میری جان بچا میری جان بچا

ایک اس پوری کائنات کے مجمعے میں محمد مصطفیٰؐ ہیں جو کہیں گے اُمَّتِیُ اُمَّتِیُ یا اللہ میری امت کو بچا لے یا اللہ میری امت کو بچا لے۔

ارے بے وفائی کرنی ہے تو اپنی ذات سے کرو محمد مصطفیٰؐ سے کیوں کرتے ہو جو تمہیں محشر کے میدان میں بھی نہیں بھولیں گے رسول اللہؐ پر موت کا وقت آیا دونوں گھاٹیاں بڑی سخت ہیں۔

(1) موت کا وقت (2) حشر کا وقت

Marfat.com

حضورؐ کا آخری دن

جب موت کا وقت آیا تو حضرت جبرائیلؑ نے کہا یارسول اللہؐ باہر عزرائیل کھڑے ہیں اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ اجازت ہو تو اندر آجائیں۔ آج تک کبھی اجازت نہیں مانگی کسی سے اندر آنے کی اور نہ آئندہ کسی سے اجازت مانگیں گے فرمایا آجائیں۔ عزرائیلؑ اندر آگئے کہنے لگے یارسول اللہؐ مجھے آپ کے رب نے بھیجا ہے ان کا ارشاد تھا اگر میرا حبیبؐ اجازت دے تو اندر جانا ورنہ واپس چلے آنا اور اگلی بات یہ کہ اللہ نے آپ کو اختیار دیا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو جب تک چاہیں یہاں رہیں اور اگر آنا چاہیں تو ہم بھی آپ کی ملاقات کے منتظر ہیں اور شوق رکھتے ہیں حضورؐ نے جبرائیل کو دیکھا۔ کہا جبرائیل جاؤ اور میرے رب سے پوچھ کر آؤ کہ میرے بعد میری اُمت کے ساتھ کیا سلوک کرے گا یہ پوچھ کر آؤ میں پھر جواب دوں گا۔ کہ مجھے جانا ہے کہ رہنا ہے۔

میدانِ عرفات کی دعاء

عرفات کے میدان میں گرمی وہ بھی حجاز مقدس کی گرمی میں اپریل کے مہینے میں اپنی اُمت کے لیے پانچ گھنٹے مسلسل دعاء کی ہے وہ بھی سایہ نہیں نہ ہی کوئی خیمہ ہے بلکہ اونٹنی پر سوار ہو کر۔ ہم تو پانچ منٹ ہاتھ اُٹھالیں تو ہاتھ تھک جاتے ہیں۔ اور پھر کبھی بے قرار ہو کر رکاب میں پاؤں کا زور دیکر کھڑے ہو جاتے اور کبھی پورے ہاتھ بلند کر دیتے صحابہ فرماتے ہیں آپ کی بغلوں کی سفیدی ہم دیکھ رہے ہوتے تھے۔ اور آپؐ کا احرام بار بار ڈھلکتا تھا اور آپؐ بے قرار ہو کر تڑپ رہے ہوتے تھے ہائے میری امت ہائے میری امت۔

ذرا سوچ کر بتاؤ انہیں سے بے وفائی کرنی ہے؟

حضرت جبرائیلؑ واپس گئے اور پیغام لے کر آئے یارسول اللہؐ آپ کا رب کہتا

Marfat.com

ہے کہ آپ کے بعد آپ کی اُمت کو اکیلا نہیں چھوڑوں گا فرمایا ٹھیک ہے۔ اَلْآنَ قَرَّتْ عَیْنِیْ اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں اے اللہ اب مجھے اپنے پاس بلا لے حضورؐ کی ایک اور حدیث مجھے یاد آ گئی۔ وفات سے ایک ہفتہ پہلے حضورؐ کو پتہ چل گیا تھا کہ جانے کا وقت اب قریب آ رہا ہے صحابہؓ ملنے آئے تو ان کو دیکھ آپؐ رونے لگے اور فرمایا کہ میں تمہیں اپنا آخری سلام کہتا ہوں اور جو تمہارے بعد آئیں ان کو بھی میرا اسلام کہہ دینا اور ان سے کہنا کہ جو ان کے بعد آئیں ان کو بھی میرا اسلام کہہ دینا۔ اور ان کو کہنا کہ اپنے بعد آنے والوں کو بھی میرا اسلام پہنچا دینا۔

ہم ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے ہمارا نبیؐ ہمیں سلام کہہ گیا ہے ارے آج آج ذرا بتاؤ وہ کونسا گھر ہے جس گھر میں حضورؐ کے طریقوں کو ذبح نہیں کیا جا رہا وہ کونسی عورت ہے جو اللہ کے رسول سے بغاوت نہیں کر رہی؟ کونسا مرد ہے جو اللہ کے رسولؐ کا باغی نہیں ہے اِلَّامَاشَاءَ اللّٰہ۔

وفا کے قابل کون؟

ارے ہم کن سے وفائیں کر رہے ہیں۔ جو وفاؤں کے قابل تھے ان کو ہم جفائیں دے دیں اور جو جفا کے قابل تھے ان کے وفادار بن بیٹھے نہ دُنیا رہی نہ دین رہا۔ ہمیں بھی کوئی عقل والا کہے گا۔ ہائے ہائے دل کٹتا ہے آپؐ نے صحابہ سے کہا میرا جی چاہتا ہے اپنے بھائیوں کو دیکھوں۔ صحابہؓ نے کہا ہم جو آپؐ کے بھائی ہیں فرمایا نہیں نہیں تم میرے بھائی نہیں ہو تم میرے صحابیؓ ہو میرے بھائی وہ ہیں جو مجھے دیکھیں گے بھی نہیں پر پھر بھی وہ میرا کلمہ پڑھیں گے وہ ہیں میرے بھائی۔ اور سناؤں۔؟

ایک صحابی نے کہا یا رسولؐ مبارک ہے وہ جس نے آپ کا دیدار کیا اور آپ کا کلمہ پڑھا آپؐ نے فرمایا سات مرتبہ مبارک ہے اس کو جس نے مجھے دیکھا نہیں پھر بھی وہ مجھ پر ایمان لایا۔ پھر ہم نافرمانی کرتے ہیں تو اسی کی کرتے ہیں یہ کیا ظلم ہے۔ یہ زمین کیوں نہیں پھٹتی اور ہمارے وجود کو کیوں نہیں اندر لے کے جا رہی ارے یہ بھی اُس کی دعاؤں نے روکا

ہوا ہے اس کے راتوں کو تڑپنے سے روکا ہوا ہے رورو کر سینہ پھٹ جاتا تھا۔اور پنڈلیوں سے خون نکلنے لگ جاتا تھا پاؤں مبارک پھٹ جاتے تھے اور خون نکل آتا تھا پیٹ پہ پتھر بندھا ہوا ہوتا تھا اور ساری رات تڑپتے ہوئے درد کے مارے کی طرح روتے تھے سانپ کے ڈسے کی طرح تڑپتے تھے۔اوران کا تڑپنا اپنے لیئے تھا کہ میری بخشش ہو جائے؟

جن کے لیے جنت بنائی گئی ارے جن کو قیامت کے دن جنت کی چابی پکڑا جائے گی کہ لے میرے حبیبؐ سب پر جنت حرام ہے جب تک تو نہ چلا جائے۔

وہ اپنی جنت کو رو رہا تھا؟ نہیں وہ ہمارے جیسے ظالموں کے لیے رو رہا تھا تو اُسی سے بے وفائیاں کر رہے ہو۔ارے کوئی عقل کے ناخن تو لو۔کوئی تو ہوش کرو توبہ کرو اللہ کے واسطے آج توبہ کرو۔

کب تک اس زندگی کا ساتھ دو گے ایک دن یہ زندگی کا تار ٹوٹے گا۔اور یہ جہان اُجڑے گا اور کل کو اللہ کے حبیبؐ کا سامنا ہونا ہے۔

آپ کی بیٹیاں فاطمۃ الزہراءؓ سے زیادہ مقدس ہیں؟

آپ کی اولاد حضرت حسنؓ وحسینؓ سے زیادہ قیمتی ہیں؟

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه.

حضورؐ کی بیٹی بیمار ہوئی آپ حال پوچھنے گئے ایک صحابی حضرت عمران ابن حصینؓ ساتھ ہیں پوچھا بیٹی میں اندر آ جاؤں عمران بھی میرے ساتھ ہے۔کہا ابا جان میرے گھر میں تو چادر ہی کوئی نہیں پردہ کرنے کے لیے جس سے میں پردہ کرلوں۔

ارے آپ تو اپنے گھر کے پردے بیچ دیں تو اس سے ایک غریب بچی کی شادی ہو سکتی ہے ارے آپ اپنے گھر کا ایک قالین بیچ دیں تو ایک غریب بچی کی شادی ہو سکتی ہے۔یہاں دو جہان کے سردار کی بیٹی ہے اور کہہ رہی ہے پردہ کرنے کے لیے کپڑا نہیں ہے آپؐ نے اپنے کندھے سے چادر اُتار کر اندر دی پردہ کرنے کے لیے غیر محرم سے بیٹا میری چادر سے پردہ کرلو۔اندر گئے گلے لگایا بیٹی بیمار تھی آنسو ٹپکے کہا بیٹی کیا حال ہے کہا یا رسول اللہؐ پہلے گھر میں بھوک تھی اب بیماری بھی آ گئی نہ بھوک کے لیے روٹی ہے نہ بیماری کے لیے دوا ہے تو آپؐ نے وہ جو طائف کے پتھر کھا کر نہ رویا اُسے بیٹی کے آنسوؤں نے دہلا دیا اور

Marfat.com

آپؐ رونے لگے پھر فرمایا بیٹی تو کیوں روتی ہے اس ذات کی قسم جس نے تیرے باپ کو نبی بنایا ہے آج تین دن گزر چکے ہیں تیرے باپ نے ایک روٹی کا لقمہ نہیں چکھا بیٹی تو بھوکی ہے تو میں بھی تو تیرے ساتھ ہی بھوکا ہوں۔ پھر اعلان فرمایا اے میری پیاری بیٹی تجھے خوشخبری نہ سناؤں چھوڑ اس بھوک اور بیماری کو تجھے اللہ جنت کی عورتوں کا سردار بنادیا ہے تیرے لیے یہی عزت کافی ہے او میرے بھائیو۔ ہم روٹی کے لیے بک نہ جائیں۔ ہم ان کپڑوں کے لیے بک نہ جائیں۔

ان گھروں کے لیے بک نہ جائیں بکنا ہے تو اللہ اور اس کے رسولؐ کے ہاتھوں بکو تا کہ کچھ مول تو لگے۔ کس کے ہاتھوں بک رہے ہو کہ قبر جاتے ہی پارہ پارہ کر دے اور جہنم کے سانپ اور بچھو جاتے ہی نوالہ بنالیں۔

بکنا ہے تو اللہ اور اس کے رسولؐ کے ہاتھوں بکو جو ایک زندگی دے کر گئے ایک مقصد دے کر گئے ہم حضورؐ کی زندگی کو بھلا بیٹھے ایک زندگی تھی پاک زندگی فرشتے بھی آپ کو دیکھ کر رشک کرتے تھے۔ اور آج شیطان بھی ہم کو دیکھ کر روتا ہے۔ ان کی حیا پر فرشتوں کو بھی حیا آتی تھی آج شیطان بھی ہماری عورتوں کو دیکھ کر روتا ہے۔

ہم یہ کہہ رہے ہیں توبہ کرو اللہ کے واسطے اور اپنے گھروں سے اللہ کی نافرمانیاں نکال دو۔ یہ عمل کی چیز ہے کرنے کی چیز ہے خالی وعظ یا تقریر سے بات نہیں بنتی اگر مر کے مر جانا ہوتا تو پھر جو مرضی کرتے پھرتے۔ مر کر مرنا نہیں ہے مر کر آگے پیشی ہے ایک چھوٹا سا مقدمہ ہوتا ہے اور بڑے سے بڑا وکیل کیا جاتا ہے۔

چھوٹا سا درد اُٹھتا ہے بڑے سے بڑے ڈاکٹر سے رجوع کیا جاتا ہے۔ میری زندگی کا مقدمہ اللہ پاک کی عدالت میں پیش ہونے والا ہے جو میری آنکھ کی حرکت کو دیکھتا ہے جو میرے کانوں کو سنے ہوئے کو لکھتا ہے اور میری آنکھ کی پتلی کی حرکت کو جانتا ہے کہ یہ آنکھ کیوں اُٹھی ہے۔ کیا دیکھ رہی ہے رات کے اندھیرے اُس کے سامنے پردہ نہیں بن سکتے۔ رات کی تاریکی مجھے اُس سے چھپا نہیں سکتی۔ تہہ خانے مجھے اس سے چھپا نہیں سکتے۔ مجھے اپنے مقدمے کی تیاری کرنی ہے۔

Marfat.com

قیامت کی ایک جھلک

﴿ یَاأَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْئٌ عَظِیْمٌ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَی النَّاسَ سُكٰرٰی وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰی وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌo(سورج الحج آیت نمبر 2,1)

اے لوگو ڈر جاؤ اپنے رب سے قیامت کا زلزلہ آ رہا ہے فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ اے لوگو دوڑو اپنے اللہ کی طرف اپنے مقدے کی پیروی کرو۔

﴿ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُo تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُo﴾(سورۃ النزاعت)

﴿ هَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِo﴾ (سورۃ الغاشیہ آیت:۱)

جب زلزلہ آئے گا۔ زلزلے کے پیچھے زلزلہ آئے گا۔ وہ دن جو تمہارے اُوپر چھا جائے گا۔

اس کا تمہیں کوئی ہوش ہے۔

﴿ اَلْقَارِعَةُ o مَا لْقَارِعَةُ o وَمَا اَدْرٰكَ مَا لْقَارِعَةُo﴾

(سورۃ القارعۃ آیت ا تا ۳)

﴿ اَلْحَاقَّةُ o مَالْحَاقَّةُ o وَمَا اَدْرٰكَ مَالْحَاقَّةُo﴾

(سورۃ الحاقۃ آیت ا تا ۳)

﴿ اِذَا زُلْزِلَةُ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَاo وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا﴾

(سورۃ الزلزال آیت ا تا ۲)

﴿ یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِیْلًا﴾

(سورۃ الفرقان)

﴿ یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰی مِنْكُمْ خَافِیَةٌ.﴾(سورۃ الحاقۃ آیت ۱۹)

یہ اتنی زبردست آیات ہیں جو پتھروں پہ پڑھیں تو ان کو پارہ پارہ کر دیں۔ یہ آیات

Marfat.com

میری طرف متوجہ ہیں آپ کی طرف متوجہ ہیں اے عورت اے مرد تیار ہو اور اپنے مقدمے کی پیروی کر تجھے میری بارگاہ میں آنا ہے اور اللہ کھڑا کرے گا جسم پہ ایک تار بھی کپڑے کا نہیں ہوگا۔

اِس کو سیکھنے کے لیے ہم کہتے ہیں تبلیغ کا کام کرو یہ کوئی تحریک نہیں ہے یہ ایمان اور یقین اور اسلام کو سیکھنے کی ایک محنت ہے ہم نے اسلام کو نہیں سیکھا نہ گھر والوں نے سکھایا نہ سکول والوں نے سکھایا اور کالج میں کون سیکھتا ہے؟ یہ وہ نبی ہیں جن پر نبوت کی انتہا ہوگئی شرافتوں کی انتہا ہوگئی ہر کمال کی ان پر انتہا ہوگئی اللہ نے کہا بس اب میرا نبی آخری ہے اس کے بعد کوئی نبی نہیں اب اس نبی کا کلمہ پڑھنے والے مرد اور عورتیں میرا پیغام اوروں تک پہنچائیں ہمیں کوئی شوق نہیں ہے کہ آپ سب کو جمع کر کے وعظ کریں اور آپ کہیں واہ واہ آپ کی واہ واہ مجھے قبر میں کوئی نفع نہیں دے گی۔ آپ کی آہ ہو یا واہ ہو یہ چیز مجھے قبر میں نہیں بچا سکتی مجھے آپ کندھوں پر بٹھائیں یا پاؤں تلے روند ڈالیں اس سے میری قبر نہیں کشادہ ہوگی نہ میری قبر تنگ ہوگی میرا عمل عمل عمل ہے جو مجھے اللہ کی بارگاہ میں سُرخرو کرے گا۔

امیر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری

تو ہم یہ ذمہ داری سمجھ کے آپ کو بلا رہے ہیں مردوں کو بھی بلاؤ عورتوں کو بلاؤ اور ان کو بتاؤ ہاتھ جوڑ جوڑ کے اللہ کے واسطے چولہے پہ نہ مر جاؤ زیور کپڑے پہ نہ مر جاؤ۔ ایک فیکٹری ایک مل چلا کر نہ مرو کچھ ختم نبوت کو بھی یاد کرو کہ آپ کا نبی آخری نبی ہے اس کے پیغام کو ساری دنیا کے انسانوں تک پہنچانا مردوں کے ذمے بچوں کے ذمے بوڑھوں کے ذمے ہے گھر میں بیٹھی ہوئی عورتوں کے بھی ذمے بوڑھوں کے ذمے ہے گھر میں بیٹھی ہوئی عورتوں کے بھی ذمے ہے کہ وہ اللہ کا پیغام ساری دنیا تک پہنچائیں۔ یہ حدیث متواتر ہے آپ ﷺ نے منٰی کے موقع پر فرمایا الا فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدِ الْغَائِبْ یہ حدیث مواتر ہے جو قرآن کی

Marfat.com

آیت کے برابر ہوتی ہے قرآن کا منکر کافر ہو جاتا ہے حدیث متواتر حدیث کی ایک قسم ہے اس کا منکر بھی کافر ہو جاتا ہے جاؤ غائبین تک میرے پیغام کو پہنچاؤ۔ جاؤ غائبین تک میری آواز کو پہنچاؤ۔

ماؤں نے اپنے بچوں کو تربیت دی بیویوں نے اپنے حق معاف کیئے ماں باپ نے اپنے حق معاف کیئے بیویوں نے اپنے سہاگ کو ماؤں نے اپنے سہاروں کو بھائیوں نے اپنے رشتے اور ناطوں کو توڑ کر کاٹ کر اللہ کا پیغام ہم تک پہنچانے کے لیے قافلے پہلی صدی میں نکلے اور سن نوے 90 ہجری میں ہمارے ضلع ملتان تک دین اسلام پہنچ گیا تھا۔ محمد ابن قاسم کے شہداء کی قبریں آج بھی قاسم بیلا میں موجود ہیں یہ بھی کسی کے لال تھے یہ بھی کسی کے سہاگ تھے یہ بھی کسی کا سہارا تھے۔ یہ عرب کے نوجوان تھے اور ملتان کی سرزمین میں دفن ہوئے پڑے ہیں یہاں کیا چیز ان کو کھینچ کر لائی تھی۔ پیسہ ان کو کھینچ کر لایا تھا؟ یہاں تو کچھ بھی نہیں تھا۔ ان کو یہاں ختمِ نبوت کھینچ کر لائی کہ ان کے سینوں میں اُتر گیا تھا کہ ہمارا نبی آخری نبی ہے اس کے بعد کوئی نبی نہیں اس کے پیغام کو اب ہم نے پہنچایا ہے۔

صحابہ کرامؓ کی دینِ اسلام کے لیے قربانیاں

حضرت جعفرؓ حضورؐ کے چچازاد بھائی تھے ہم ان کی قبر پہ گئے موتہ کے ایک پہاڑ پر انکی قبر بنی ہوئی ہے۔ تو ان کی قبر پہ لکھا ہوا تھا جعفر طیار جن کے دونوں ہاتھ اللہ کے نام پر کاٹے گئے یہ ہجرت حبشہ سے واپس آئے اور دو سال بھی مدینے میں نہیں رہ پائے تھے کہ حضورؐ نے پھر بھیج دیا جعفرؓ جاؤ اُردن میں۔ وہاں جا کر شہید ہو گئے تین چھوٹے چھوٹے بچے تھے عون۔ عبداللہ۔ محمد۔ اور حضرت اسماءؓ ان کی اہلیہ محترمہ بیس اکیس سال کی عمر تھی ان کی آپ مسجد نبوی میں تھے اللہ نے آپ کو مسجد میں بیٹھے بیٹھے ہی دکھادیا کہ جعفرؓ آگے بڑھا اور شہید ہو گیا آپؐ نے فرمایا ہائے میرا بھائی شہید ہو گیا آپ مسجد سے اُٹھے اور جعفرؓ کے گھر گئے حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں میں نے بچوں کو نہلایا ہوا تھا اور ان کے لیے آٹا گوندھ کر رکھا

ہی تھا کہ آپ ؐ تشریف لائے میں نے چہرے کا رنگ اُڑا ہوا دیکھا تو مجھے شک ہوا کہ شاید جعفرؓ کو کچھ ہو گیا ہے۔ لیکن میں ہمت نہ کر سکی کہ پوچھوں لیکن پھر آپ ؐ نے فرمایا جعفرؓ کے بچوں کو بلاؤ وہ بچے جب آئے تو آپ ؐ نے تینوں کو اپنے بازوؤں میں لے کر گلے لگایا اور رونا شروع کیا جب آپ ؐ روئے تو میرا شک یقین میں بدل گیا۔ میں کہا یا رسول اللہ مَـا ذَا فَعَلَ جعفر "یا رسول اللہ جعفرؓ کی کیا خبر ہے تو فرمایا اسماءؓ جعفرؓ کو اللہ نے اپنے پاس بلا لیا یہ سُن کر وہ وہیں گریں بے ہوش ہو گئیں۔ ہم حضرت زید بن حارثہؓ کی قبر پہ گئے یہ وہ صحابی ہیں جن کو حضورؐ نے اپنا بیٹا بنایا تھا اُن کی قبر بھی اُردن میں ہی ہے حضرت جعفرؓ کی قبر کے قریب ہی ہے ان کی قبر پہ لکھا ہوا تھا کہ جب حضرت زید شہید ہوئے تو حضورؐ روتے ہوئے اُن کے گھر پہنچے تو ان کی بیٹی نے دیکھا فَجَـحِشَتْ اِلَی النَّبِیِّ وہ آ کر آپ کی ٹانگوں کو لپٹ گئی اور اس نے زور زور سے رونا شروع کیا۔ آپ ؐ نے اس کو گود میں لے کر آپ ؐ نے بھی رونا شروع کر دیا حضرت سعد ابن عبادہؓ ایک صحابی ہیں بڑے مضبوط دل کے تھے۔ وہ بولے یا رسول اللہ ؐ یہ رونا کیسا رونا ہے حضورؐ نے فرمایا۔ یہ باپ کا رونا ہے بیٹے کی یاد میں ہاں انہوں نے بھی ہمارے جیسا اسلام سیکھا ہوا ہوتا تو آج اسلام یہاں تو نہ آتا۔

کہتے ہیں کہاں لکھا ہوا ہے گھر چھوڑ کر جانا میں نے کہا جہاں لکھا ہوا ہے وہاں تم پڑھتے نہیں اور جہاں پڑھتے ہو وہاں لکھا ہوا نہیں (قرآن میں لکھا ہوا ہے حدیث میں لکھا ہوا ہے) یہ تبلیغ ختم نبوت کی محنت ہے یہ کوئی تحریک نہیں یہ کوئی جماعت نہیں ہم اپنے رسولؐ کو آخری مانتے ہیں لہٰذا ان کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔

میرے بھائیو اور بہنو اس کو سیکھنے اور پھر عالم میں پھیلانے کی ایک ترتیب ہے۔ باہر نکل کر بھی دین کا کام کرنا ہے گھر میں رہ کر بھی دین کا کام کرنا ہے آپ کے گھروں میں کوئی بچی یا بچہ بے نمازی نہ ہو کوئی عورت بے پردہ نہ ہو ہر گھر میں قرآن کی تلاوت ہو اللہ کا ذکر ہو ہر گھر میں حضورؐ کی سیرت کر پڑھا جائے سُنایا جائے۔

Marfat.com

تربیتِ اولاد

اپنی اولاد کے لیے کچھ وقت نکالو ان کو صبح سکول بھیج دیتے ہیں واپس آتے ہیں تو ٹیوشن والوں کے حوالے کر دیتے ہیں مردوں کو کمانے سے فرصت نہیں عورتوں کو فنکشن سے فرصت نہیں آپ کی اولاد ایسے پل رہی ہے جیسے جنگل کا درخت ہوتا ہے کوئی شاخ اِدھر جا رہی ہے کوئی شاخ اُدھر جا رہی ہے اُنہیں باغ کا پودا بناؤ جس کو ہر وقت کاٹا جاتا ہے دائیں بائیں سے تراشا جاتا ہے پھر وہ سیدھا خوبصورت ہو کے نکلتا ہے اپنی اولاد کے لیے وقت نکالو یہ آپ کا سرمایہ ہے فیکٹری آپ کا سرمایہ نہیں گاڑیاں اور کارخانے اور ملیں آپ کا سرمایہ نہیں ہیں آپ کا سرمایہ آپ کی اولاد ہے۔ کیسا سرمایہ؟ کہ آپ دنیا سے چلے جائیں تو موت کے بعد یہ اولاد آپ کے کسی کام آ سکے۔ اور اگر اولاد کو یہ بھی پتا نہ ہو کہ میں کیا کروں جس سے میرے باپ کے درجات بلند ہوتے چلے جائیں تو آپ نے اپنی اولاد کو برباد کر دیا۔ اپنی اولاد کا مستقبل بچاؤ۔ مستقبل بچانے کا کیا مطلب ہے کہ ان کو آخرت تک کی تیاری کروا دو۔

اور اللہ کے سامنے پہنچنے کی تیاری کروا دو اُنہیں جیسے امتحانات سر پہ آتے ہیں تو والدین ڈنڈا لے کر سر پہ کھڑے ہوتے ہیں تیاری کرو تیاری کرو تیار کرو اپنے بچوں کی تیاری کروا دو اللہ نے تو پیپر بھی بتا دیا ہے کہ یہ تین چار سوال میں پوچھوں گا اپنے بچوں کو تیار کروا دو تا کہ یہ اولاد آپ کے مرنے کے بعد بھی آپ کے کام آ سکے۔ اپنی اولاد کے لیے وقت نکالو ورنہ آپ قیامت کے دن ظالم بنیں گے اور یہ اولاد آپ کا گریبان پکڑے گی اور کہے گی یا اللہ یہ پیسہ چھوڑ کر گئے تھے ایمان نہیں سکھا کر گئے تھے۔ اپنی اولادوں کو قبر کی زندگی بتائیں آخرت بتائیں۔ اور پوچھو نماز پڑھی ہے کہ نہیں پڑھی قرآن پڑھا ہے کہ نہیں پڑھا ذکر کیا ہے کہ نہیں کیا۔ کسی سے بد اخلاقی تو نہیں کی کسی کو گالی تو نہیں دی اور اپنی بچیوں کو بچپن سے پردے کا عادی بناؤ تا کہ کل کو جب ان پر فرض ہو پردہ تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم پر کیا پابندی لگ گئی بلکہ اللہ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں کہ ہاں ہاں اللہ کے لیے سب کچھ ہم نے

سہنا ہے۔ یہ کرنے کی چیزیں ہیں گھر میں رہ کر۔ اور اسی پیغام کو لے کر پھرنا ہے اور یہ پھرنا سیکھنے کے لیے بھی ہے اور سکھانے کے لیے بھی ہے سب سے پہلی تشکیل تو توبہ کی کرو کہ پچھلی زندگی میں جو کچھ ہوا ہے یا اللہ معاف کر دے آپ ایک بول بولیں گے اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ چالیس سال کے سارے گناہ صرف دھو دے گا بلکہ ساری فائل کو اُٹھا کر پھینک دے گا اور نئی فائل لگا دے گا معصوم فائل کہ چل میرے بندے پچھلا معاف کیا اب نئے سرے سے عمل کر۔

دُعاء

﴿ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَافْعَلْ بِنَا مَااَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّکَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَجْعَلْ آخِرَتَنَا خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی ﴾

یا اللہ ہم کمزور ہیں ضعیف ہیں ہمارے حال پر رحم فرما ہم طاقت والے نہیں کہ تجھ سے لڑ سکیں یا اللہ ہم قوت والے نہیں کہ تجھ سے ٹکر لے سکیں ہم بڑے کمزور اور ضعیف ہیں اور اپنے نفس پہ ظلم کیا ہے تو نے سمجھایا ہم نہ سمجھے تو نے روکا ہم نہ رُکے۔

تیرا کھا کر تجھ سے ٹکر لی تیری دی ہوئی آنکھوں سے غلط دیکھا تیرے دیئے ہوئے کانوں سے غلط سنا اور یا اللہ تیری دی ہوئی زبان سے غلط بولا اس جسم میں کوئی بال ایسا نہیں جس پہ تیری نافرمانی کا گارا نہ لگا ہوا ہو اس وجود میں کوئی گوشت کی بوٹی ایسی نہیں جس میں گناہوں کی نحوست داخل نہ ہو چکی ہو یا اللہ اگر تو نے معاف نہ کیا تو ہمارے لیے ہلاکت و بربادی ہے اے ہمارے رب اے رحیم و کریم اللہ ہمارے حال پر رحم فرما دے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے یا اللہ آج تک زندگی تیری نافرمانی میں گزری ہے آج تک زندگی تیری ناشکری میں گزری ہے دیکھ کتنے بندے اور تیری بندیاں اپنے گناہوں کے اعتراف میں تیرے سامنے ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہیں۔ تو تو سخی سے سخی لوگوں سے بھی زیادہ

سخی ہے اور معاف کرنا تیری صفت ہے درگزر کرنا تجھے پسند ہے تیری رحمت تیرے غصے سے آگے ہے تیرا فضل اور تیرا عفو تیرے انتقام سے آگے ہے یا اللہ ہم بھی تجھے بنی اسرائیل والے نوجوان کی طرح کہتے ہیں کہ ہمیں عذاب دینے سے تیرا ملک زیادہ نہیں ہوتا اور معاف کرنے سے تیرا ملک کم نہیں ہوتا تو ہمیں معاف فرمادے کوئی رات ایسی نہیں جس میں تیری نافرمانی نہ ہوئی ہو کوئی دن ایسا نہیں جس میں تیری نافرمانی نہ ہوئی ہو ہمارے پیچھے گناہوں کی ایک لمبی فہرست ہے جو تو خوب اچھی طرح ہم سے بھی زیادہ جانتا ہے ہم تو کرتے ہیں پھر بھول جاتے ہیں تو تو بھولتا بھی نہیں یا اللہ تو اگر ہمیں کسی ایک جرم میں بھی پکڑے تو ہمیں جہنم میں بھیجنے کے لیے کافی ہے اے ہمارے رب تو ہمارے ساتھ درگزر کا معاملہ فرما ہم تو کوئی ایسی نیکی بھی تجھے نہیں دکھا سکتے کہ جو تیری بارگاہ میں پیش کرنے کے قابل ہو یا اللہ ہم تو آج تک ایک سجدہ بھی ایسا نہیں کر سکے کہ جس میں صرف تو ہی تو ہو تیرا غیر نہ ہو ہمارے تو سجدے بھی دنیا کھا گئی ہماری نمازیں بھی دنیا سے آلودہ ہو گئیں۔ ہم تجھے مُنہ دکھانے کے قابل نہ رہے یا اللہ تو ہی ہے ہمیں اس مشکل گھاٹی سے پار لگانے والا اپنے حبیب کی اُمت کو پار لگا دے ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں جو بھی نافرمانیاں آچکی ہیں ان کو معاف فرمادے یا اللہ تیری حبیب کی امت کو اُجڑے ہوئے بڑی صدیاں گزر گئی ہیں۔

ان کو غیروں کے ہاتھوں کٹتے اُجڑتے بڑا زمانہ ہو گیا ہے اس امت کا خون بھیڑ بکری سے بھی زیادہ سستا ہو گیا ہے یہ زمین صدیوں سے تیرے نبی کی امت کے خون سے سیراب ہو رہی ہے یا اللہ ہمارے گھروں سے امن اُٹھ گیا ہمارے بازاروں سے امن اُٹھ گیا۔ ہر وقت آفتوں میں گھرے ہوئے ہیں ہم اپنے گناہوں کی وجہ سے گھر ہوئے ہیں ہمارے گناہ اس قابل ہیں کہ زمین و آسمان ہم پہ ٹوٹ پڑتے تیرا رحم و کرم ہے کہ ہم سانس لے رہے ہیں اور تو ہمیں کھلا رہا ہے پلا رہا ہے یا اللہ اپنے غضب کے دروازے اب بند فرما دے ہم تجھے ناراض کر بیٹھے ہیں یا اللہ نفرتوں کی آگ جو پھیلی ہوئی ہے وہ تیری نافرمانی کا پتہ دے رہی ہے محبتیں جو اُٹھ گئی ہیں وہ تیری ناراضگی کا پتہ دے رہی ہیں عداوتیں جو پیدا ہو گئی ہیں تیری ناراضگی کا پتہ دے رہی ہیں اولادیں جو نافرمان ہیں یہ بھی تیری ناراضگی کا پتہ دے رہی ہیں یا اللہ ہمارے پاس عمل کوئی پیش کرنے کے لیے ہے ہی نہیں۔ یا اللہ تو اپنے

Marfat.com

فضل سے ہی راضی ہو جا اس غفلت کے ماحول میں یہ اتنے بندے تیرے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں اتنے افراد کسی بخیل کے در پہ چلے جائیں تو وہ بھی عطا کر دے اور تو تو ہے ہی سخیوں سے بڑا سخی اور ویسے تو اپنے بندے سے ماں سے ستر گناہ زیادہ پیار کرتا ہے یا اللہ ہماری اس وقت کوئی جائے پناہ نہیں دنیا ہماری اُجڑی آخرت ہماری اُجڑی دین ہم گنوا بیٹھے دنیا میں سکھ ہم نے نہ دیکھا یا اللہ تو درگزر کا معاملہ فرما کر اپنے غضب کے دروازے بند کر دے ان نفرتوں کی آگ کو ٹھنڈا کر دے محبت کی فضاؤں کو قائم فرما دے آج تک تیرے دین کو اُجڑتے دیکھا ہے اس کی آبادی دکھا دے یا اللہ تو اندھیری رات کو دن سے بدلتا ہے تو سورج کی روشنی لاتا ہے یا اللہ یہ گمراہی کی رات جو لمبی ہوگئی ہماری نسلیں اس کا شکار ہوگئیں ہمارے نوجوان بچے اور بچیاں نفس وشیطان کے آلہ کار بن گئے۔ جنہوں نے تیرے دین کو لے کر پھرنا تھا آج وہ ساری نسل گانے بجانے میں میرے مولیٰ کھوگئی انہوں نے تیرا قرآن سنانا تھا تیرا پیغام لے کر پھرنا تھا آج وہ تجھے خود بھلا بیٹھے ہیں یہ رہبر اُمت یا اللہ آج وہ خود سوگئی ہے لمبی تان کر سوگئی ہے ہمیں غفلت کی نیند سے بیدار کر دے یا اللہ ہمارے بس سے بات نکل چکی ہے۔

یا اللہ تو آج کے فرعونوں کو قہاروں کو اپنی قہاری دکھا دے آج دنیا کہتی ہے اسلام پہلی صدی کے لیے تھا آج کے لیے نہیں ہے یا اللہ تو آج اس کو زندہ کر کے دکھا یہ تیرے حبیبؐ کی زندگی ہے جو قیامت تک کے لیے جھونپڑی سے محل تک اس زندگی کو زندہ فرما دے۔

یا اللہ ہم ایک قدم چلنا چاہتے ہیں سارا ماحول ہمیں سو قدم پیچھے دھکیل دیتا ہے یا اللہ اپنے بھی دین پہ چلنے میں رکاوٹ بن گئے پرائے بھی رکاوٹ بن گئے نافرمانی کے راستے پہ چلنے والوں کے راستے کشادہ ہوگئے ان کے ہر طرف ساتھی موجود اور تیرے دین پہ چلنے والوں کا کوئی ساتھ دینے والا نہیں ماں باپ بھی آج کل ساتھ چھوڑ جاتے ہیں یا اللہ اس اندھیری زندگی کو اب اپنی قوت سے بدل دے اور ہماری زندگیوں میں اپنی پسندیدہ زندگی کو یا اللہ داخل فرما دے۔ دیہاتوں اور شہروں میں مردوں اور عورتوں میں اپنے حبیبؐ کی زندگی کو زندہ فرما دے نہ ہم دنیا کے دکھ سہہ سکیں نہ قبر آخرت کے سہہ سکیں یا اللہ ہماری دنیا بھی بنا اور ہماری آخرت بھی بنا دے یا اللہ قبر کے اندھیرے کو تیرے سوا کوئی روشنی سے

Marfat.com

نہیں بدل سکتا یا اللہ ہماری قبروں کو روشن فرمادے۔

آخرت کے میدان میں تیرے حبیب کا بھی سامنا کرنا ہے یا اللہ اس حال میں مر گئے تو کیا منہ دکھائیں گے یا اللہ تو ہماری توبہ کو قبول فرمالے اور ہمارے گناہوں کو دھو دے ہمیں ایسی زندگی عطا کر جس سے دین پھیلے اس زندگی سے بچالے جس سے دین مٹے یا اللہ ہمارے علم کو ہمارے مال کو ہماری طاقت کو اپنے دین کے زندہ ہونے کے لیے قبول فرما اپنے کلمے کے بلند ہونے کے لیے قبول فرما ہماری موجودہ نسل کو تو ضائع ہونے سے بچالے اور اپنی طرف متوجہ فرمالے ہمارے ہاتھ سے بات نکل چلی ہے اور تیرے لیے کوئی مشکل نہیں یا اللہ تو نے فرعون کے گھر میں موسیٰ کی حفاظت کر کے دکھادی تو آج شیطانی جالوں سے ہماری حفاظت فرمایا اللہ تو نے آذر کے بیٹے کو خلیل بنایا تو آج بت پرستی کی فضا میں ہدایت کو روشن فرمادے یا اللہ تو نے پتھر کے پجاریوں کو رضی اللہ عنہ بنایا ہم نے تو تیرے نبیؐ کا کلمہ پڑھا ہے تو ہمیں اپنا بنالے ہماری اولادوں کو نیک کر دے صالح کر دے فرمانبردار کر دے مسجدوں کو آباد کر دے گھروں میں مسجدوں کی فضا بنادے عورتوں میں حیا کو زندہ فرمایا پاکدامنی کو زندہ فرما ہمیں رزق حلال وافر عطا فرما ہماری راتیں تیری یاد سے آباد ہوں جب یہ اُمت رات کو اُٹھتی تھی تیری رحمت کے دروازے کھلتے تھے۔

﴿ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار.
وَصَلَّے اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ آمين يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن. ﴾

Marfat.com

دین کی تبلیغ میں خواتین کا کردار

مولانا طارق جمیل مدظلہ

مرتب: مولانا حافظ محمد طاہر